مجموعہ صنائع مکینان و فضل خلائق مین زور مانسیہ

مطبع منشی نولکشور مین بطبع زیبن مطبوع ہوا

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا سے خلعت خاص لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کا
پہنایا جس افضل ترین صلوات طیبات کہ جس کی خوشبو سے دماغ رضوان کا معطر
اور مشام ملاء اعلیٰ کا معنبر ہو جائے ہزار دل و جان سے اوس سلطان دین پرور کے
روضۂ منورہ پر نثار کیا چاہیے کیسا سلطان صاحب برہان حبیب الرحمان محبوب
سبحان یکہ تاز عرصہ گاہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی شہباز بلند پرواز دَنٰی فَتَدَلّٰی
شاہ اورنگ نشین مکان فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی راز دار رموز
بہترین فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی طوطی شکرخائے وَمَا یَنْطِقُ
عَنِ الْھَوٰی عندلیب خوشنوائے اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی آئینہ صورت
نمائے صورت نمائے لَوْلَاکَ لَمَا گنجینۂ گوہر آمائے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ
فَتَرْضٰی شہنشاہ فرمان فرمائے آدم وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِیْ گلبن نوبستہ
چمنستان کبریائی ماہروے طلعت زیبائے خورشید جبائے وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی سیاہ موی
غالیہ بیائے عنبر آسائے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ
الْمَآءِ وَالطِّیْنِ آفتاب جہان تاب وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
شکر لبکہ طٰہٰ و یٰسٓ دانائے حقیقت فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ
گلگونہ عارض وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا شانہ کش طرۂ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی سرمۂ دیدہ
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی شہسوار میدان اجتبا شہریار ایوان اصطفا صدر
چنگشۂ صفا بدر فلک وفا گوہر درج بطحا اختر برج طٰہٰ واسطۂ آفرینش ارض و سما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد اوس خداے پاک کو	نور ایمان جسنے بخشا خاک کو
خاک کو پُر نور سر تا پا کیا	قطرۂ ناچیز کو دریا کیا

سبحان اللہ تعالی شانہ کہ ذات مجمع صفات اوسکی بری ہی شرک اور زوال سے اور الوہیت اور صمدیت اوسکی پاک ہی ادراک وہم و خیال سے متشابہت اعراض اور جواہر سے قطعاً مبرا اور مناسبت اوہام خواطر سے مطلقاً معرا کیا معبود مطلق کہ جسنے بنی آدم کے واسطے چراغ رہنمائی کا انبیا کے ہاتھ مین دیا اور تمام عالم کو سید الانبیا سند الاصفیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع جمال جہان آرا سے روشن کیا بلکہ اوسیکے واسطے تمام انبیا و مرسلین اور ملائکہ مقربین اور آسمان و زمین اور ہجدہ ہزار عالم کو عالم ظہور مین لایا اور اوسکے وجود باجود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے خزانۂ خاص

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تمام کیو جب حضرت نوح نے نام نامی ہمارے بادشاہ کا لکھا غیب سے آواز آئی یا نوح الآن تمت سفینتک یعنی اے نوح اب تمام ہوئی کشتی تمھاری بعد اوسکے چار تختون کی جگہ اور خالی رہی حضرت نوح نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ تختہ اخیر کو تو ختم المرسلین کے نام سے پورا کیا اب یہ جگہ جو خالی ہے اون تختون پر حیران ہون کہ وہ کون ایسا ہے جسکا نام لکھا جائیگا کہ واسطے کہ بعد ختم المرسلین کے کوئی پیغمبر ہونیوالا نہین جبرئیل نے کہا اے نوح اوس شاہ نامدار کے چار یار ہین کہ دین اور اسلام [illegible] اونکی ذات سے مستحکم ہے چارون [illegible] اوسکے [illegible] سے قریب لکھے تب کشتی کنارۂ نجات پر پہونچی

غزل

اینجا بیا کہ محفل میلاد سرورست
اینجا بیا کہ وصف جمال پیمبرست
اینجا بیا کہ چرخ برین سایہ بان
اینجا بیا کہ وصف خط و خال دلبرست
اینجا بیا کہ بلبل شیدا نغمہ خوان

اینجا بیا کہ بزم شہنشاہ اکبرست
اینجا بیا کہ انجم چرخ ثنا گسترست
اینجا بیا کہ چادر مہتاب گسترست
اینجا بیا کہ عارض روی منورست
اینجا بیا کہ گل دگر و باغ دیگرست

اینجا بیا کہ جلوہ حق میکند ظہور
اینجا بیا کہ مہر درخشندہ مجمرست
اینجا بیا کہ مدح قد یار میکند
اینجا بیا کہ طرۂ شب چو پرورست
حضرت مولانا عبد اللہ

[illegible] بن عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ ہمارے پڑوس مین ایک ضعیفہ نیکبخت پرہیزگار رہتی تھی دن رات عبادت کرتی جب وہ مری تو اوسکے اسباب مین سے ایک دینار کہ وہ بھی اوس غریب نے سوت بیچ بیچ کر جمع کیا تھا نکلا اوسکے بیٹے نے عہد کیا کہ اس دینار کو کسی ایسے کار خیر مین صرف کرنا چاہیے کہ جس سے مجھے بھی اور اوس ضعیفہ کو بھی ثواب حاصل ہو اسی فکر مین تھا

شفیع گناہان بادشاہ اکرم کبریا مقدم مرتجی معظم مقتدی مؤید مقتدی احمد مجتبی
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام الاتقیا عاشق و معشوق
محبوب کی لکھتا ہون کہ وجہ وباجود اوسکا سبب تخلیق ہیجدہ ہزار عالم ہی آدم مطیع اوسکے
دم کا ادریس مستفیض اوسکے تدریس کرم کا نوح کشتیبان اوسکے دریاے خیل وحشم کا
ابراہیم زلہ ربا اوسکے خوان نعم کا اسمعیل ذبیح اوسکے ابروے پرخم کا اسحاق مشتاق
اوسکے دیدار ملتئم کا یعقوب معتکف بیت الاحزان عشق اوسکا یوسف زندانی اوسکے دام
زلف درہم وبرہم کا خضر لب تشنہ اوسکے سرچشمہ فیض ونعم کا سلیمان حامل اوسکے
علم کا کلیم مشتاق اوسکے کلام اعظم کا عیسی منتظر اوسکے قدوم مقدم کا جبرئیل محافظ اوسکے
حرم محترم کا میکائیل عافیت خواہ اوسکے مزاج اکرم کا اسرافیل رتبہ دان اوسکے
قدر اور قیم کا عزرائیل رضا جو اوسکی خاطر معظم کا صدیق اوسکا محرم فاروق اوسکا ہمدم
عثمان اوسکا رفیق مکرم علی اوسکا برادر معظم ہی صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی
کہ جب حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ کو طوفان کی خبر دی گئی اور حکم ہوا کہ ایک
لاکھ چوبیس ہزار تختے بناؤ اور اونپر ہمارے نام سے شروع کرکے سب پیغمبرون
علیہم السلام کے نام ایک ایک تختے پر لکھو چنانچہ حضرت نوح نے ویسا ہی کیا
اور ہر تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا صبح کو وہ نام مٹ گئے پھر دوبارہ لکھے دوسرے
دن پھر وہ نام سب مٹ گئے تب حضرت نوح نے بارگاہ صمدیت مین مناجات شروع
کی ارشاد ہوا کہ جسطرح ہمارے نام سے شروع کیا اوسی طرح ہمارے محبوب

بنا ہین اور بہت سے مکانات اوسکے گرد ہین اون دونون مکانون مین سے ایک مکان مین ایک شخص وہ بہت عمدہ کپڑے پہنے ہوئے نہایت شان و شوکت سے مسند زرنگار پر تکیہ نورانی لگائے بیٹھے ہین اوسکے لباس سے ایسی خوشبو آتی ہے کہ اگر مردے کے دماغ مین پہنچے تو قبر مین جی اوٹھے جوان نے اوس شخص سے سبب اس مرتبہ اور عزت کا پوچھا کہا ای بیٹے یہ مرتبہ بدولت اوسی دنیا کے ہے جو تو نے محفل مولد شریف مین خرچ کیا اور یہ دوسرا مکان اوس خدمت کے انعام مین تیرے واسطے تیار ہوا ہے اور سب مکان گرد و پیش کے حاضرین مجلس کے لیے بنے ہین جنھون نے مجلس مولد شریف مین حاضر ہوکر ذکر محبوب خدا کا سنا ہے اور دنیا جاہ و مال آپکی محبت مین فدا کیا ہے مسلمانو چاہیے کہ ایسے جناب کے نام پر جان و مال نثار کرو کہ قیامت کے دن وسیلہ نجات ہو

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا بھیج ای رب رحمت اور درود و سلام مدام	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ برگزیدہ نبی پر اپنے

ای عاشقان روے محمد و ای شیفتگان گیسوے احمد جانو اور آگاہ ہو کہ نور محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مادہ تمام موجودات اور خلاصہ جمیع کائنات کا ہے یعنی جب صانع باکمال کو ظاہر کرنا اپنے حسن لا زوال کا منظور ہوا پہلے نور احدیت سے نور احمدی پیدا کیا اور تمام موجودات کو اوسکے نور سے عالم ظہور مین لایا اور ظہور اون ذات ستودہ صفات کا سب انبیا کے بعد محض اس واسطے تھا کہ جسطرح بعد طلوع آفتاب کے روشنی ماہتاب اور ستارون کی چھپ جاتی ہے فروغ ملت محمدی ناسخ سب ملتون کی ہے اگر وہ نور قدم پہلے سب کے جلوہ افروز ہوتا تو اور انبیا رسالت اور نبوت سے محروم رہتے رباعی للعلیم

ہرچند کہ آخر بظہور آمدہ	پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ
ای ختم رسل قرب تو معلوم شد	دیر آمدہ زراہ دور آمدہ

کہ ایک روز کسی مقام مین جا نکلا کہ جہان فقراے چند اکٹھے ہوکر ذکر خیر جناب سید انام علیہ
الصلوٰۃ والسلام کا کررہے تھے اور حالت ذوق وشوق مین خوشحال تھے جوان نے پوچھا
کہ یہ کیسی محفل اقدس ہے لوگون نے جواب دیا کہ یہ مجلس مولد شریف خیر البشر کی ہے اور اس ذکر خیر کی
برکت سے مقام نزول رحمت الٰہی ہے جوان بھی اوس محفل مبارک مین شامل ہوا پھر
اوس جوان نے اوسی رات خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور منادی غیب ہر ایک
شخص کو فلان ابن فلان کر کے نام بنام پکارتا ہے آخر نوبت اوس جماعت کے بلانے کی
پہونچی جسمین یہ جوان بھی شامل تھا اور منادی نے کہا کہ مرحبا بکم اللہ یعنی رحمت خدا
کی ہو تمہارے لوگو تم مین سے حق تعالیٰ نے ایک ایک کو محل جنت مین رہنے کو عنایت فرمایا ہے
جوان کہتا ہے کہ مین بھی اوس جماعت کے ساتھ چلا وہان ایک مکان عظیم الشان سب مکانون
سے افضل و بہتر دیکھا کہ اوسکے بالاخانون پر حورین بناؤ سنگار کیے ہوئے بیٹھی ہین جب
مین نے اوس مکان مین جانیکا قصد کیا تو ایک فرشتہ نے میرا دامن پکڑا کہ اے عزیز یہ مکان
اوسکا ہے جسنے مولد شریف کی محفل کی تھی اور یہ مکانات جو اوسکے گرد ہین حاضرین محفل کے
لیے ہین جنھون نے ذکر میلاد شریف شوق دل سے سنا ہے اور اونکے نام پر درود بھیجا ہے غرض
جوان بیدار ہوا اور صبح کو اوسی دینار کے صرف سے محفل میلاد شریف ترتیب دیکر تمہید
بیان مین لایا اور اہل مجلس سے خواب کا حال کہا جسنے یہ ماجرا سنا اوسنے عہد کیا کہ
تا زندگی اس محفل عالی کے چھوڑنیکا اتفاق نہوگا دوسرے روز پھر اوس جوان نے خواب دیکھا
کہ دو مکان جڑاؤ کہ اوسکے ادنیٰ جواہر کے آگے سات ولایت کا خراج ایک جَو کے برابر ہے

پھینکا وہ ایک چرواہا تھا اسی وقت حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے اور کہا خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ آج ہمارے دوست نے دنیا سے انتقال کیا لوگوں نے اوسکی نعش بول و براز
میں پھینک دی ہے اوسکی تجہیز و تکفین لازم ہے اور بنی اسرائیل سے کہو کہ اگر
اپنی مغفرت چاہتے ہوں اسی وقت وہ اوسکے جنازے کی نماز پڑھیں حضرت موسیٰؑ نے
بحال تعجب سبب اوسکی آمرزش کا پوچھا حکم ہوا کہ جس قدر گناہ اوس گنہگار سے
دوسو برس کی مدت میں سرزد ہوئے خدا خوب جانتا ہے اور حال اوسکا کبھی لائق
بخشایش نہ تھا لیکن ایک بار یہ شخص توریت دیکھتا تھا جس وقت محمدؐ کا نام پڑھا آب دیدہ
ہوا اور اوس ورق کو آنکھوں سے لگایا ہمکو تعظیم اور توقیر اپنے حبیب کی پسند آئی
اس تعظیم کی برکت سے دوسو برس کے گناہ عفو کیے عاشقان محمدؐ دل خوش رکھو کہ عشق
حضرت خواجہ کائنات عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا بہرحال وسیلۂ نجات ہے روایت ہے
کہ حضرت یعقوب عَلَیہِ السَّلَامُ مصر کے قریب پہونچے اور حضرت یوسف عَلَیہِ السَّلَامُ
تمامی فوج اور لشکر سے استقبال کو آئے حضرت یعقوبؑ بلندی پر کھڑے تھے جوق جوق
لشکر سامنے سے گذرتا جاتا تھا جس وقت حضرت یوسفؑ نے پدر بزرگوار کو دیکھا عماری زرنگار
سے گرے اور حضرت یعقوبؑ بھی یوسف عَلَیہِ السَّلَامُ کو دیکھتے ہی خاک پر
غلطان ہوئے بہانتک کہ دونوں لپٹ کے بیہوش ہو گئے ملائکہ مقربین
یہ حال دیکھکر رونے لگے اور کہا خداوندا اتنی محبت یعقوبؑ کو یوسفؑ کے ساتھ ہے کوئی
اور بھی ایسی محبت کسی سے رکھتا ہوگا ارشاد ہوا تم سے مجھے اپنے عزت اور جلال کی

روایت ہے کہ ایک دن جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرئیل عمر تمہاری کس قدر ہوگی عرض کیا یا رسول اللہ
خدائے علیم دانا ہے حال یہ ہے اس قدر جانتا ہون کہ جب مجھے خلعت وجود عنایت ہوا
ایک ستارہ نورانی کہ ستر ہزار برس کے بعد طلوع ہوتا تھا اور مین نے اوس ستارہ کو
کئی سو بار دیکھا ہو آپ نے فرمایا کہ وہ نور اب بھی نظر آتا ہے کہا کہ بعد ظہور ذات بابرکات
پھر کبھی نہین دیکھا فرمایا کہ وہ ستارہ نور محمدی تھا کہ صانع مطلق نے قبل تخلیق جمیع
موجودات کے پیدا کیا تھا روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے
روضۂ منورہ مین ایک درخت ہے ہر سال مین دو بار پھولتا ہے اور ہر ایک پھول مین سات
ہوتے ہین ہر پتے پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منقوش ہے واہالی اوس
ملک کے اون پھولون کو باحتیاط تمام رکھتا ہے مریض اوسکے استعمال سے شفا پاتے ہین
اور نابینا بینا ہوجاتے ہین اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گرتا ہے تو فرشتے اوسکو
فوراً اوٹھا لیجاتے ہین کسی جانور کی مجال نہین کہ اوسکو کھاوے اور کسی آتش کا زہرہ
نہین کہ اوسے جلاوے دوستو مقام غنیمت ہے کہ ہر گاہ برگ درخت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی برکت سے جلنے سے محفوظ ہے بندہ مومن
کہ جسکے دل پر کلمہ طیبہ نقش ہے کیونکر آتش دوزخ سے محفوظ نہ رہیگا نقل ہے کہ زمانہ
بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا نہایت فاجر اور بدکار تھا دوسو برس تک فاسق و فاجر رہا جب
اوسکا وقت مرنے کا قریب ہوا ... جب وہ مرا تو اوسکو ایک مزبلہ بول و براز مین

درگذر کچھ اثر پذیر نہوا حکم آیا اِذْهَبُوا بِعَبْدِیْ لیجاؤ میرے بندے کو فرشتے کشان کشان
لیچلے پھر عرض کیا خداوندا مجھے تو نے اپنے یدِ قدرت سے پیدا کیا اور بہشت جائے
آسایش دی ملائکہ کو میرے سجدے کا حکم فرمایا صرف ایک گناہ سے بسبب کہ منتہین نہ ائل مت کیو
حکم ہوا اِذْهَبُوا بِعَبْدِیْ فرشتے اوسی طرح لیچلے التماس کیا پروردگار بے نیاز تو نے
وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد سے انبیا اور اولیا پیدا کرونگا اب مجھ پر رحم کر سود مند نہوا غرض
ہر بار منت اور الحاح حضرت آدمؑ کی زیادہ ہوتی تھی اور جس درخت سے پناہ مانگتے تھے
وہ درخت دور بھاگتا تھا اور ہر بار یہی حکم ہوتا تھا اِذْهَبُوا بِعَبْدِیْ اور ملائکہ کشان
کشان لیے جاتے تھے حضرت آدمؑ نے عرض کیا یا الٰہی محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کے طفیل سے مجھ پر رحم کر حکم پہونچا کہ اے ملائکہ اس وقت آدم ہماری درگاہ مین ہمرا شفیع لایا ہے
اب تعظیم کرو اسکی کہ بدولت نام محمدؐ کے ہمنے اوسکا گناہ عفو کیا روایت ہی کہ جب
ابلیس لعین راندہ درگاہ ہوا ایک فرشتہ ہر روز تپانچہ غضب اوسکے منھ پر مارتا تھا اثر اوس
تپانچہ کا دوسرے دن تک زائل نہوتا تھا بعد بعثت سید عالم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے
جب آیۂ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نازل ہوئی اوسنے عرض کیا
یا رب العالمین عالم مین مین بھی ہون مجھے بھی اس نعمت عظمیٰ سے محروم مت کر حکم ہوا کہ
ضربت تپانچہ موقوف ہوئی مسلمانون ہرگاہ مردود بارگاہ ایزدی بدولت وجود محمدی
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے وسیلے بلا سے نجات پاوے طالبانِ محمدؐ اگر صدمۂ آتش
دوزخ سے محفوظ رہین کیا بعید ہی نقل ہی کہ ایکدن حضرت جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَامُ اور حضرت

کہ مجھے اشتیاق محمدؐ سے اتنی ہی محبت ہی جتنی یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ہی محجوبین نہین جانتا
کہ یہ کیا مقام ہی اور اپنے محبوب کی امت پر کس قدر نوازش اور اکرام ہی سُبحان اللہ
بکرمہٖ روایت ہی کہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کمر شفاعت
مضبوط باندھینگے اور تاج کرامت کا فرق مبارک پر رکھکر عرصات قیامت مین جس طرح
مادر مشفقہ اپنے فرزند گم گشتہ کی جستجو کرتی ہو اُمّتی اُمّتی فرماتے ہوئے امت گنہگار
کی جستجو فرمائینگے حکم ہوگا ای محمدؐ اپنی امت کو حساب کیواسطے سامنے لاؤ آپ خلفائے
راشدین اور مہاجرین اور انصار اور شہدا اور زہاد اور عباد کو سامنے لیجائینگے خطاب
ہوگا ای محمدؐ یہ لوگ مطیع ہین یا منحرف مخلص ہین یا دشمن عالم ہین یا جاہل روزہ دار ہین
یا حرام خوار کس کس طرح کے لوگ لائے ہو خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت
ملول اور مغموم آبدیدہ ہوکے عرض کرینگے پروردگار میرے مجھے تیرے رحم اور کرم سے
یہ امید نتھی کہ اس قدر میری امت کی تفتیش فرمائیگا ارشاد ہوگا ای حبیب آج روز
حساب ہی کاہ کاہ قطرہ قطرہ حساب کرونگا تا تجھے معلوم ہووے کہ تیری امت سے کس قدر
نافرمانی ہوئی اور کوہ کوہ دریا دریا بخش دونگا تا دیکھے تو مجھے کس قدر تیری پاسداری
اور غمخواری منظور ہی نقل ہی کہ جب بہشت مین حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام پر
عتاب نازل ہوا اور حلۂ بہشتی سے لیا گیا آدم نے شرم برہنگی سے بھاگنے کا ارادہ کیا
موے سر درخت عناب سے الجھ گئے حکم آیا ای آدم مجھسے بھاگتا ہی عرض کیا
تجھسے مجال گریز کی نہین مگر تجھسے تیری پناہ مانگتا ہون تو غفور و رحیم ہی میری خطا سے

نظر عنایت سے دیکھکے دس حصّہ کیے ایک حصّہ سے عرش دوسرے سے لوح تیسرے سے
قلم بنایا اور حکم کیا قلم کو کہ لکھ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قلم نے ہزار برس میں بسم اللہ
لکھی بعد اوسکے لکھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جسوقت نام خواجۂ عالم صلے
اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہزار برس تک سربسجدہ رہا پھر سر اوٹھا کے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ
صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی نے اپنے حبیب کی طرف سے جواب دیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ
وَعَلَیْہِ مِنِّی الرَّحْمَۃُ اوسی طرح حصّہ چہارم اور پنجم اور ششم اور ہفتم اور ہشتم اور
نہم سے ماہتاب آفتاب بہشت اور دوزخ اور ملائکہ اور کرسی بنائی دسویں حصّہ سے روح
محمدی کو پیدا کرکے عرش کی داہنی طرف چار ہزار برس تک تسبیح اور تقدیس میں مشغول
رکھا الغرض وہ نور کرامت ظہور ستر ہزار برس تک عرش پر اور پانچ ہزار سال کرسی پہ جلوہ
افروز رہا پھر جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام
بموجب حکم ربانی زمین پر آئے اور پارہ خاک طلب کیا زمین نے جسوقت نام خواجۂ کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم کا سنا شق ہوگئی اور خاک سپید مثل کافور اوس سے ظاہر ہوئی چنانچہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام ایک مثقال خاک اوس مقام سے کہ اب جائے تربت اوس جناب کی ہے لے آئے پھر
اوس خاک کو مشک و زعفران اور سلسبیل اور ماء معین اور شراب تسنیم اور کافور بہشتی سے خمیر کرکے
مادہ وجود باجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا اور جبرئیل نے اوس درج نور مظہر
کو اطباق سموات اور اطراف بہشت اور اصناف ملائکہ میں گرد بگرد پھرا کر مژدہ سنایا ھٰذَا
طِیْنَۃُ حَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ مَشْهُوْرٌ فِی الْاَوَّلِیْنَ

میکائیل علیہ السلام جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل قدم مبارک کو بوسہ دیتے تھے اور بار بار آنکھون سے لگاتے تھے حضرت نے پوچھا ای جبرئیل یہ کیا حالت ہی میکائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ جبرئیل نے آج ستر بار رخصت طلب کی کہ حضور مین حاضر ہو ملائکہ کہتے تھے کہ اسقدر مبالغہ اور اصرار کیا ضرور ہی اسنے کہا مجھے معذور رکھو کہ بدون زیارت جمال رسول خدا کے مجھے صبر نہین آتا نظم

چشم کشا نور محمد ببین	قاعدۂ دولت سرمد ببین	ہر دو جہان پرتو نور وی است
کون و مکان پر ز ظہور وی است	نور نبی لمعۂ نور خدا است	لمعۂ ہر نور از وی جدا است
نور خدا ظاہر ازین نور شد	ما ہمہ ہر طالب ازین سور شد	بیان نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یارب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج ای رب مرے درود وسلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

دانایان غواص حقیقت اور ماہران رموز شریعت نے یون لکھا ہی کہ جب حضرت صمدیت کو اظہار ذات مستجمع کمالات کا منظور ہوا جمیع موجودات کے نور سے ہزار برس پیشتر نور کامل السرور خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر کے فضاے قربت مین رکھا پس وہ نور کرامت ظہور ایک مدت تک بساط تقرب پر طواف مین مشغول رہا بعد اوسکے سجدے کے لیے مامور ہوا چنانچہ ایک سال کامل اوس جہان کا کہ ہر سال تین سو ساٹھ دن کا اور ہر روز یہان کے ایک برس کے برابر ہوتا ہی سجدے مین رہا اور خداے عزوجل کی تسبیح مین مشغول تھا پس اوس نور قدم گنجور سے ایک جوہر بنایا اور اوس جوہر فیض مظہر کو

آسمان کے کھل جاتے ہین اور جب زمین پر بیٹھتا ہون زمین سے آواز آتی ہی کہ ای وہ شخص کہ نورِ محمدی تیری پشت مین جلوہ افروز ہی تجھپر سلام اور جس درخت خشک کے پاس گذرتا ہون وہ درخت فوراً سبز ہوجاتا ہی اور مجھپر سایہ کرتا ہی جس وقت وہان سے اوٹھتا ہون پھر بدستور سوکھ جاتا ہی عبد المطلب نے کہا کہ ای عبد اللہ بشارت ہو تجھے کہ تیری صلب سے سید رسل ہادی سبل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا نقل ہی کہ عبد اللہ جس دم بتخانہ کی طرف جاتے تھے آواز آتی تھی کہ ای عبد اللہ زنہار ہمارے قریب مت آ کسواسطے کہ نورِ پیغمبر آخر الزمان تیری پیشانی سے جلوہ افروز ہی اور سبب ہماری ہلاکت کا ہوگا

غزل

شبِ میلاد سلطان است امشب
تجلی گاہِ یزدان است امشب
لبِ حوران ترنم ریزِ تسبیح
شبِ قدرِ عزیز است امشب
بہر کوئے کہ می بینیم بعالم
درین گلشن غزل خوان است امشب
برکشید از عارضِ گلگون خود نقاب
بسکہ شبنم از فروغِ لالہ شعلن فرو ریخت
خاک را روبد ز جاروبِ شعاعِ آفتاب

زمین بر خویش نازان است امشب
سراپا او کہ از نور است معمور
بگردون زہرہ رقصان است امشب
دلِ عشاق از داغ جگر سوز
بہارِ باغِ رضوان است امشب

غزل

از زمین تا آسمان شکلِ تجلی ار شد
سبز ہم رنگِ زمرد شد ز فرطِ آب و تاب
ہیچ میدانی کہ این صبحِ صفا باشد چہ صبح

ز نورِ مصطفی ہر سو کہ بینی
تو گوئی عرشِ سبحان است امشب
ملائک تہنیت گویان کجا از
خوشنار شنکِ چراغان است امشب
شہیدِ بے نوا ہمچو بلبل
صبحدم تا حشر و افلاک یعنی آفتاب
خاک گردید از صفا ہم رنگِ فرشِ ماہتاب
خرمی شوید سرِ آسمان از نثیر صبح
کز صفایش چہرۂ خورشید میسر گلاب

وملّٰتہ کو نبی الاخرین صلی اللہ علیہ وسلم عرض وہ مایہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بصورت ایک قندیل کے چند مدت خلقت کالبد آدمؑ تک ساق عرش سے معلق رہا جس وقت وہ نور قدم گنجور مطلع انوار قدسیہ سے مثل کوکب دری کے درخشان ہوا پھر اوس گنج توحید کے لیے محل اور مورد مطلوب ہوا اور ترتیب و ترکیب کالبد حضرت آدمؑ بفحوائے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ کے ممالک ملکوت مین ندا ہوئی کہ جو کوئی قابلیت قبولیت کی رکھتا ہو ہان اس گوہر گرانمایہ کی خریداری کرے نظم

گوہرے بر سر بازار ظہور آوردند	تا خریدارے از کون و مکان برخیزد	
این گرانمایہ متاع از دو جہان مستغنی	طالبی کہ ہم از جان و جہان برخیزد	ابو البرکات اشرف المخلوقات

حضرت آدم علیہ السلام نے زبان استعداد سے گویا یون عرض کیا شعر

بنشین بہ دل ویرانہ ام ای گنج مراد	کہ من این خانہ بسودائے تو ویران کردم

القصہ بمصداق وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ کے ودیعت عظمی اور نعمت کبری جسم خاکی انسان کو عنایت ہوئی یعنی نور محمدی حضرت آدمؑ کی پیشانی پر جلوہ افروز ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عبد المطلب اور عبد المطلب سے عبد اللہ تک مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا رہا چنانچہ ایک دن عبد اللہ نے عبد المطلب سے کہا کہ جب مین بطحا کی طرف جاتا ہون ایک نور عظیم الشان میری پیٹھ سے ظاہر ہو کر دو حصہ ہو جاتا ہی نصف اوسکا جانب مشرق اور نصف اوسکا جانب مغرب منتقل ہوتا ہی من بعد وہی نور بصورت پارۂ ابر کے میرے سر پر سایہ کرتا ہی پھر متوجہ ہوتا ہی طرف آسمان کے اور دروازے

سفرِ آخرت پیش آیا اثنائے راہ میں انتقال فرمایا عبدالمطلب کو اس سانحۂ قیامت خیز سے نہایت الم ہوا اور حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی یتیمی پر کہ ہنوز رحمِ مادر سے گلشنِ دنیا میں قدمِ ناز نہ رکھا تھا اور باپ نے سفرِ آخرت کا قبول کیا بہت افسوس ہوا حال آنکہ یتیمی اوس گوہرِ دریائے وحدت کی موجب افزونی قدر و قیمت تھی بیت

چون در اگر یتیم شد بیش بود بہاے او	زانکہ خرد فزون نہد درِ یتیم را بہا

الغرض جب نو مہینے کامل مدتِ حمل کے گذر گئے تب بارھوین تاریخ ربیع الاول کی دوشنبہ کے دن وقت صبح صادق بعد چھ ہزار سات سو پچاس برس کے زمانہ آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ سے آفتابِ عالمتابِ وحدانیت مطلعِ قدم سے ساحتِ حدوث پر جلوہ افروز ہوا یعنی سیدِ کونین سلطانِ دارین احمدِ مصطفیٰ محمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہزارون جاہ و جلال سے دولتسرائے اقبال میں ظہورِ اجلال فرمایا نظم

ندا از حاملانِ عرش آمد	کہ ہر خیز از پئے تعظیم احمد	شہنشاہِ اعظم تولد ہوئے
رسولِ مکرم تولد ہوئے	شہِ دین و دنیا تولد ہوئے	مہِ اوجِ علیا تولد ہوئے
تولد ہوئے پیشوائے جہان	تولد ہوئے مقتدائے جہان	تولد ہوئے سرورِ مرسلان
تولد ہوئے ہر دو جہان	تولد ہوئے ہمائے قدیم	قسیم جسیم نسیم وسیم
تولد ہوئے بحرِ فیضِ عمیم	شفیع مطاع نبی کریم	تولد ہوئے مہرِ اوجِ شرف
تولد ہوئے فخرِ عہدِ سلف	تولد ہوئے خواجۂ بعث و نشر	تولد ہوئے شافعِ روزِ حشر

سبحان اللہ ایسے آفتابِ خیر و برکت نے مطلعِ ذاتِ مطلق سے اطرافِ کائنات میں

صبح میلاد پیمبر ہے سنت اکبر جلوہ شش	غیرت آئینہ میگرود دل ہا سر سنج و ثنا	قلم ارادت نہ قم ارباب تواریخ کا

نہایت ادب اور تعظیم سے سر بسجدہ ہو کر یون زمزمہ سنج حقیقت ہی کہ وہ نور متبرک بارھوین تاریخ جمادی الآخر شب جمعہ کو عبد اللہ سے منتقل ہو کر حضرت کی والدہ ماجدہ آمنہ کو تفویض ہوا راوی لکھتا ہی کہ جس رات کو آمنہ خاتون حاملہ ہوئین دو سو عورتین رشک اور حسد سے مر گئین اوس رات کو ملائکہ آسمان نے غلغلۂ شادمانی کا زمین تک پہونچایا اور اہل زمین نے طنطنہ کامرانی کا آسمان کو سنایا جبرئیل ع نے علم سبز خانۂ کعبہ پر نصب کیا اور مبارکباد دی فرشتون نے ارباب زمین پر دروازے بہشت کے مفتوح کر دیے عالم عالم انوار قدس سے معمور ہو گیا ابلیس پہاڑون مین جا چھپا چالیس شبانہ روز صحرا اور دریا مین سرگردان رہا بت زمین کے سرنگون ہوئے حیوانات قریش کے بولنے لگے اور بشارت دی مغرب کے طیور اور وحوش نے مشرق کے چرند و پرند کو کہ آج آمنہ حاملہ ہوئین اب زمانہ خیر البشر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا نزدیک آیا شیاطین کے تخت اوندھے ہو گئے آمنہ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہین کہ آغاز حمل سے چھ مہینے تک کوئی علامت علامات حمل سے مجھ پر ظاہر نہ ہوئی اور کسی طرح کا ضعف اور الم مجھے معلوم نہ ہوا چند مدت قبل اس واقعے کے اہل قریش بسبب خشک سالی کے ضعیف اور ناتوان ہو گئے تھے جب آمنہ خاتون حاملہ ہوئین پانی برسا اور درخت خشک سرسبز ہوئے قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ آپ کے پدر بزرگوار کو اتفاق سفر کا ہوا اور ہنگام مراجعت

کوئی اپنے زہد پر نازاں چلا
شرم ہی اور حسرت و افسوس ہی
ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں
روسیہ ہوں منھ کسے دکھلاؤں میں
دستگیرا دستگیری کیجیے
ہوتی ہی شیطان کو فکر ہرنی
سخت طوفان بلا ہی نزع روح
ساتھ بیکس کے کوئی جاتا نہیں
جب تباہی میں پڑے میرا جہاز
گر کرم کیجے تو بیڑا پار ہی
جس دم آئیں قبر میں منکر نکیر
وہ جمال دلربا پہچان لوں
گرد پھر پھر کر کبھی قربان ہوں
شرح غم پھر کیا کہے اندوہگیں
آتش دوری جلاتی ہی مجھے
ہند کا ہو جاؤں میں رزق زمیں
چار یار باصفا کے واسطے

کوئی اوٹھکر جھاڑتا داماں چلا
کون پوچھیگا مجھے سرکار میں
اور شہیدستی سے شرماتا ہوں میں
باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا
آبرو میری وہاں رکھ لیجیے
کشمکش میں یا نبی اپنی جان ہی
آپ اوس طوفان آفت میں ہیں نوح
ایسی مشکل میں خبر لیجے مری
مشکل آسان کیجیے بندہ نواز
دم نکلجائے وہ صورت دیکھکر
دستگیری کیجیے یا دستگیر
دولت دیدار جس دم پاؤں میں
اوس کف پا سے کبھی آنکھیں ملوں
ہاں طبیب مہرباں بیمار ہوں
اور تپ ہجران ستاتی ہی مجھے
رحمت عالم خدا کے واسطے
اہلبیت مجتبی کے واسطے

یاں تو میں ہوں اور دل مایوس ہی
ہاتھ خالی میں چلا دربار میں
عابدوں کے ساتھ کیونکر جاؤں میں
آسرا اون ہی تو بیشک آپ کا
سخت مشکل ہی کہ وقت جانکنی
واں وہ دشمن دین و ایمان ہی
باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں
سید عالم مدد کیجے مری
اوس گھڑی ہی حکم آپکا درکار ہی
خاتمہ ہو آپ ہی کے نام پر
شکل اونکی دیکھکر مضطر نہوں
قبر میں اوٹھکر فدا ہو جاؤں میں
حال میرا آپسے مخفی نہیں
درد ہجران سے بہت ناچار ہوں
ہجر میں ایسا نہو یا شاہ دیں
اپنے حسن دلربا کے واسطے
آس مجھ رنجور کی مت توڑیے

طلوع فرمایا کہ جسکے جمال عالم افروز نے فرش سے عرش تک منور کردیا اور سمک سے سماک تک نام کفر اور ظلمات کا باقی نہ رکھا ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ تہنیت خوان اسلام تھے اور شجر اور حجر اور در و دیوار سے آواز سلام آتی تھی

نظم

السلام ای آفتابِ داد و دین
السلام ای چارۂ دردِ نہان
السلام ای بود آدم را سبب
السلام ای ماہِ رحمت السلام
السلام ای پیشوای انبیا
السلام ای موجبِ بنیادِ خلق
السلام ای مظہرِ انوارِ حق
السلام ای جانِ جاناں السلام
السلام ای غمزدوں کے دستگیر
السلام ای خواجۂ بیکس نواز
چارہ ساز بیکساں یا شاہِ دین
چھوڑ کر تیرا آستاں جاؤں کہاں
گو برا ہوں یا بھلا جیسا ہوں تیرا ہوں
روزِ محشر میں کہ ہونگے سب بطلب

السلام ای انتخابِ اولین
السلام ای قبلہ گاہِ اہلِ دین
السلام ای خلقِ عالم را سبب
السلام ای گوہرِ تاجِ قبول
السلام ای مقتدای اولیا
السلام ای زبدۂ اربابِ علم
السلام ای مصدرِ اسرارِ حق
السلام ای انبیا کے مقتدا
السلام ای ماہرِ روشن ضمیر
السلام ای دو جہاں کے بادشا
آرزومندِ درِ اقدس ہوں میں
ہوں پیاسا شربتِ دیدار کا
سگ ترے ہی گھر کا کہلاتا ہوں میں
کوئی اوٹھا بادۂ وحدت سے مست

السلام ای دستگیرِ بیکساں
السلام ای بادشاہِ مرسلین
السلام ای شاہِ عظمت السلام
السلام ای بیتِ معراجِ قبول
السلام ای باعثِ ایجادِ خلق
السلام ای قدوۂ اصحابِ علم
السلام ای شاہِ شاہاں السلام
السلام ای اولیا کے پیشوا
السلام ای دردِ دل کے چارہ ساز
مجھ غریبِ خستہ پر بھی اک نگاہ
رحم کر رحم ای کریمِ بیکساں
تجھ سوا ہی کون مجھ بیمار کا
فکر رہتی ہی مجھے یہ روز و شب
کوئی پہونچا ساغرِ خلت بدست

منہاج الکرم یا رب صل وسلم علی البشیر النذیر

بخشش کی راہ ہے ای رب میرے درود اور سلام بھیج اوس بشیر و نذیر

النصیر الکبیر الظہیر امیر العرب سلطان العجم

بڑے مددگار حمایتی ہے جو سردار عرب بادشاہ عجم ہے

یا رب صل وسلم علی الحبیب المکرم المعظم المفخم

ای رب میرے درود اور سلام بھیج ایسے حبیب بزرگ عظمت والے باوقار

المحتشم الاکرم الاعظم بحر الکرم عین الہمم معدن

باحشمت نہایت بزرگ بہت بڑے ہیں جود دریا ہے بخشش اور چشمہ ہمت کان

الحکم مصدر النعم مصباح القدم یا رب صل وسلم

حکمت جائے ظہور نعمتوں کا چراغ ہمیشگی کا ہے ای رب میرے درود اور سلام بھیج

علی نورک القدیم وصراطک المستقیم وصفیک العلیم

اپنے نور قدیم اور اپنے راہ مستقیم اور برگزیدہ دانا پر

الحلیم الرحیم الکریم الحکیم الحکم یا رب صل وسلم

جو بہت ہی بردبار رحمت والا باکرام پختہ کار فیصلہ کرنے والا خصومات کا ای رب میرے درود اور سلام بھیج

شعر

یا رب صل وسلم دائما ابدا ۔ علی نبیک خیر الخلق کلہم

بھیج ای رب میرے درود و سلام ۔ برگزیدہ نبی پر ہے اپنے مدام

آمنہ آپکی والدہ کہتی ہیں کہ وقت وضع حمل کے ایک آواز عظیم الشان بلند میرے

تشنہ کو محروم یون مت چھوڑیے	ہجر مین ابتک جو گذری سو گئی	زندگی سے ہی مجھے شرمندگی
آستانہ پر بلا لیجے مجھے	وصل کا ساغر پلا دیجے مجھے	راشد ان تکتا ہے بس بلا
عمر بھر نظارہ اوس درگاہ کا	در کو تکتے تکتے ہو جاؤن ہلاک	وانکی خاک پاک سے ملجاے خاک
نام نامی پر ہو حسن اختتام	خاتمہ ہو نام اسکا والسلام	مسلمانو اس وقت کہ نام

خواجۂ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زبان پر آیا مقام اسکا ہے کہ جان و دل سے درود نامحدود بھیجو

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ الْمَدَنِيِّ الْقُرَشِيِّ

اے رب میرے درود اور سلام بھیج اوس ان پڑھے نبی پر جو اولاد ہاشمی متوطن مدینہ قوم قریش سے

الْعَرَبِيِّ الْأَبْطَحِيِّ الزَّكِيِّ شَفِيعِ الْأُمَمِ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى

ملک عرب مین بطحا کی پیدایش پاکیزہ سفارشی امت کا ہے اے رب میرے درود اور سلام بھیج اوس

الرَّسُولِ الْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى الْمُقْتَدَى الْمُهْتَدَى بَدْرِ الدُّجَى

رسول برگزیدہ بزرگ پیشوا رہنما چودھوین رات کا چاند

شَمْسِ الضُّحَى نُورِ الْهُدَى صَاحِبِ السَّيْفِ وَالْقَلَمِ يَا رَبِّ

چڑھتے دن کا آفتاب چراغ ہدایت کا صاحب تلوار اور قلم والا ہے اے رب میرے

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى أَحْمَدَ الْمُؤَيَّدِ الْمُسَنَّدِ الْمُسْتَنَدِ الْمُمَجَّدِ الْمُحَمَّدِ

درود اور سلام بھیج اوس احمد تائید کیے گئے سند کیے گئے سند والے بزرگ سراہے گئے پہ

صَاحِبِ اللِّوَاءِ وَالْوِلَاءِ وَالتَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ سِرَاجِ الْهِمَمِ

جو صاحب نشان اور محبت اور تاج اور معراج والا چراغ ہمتون کا

اوٹھا کے مناجات کی اور نہایت تضرع اور الحاح سے امت کی مغفرت چاہی بعد اوسکے
ایک ابرِ سفید آسمان سے نمودار ہوا اور ناگاہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش
مین لیکر غائب ہو گیا آواز آئی تھی کہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشارق
اور مغارب چار حدِ عالم مین پھراؤ تا جمیع خلائق اونکو نام اور صورت اور صفات سے پہچانین
بعد اسکے وہ ابر طرفۃ العین مین برقِ جمالِ محمدی سے روشن ہو گیا مین نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک پارچہ مین لپٹا ہوا پایا پھر ایک بدلی اور نمودار ہوئی اوس سے کلام ان
مردون کے سننے جاتے تھے منادی ندا کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چارو
طرف عالم کے لیجاؤ اور تمام جن و انس اور ملائکہ کو اونکا جمالِ جہان آرا دکھاؤ تا سب
پہچانین اور جانین کہ جو کمالات اور انبیا کو جدا جدا عنایت ہوئے تھے سب مجموعہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے خلافتِ آدم ملک سلیمان حسن یوسف خلت ابراہیم
کلامِ موسی دمِ عیسی عبادتِ یونس شکرِ نوح لسانِ اسمعیل بشرے یعقوب صوتِ داؤد
صبرِ ایوب زہدِ یحیی عطا کیا گیا اور سوا اسکے ولایت محبوبیت حق رویت اور قرب مطلق
اصطفا منصبِ قضا اور افتا اجتہاد احتساب شفاعت عظمی علم وسیع عرفانِ تام اور جمیع
کمالاتِ صوری و معنوی خاصۃً ذاتِ بابرکات کے واسطے تھے سوائے رتبہ شہادت کے
کہ باسبابِ ظاہر منافی شانِ نبوت کے تھا سو وہ بھی آپکے جگر گوشہ قرۃ العین یعنی
حضرات حسنین علیہما السلام کو حاصل ہوا تا حاصل ہو تا کسی کمال ظاہری و باطنی کا
ذاتِ مجمع کمالات سے باقی نہ رہے صفیہ بیٹی عبد المطلب کی یعنی پھوپھی حضرت کی کہتی ہین

کان مین آئی کہ اوسکو سنکے خوف غالب ہوا ناگہان ایک مرغ سپید نے اپنے بازو
میرے سینہ پر ملے کہ فوراً وہ خوف توجاتا رہا ناگاہ تشنگی غالب ہوئی خود بخود ایک پیالہ
شربت کا مثل دودھ کے سپید غیب سے نمودار ہوا مین نے خوب سیر ہو کے پیا
شہد سے زیادہ شیرین تھا پھر ایسا نور مجھسے ظاہر ہوا کہ تمام گھر اوس نور سے
نورانی ہوگیا جس طرف دیکھتی تھی سوا نور کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور کچھ عورتین
باحسن و جمال مثل دختران عبد مناف نظر آئین اور متکفل میرے امورات کی
ہوئین اونھین دیکھ دیکھ متعجب ہوتی نہین جانتی کہ کون ہین اور کہان سے آئی ہین
اور صحن خانہ مین آواز رفتار سنتی لیکن کوئی چلنے والا نظر نہین آتا تھا اور ایک چادر
طولانی سپید آسمان سے زمین تک نظر آئی اوس وقت منادی نے ندا کی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چشم خلائق سے نگاہ رکھیو اور جماعت کی جماعت
مرغان زمرد منقار یاقوت باز و خرامان خرامان مجھ تک آئے آواز اونکی تحمید و تسبیح نہایت
طرب انگیز اور کچھ مرد نظر آئے درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین معلق کھڑے ہوئے
گلاب پاش اور مجمرہای نقرئی ہاتھون مین لیے اوسی دم کمال حیرت سے
میرے بدن سے عرق آگیا جو قطرہ ٹپکتا تھا اوس سے مشک کی خوشبو آتی تھی
اوسی حالت مین پردہ حجاب کا میری آنکھون سے اٹھ گیا مشارق اور مغارب
حالات مجھپر منکشف ہوگئے تین علم سبز ایک مشرق دوسرا مغرب تیسرا بام کعبہ پر
منصوب دکھائی دیا جس وقت وہ مہر سپہر عظمت پیدا ہوئے سجدہ کیا اور ہاتھ آسمان کی طرف

بڑا تھا سرنگون ہو گیا ہاتفِ غیب نے آواز دی کہ آمنہ کے گھر فرزند متولد ہوا اوسکے غسل
کے واسطے ایک طشتِ زمردین عالمِ قدس سے لائے ہین اور وہ فرزند ارجمند
خاتم المرسلین حبیبِ رب العالمین ہی عبد المطلب ماجرا دیکھ اور سنکر متعجب اور متحیر ہوکر گھر مین
آئے پہلے آمنہ خاتون کی پیشانی دیکھی نور محمدی نہ پایا پوچھا کہ وہ نور کیا ہوا آمنہ نے
کہا کہ مین نے وضع حمل کیا اور عجائب حالات اور غرائب واقعات جو اوس وقت دیکھے تھے
ایک ایک سب بیان کیے عبد المطلب نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے لاؤ
اور مجھے دکھلاؤ آمنہ نے جواب دیا ہیہات تو اوسے نہین دیکھ سکتا محافظانِ غیب نے
تاکید کی ہے کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھے عبد المطلب پر غضب ہو کے بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو دکھا نہین تو مین تجھے یا اپنے تئین ہلاک کرونگا جب آمنہ خاتون نے
عبد المطلب کو اس قدر بیقرار دیکھا ناچار وہان تک پہونچا دیا عبد المطلب نے کمال اشتیاق
سے چاہا کہ دیدارِ سیدِ ابرار حبیبِ پروردگار سے مشرف ہون ایک شخص تلوار کھینچکر
سامنے آیا اور کہا کہ جا جب تک تمام ملائکہ مقربین جناب ختم المرسلین حبیبِ رب العالمین
کی زیارت سے فارغ نہو نگے کسیکو مجال دیکھنے کی نہوگی عبد المطلب حال دیکھتے ہی
ہیبت سے تھرا گئے تلوار ہاتھ سے گر پڑی بعد ولادت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک شبانہ روز تمام بادشاہانِ روے زمین کی زبان گنگ ہو گئی
اور نطقِ بیان سے عاری رہی طاق کسری منکسر ہوا چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے
آتشِ فارس کہ مدت ہزار برس سے روشن تھی بجھ گئی دریاے ساوہ خشک ہوا اور صحرا دریا ہوا

ولادت کے وقت مین حاضر تھی تمام گھر نور سے معمور ہوگیا اوسکی روشنی سے چھ
چیزین بہت عجیب نظر آئین ایک تو یہ کہ پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ
کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا یا رب امتی امتی دوسرے یہ کہ زبان فصیح اور عبارت صحیح
سے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ تیسرے نور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چراغ پر غالب تھا چوتھے مین نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہلاؤن غیب سے آواز آئی اے صفیہ تو تکلیف نکر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو ہمنے ستھرا اور پاک بھیجا ہے پانچوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ
اور ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے چھٹے شانہ مبارک پر مہر نبوت ستارہ صبح سے روشن دیکھی اسمین
بخط نور لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آمنہ خاتون روایت کرتی ہین کہ ولادت کے
وقت تین شخص غیب سے نمودار ہوئے اونکے رخسارے مثل آفتاب کے چمکتے تھے ایک صراحی
نقرئی دوسرا طشت زمردین تیسرا حریر سفید ہاتھ مین لیے تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
طشت مین بٹھلا کے سات بار نہلایا اور وہ حریر سفید پہنایا اور چشم نرگسین کو بوسہ دیکر کہا
بشارت ہو تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمہین علم اولین و آخرین اور کمالات ظاہری
و باطنی اور مفاتیح نصرت و عظمت اور رتبہ شجاعت و ہیبت عنایت ہوا روایت ہے
کہ وقت ولادت کے عبد المطلب کعبہ شریف مین تھے یکبیک خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم
مین سجدہ کیا اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ اکبر
خدا تعالی نے آج مجھے بتون کی نجاست سے پاک کیا اور ہبل نامے ایک بت کہ اور بتون سے

وس جناب کی غلامی مین سرافراز ہین اور جان و مال اپنا اوسکی راہ مین نثار کرتے ہین اگر
قیامت کے دن عذاب دوزخ سے نجات پاوین تو کیا بعید ہی بعد ثوبیہ کے حلیمہ سعدیہ
نے دودھ پلایا تفصیل اسکی بیان کی یہہ ہی کہ اون ایام مین اہل مکہ بعضے بسبب شوکت
و عظمت کے اور بعضے فساد آب و ہوا کے خوف سے اپنے اپنے لڑکون کو دائیون کے
سپرد کر دیتے تھے نا اطراف و جوانب اور قصبات اور قریات مین لیجا کے پرورش
کرین حلیمہ سے روایت ہی کا اوس سال قحط عظیم ہوا چنانچہ سبزہ صحرا مین اور شیر
پستانون مین باقی نہ ہا باغون مین درخت خشک ہو گئے اکثر اوقات صرف برگ
و گیاہ سے روزہ افطار کرتے اور تین تین دن تک دانہ میسر نہوتا تھا ایکبار مجھے
تین شبانہ روز کھانا میسر نہوا شدت گرسنگی سے طاقت طاق ہو گئی ناگہان
اوسی وقت ور روزہ مین مبتلا ہوئی نہین جانتی خواب تھا یا ضعف کے سبب سے حالت
غشی تھی اوسی غفلت مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک شخص دودھ کے دریا مین بار بار غوطہ
دیتا ہی اور کہتا ہی کہ جس قدر پی سکتی ہی خوب آسودہ ہو کے پی تا کہ تیرے دودھ مین
برکت بے اندازہ ہو کہ اسی شیر کی بدولت عزت ابدی اور سعادت سرمدی تجھے
حاصل ہوئی ہی مین نے دودھ بہت آسودہ ہو کے پیا اور جس قدر پیتی تھی وہ شخص
اور زیادہ مبالغہ کرتا تھا بعد اسکے کہا اے حلیمہ تو جانتی ہی کہ مین کون ہون مین وہ حمد
اور شکر ہون کہ تو محنت اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تھی اب بعلجات شکر کی حلاوت چکھا
اور نتیجہ اس شکر کا یہہ ہی کہ اوس سرزمین سے ایک نور ساطع اور ضیاے لامع اپنے ساتھ لا

علیٰ نبیک خیر الخلق کلھم	شعر	یارب صلّ وسلّم دائماً ابداً
برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام		بھیج ای رب ہمیشہ درود و سلام

روایت ہی کہ جب سیّدِ عالم نے اپنے نورِ عرش افروز سے فرشِ زمین کو منوّر فرمایا منادیِ غیب ندا کرتا تھا کہ ای خلائق محمّد بن عبد اللہ رونق افروز اس جہان کے ہوئے بہترینِ خلائق وہ ہی کہ جو آپکو دودھ پلاوے زہے سعادت اور نصیب اوسکے کہ یہ دولت ابدی پاوے چنانچہ جن اور انس واسطے حصول اس دولتِ سعادت کے باہم نزاع کرنے لگے غیب سے آواز آئی کہ اسواسطے ہرگز نہ لڑو اللہ تعالیٰ نے یہ دولت بابرکت حلیمہ سعدیہ کو عنایت فرمائی بالاتفاق ثابت ہی کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سات دن دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا نوش فرمایا بعد اوسکے ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ لونڈی ابولہب کی تھی کہ اوسنے مژدہ ولادت شریف کا ابولہب کو پہونچایا تھا ابولہب نے بسبب خوشی میلاد شریف کے اوسے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مین نے ایک رات ابولہب کو بعد موت کے خواب مین دیکھا اور حال پوچھا اوسنے کہا جسدن سے گلستانِ حیات پامالِ صرصرِ ممات ہوا انواع انواع عذاب و عقوبت مین گرفتار ہون لیکن دوشنبہ کے دن بدولتِ خوشی میلاد شریف کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہی عاشقانِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہشیار ہوجانیکا مقام ہی کہ ابولہب سا کافر جسکی مذمت کلام اللہ مین وارد ہی خوشی میلاد شریف کا ثمرہ تخفیف عذاب پاوے خوشحال اون مسلمانون کا کہ دل و جان

ابھی جا اور اوس دریتیم دریاے سعادت کو جلد لے آ میں داکوئی اور لیجاے اور تو تو نہین مایوس پھر آ گئے میرے خواہرزادہ نے کہا کہ زنانِ بنی سعد اہل مال کے اطفال سے مشغول ہوئین اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی ہی کہ افلاس مین خبرگیری اوسکی اور بھی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہوئے یہ بات سنتے ہی میرا بدن ہیبت سے تھرا گیا مین نے کہا اگرچہ لڑکا بن باپ کا ہی لیکن عبد المطلب سا سردار قریش اوسکا دادا ہی اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب جانتی ہون حاصل کلام یہ کہ مین عبد المطلب کے ساتھ گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت خواب استراحت مین تھے وہ جمال ستودہ خصال دیکھتے ہی شیر میری پستان سے بے اختیار جاری ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا آپ نے آنکھین کھولین اور مجھے دیکھ کے تبسم فرمایا اوس تبسم مین ایک ملاحت دیکھی کہ تمام عمر کسی صاحب جمال مین وہ ملاحت دلنشین نہ دیکھی تھی آمنہ نے اوس گوہر درج یکتائی اختر برج دلربائی کو میری گود مین دیا مین اوس بحر ناپیدا کنار عظمت سراپا خیر و برکت کو آغوش مین لیکر مقام فرودگاہ مین آئی اور صبح کو قافلہ کے ساتھ وطن کی طرف روانہ ہوئی

یارب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلهم
بھیج اے رب مرے درود و سلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

حلیمہ سعدیہ سے **روایت** ہی کہ ہنگام مراجعت اثناے راہ مین جو کچھ عجائب معجزات اور غرائب واقعات مشاہدہ ہوئے بیان اوسکا اندازۂ طاقت بشری سے خارج ہی ازانجملہ ایک یہ ہی کہ یا تو میرا دراز گوش چل ہی نہ سکتا تھا یا ایسا تیز رفتار سبک خرام ہوا

الغرض قافلہ مکہ کی طرف روانہ ہوا مین بھی اپنے شوہر کے ساتھ چلی اثنا ے راہ مین
غیب سے آواز آئی کہ اس سال حق تعالی نے بدولت ولادت ایک فرزند کے کہ قریش مین پیدا
ہوا ہی تمام عورتون پر لڑکیونکا پیدا کرنا حرام کیا ہی زنان بنی سعد دوڑو اور اوس دریتیم
بحر عظمت کو لو نیک نصیب اوس عورت کے کہ اوس دولت بابرکت سے مشرف ہو زنان بنی سعد
یہ مژدہ سنتے ہی بتعجیل تمام مکہ کو چلین اور میرا دراز گوش بسبب ضعف لاغری کے ایک قدم
چل نہین سکتا تھا ناچار ایک منزل مین مقام کیا وہان خواب دیکھا کہ ایک درخت سبز میوہ دار
میرے سر پر سایہ کیے ہوئے ہی اور تمام زنان بنی سعد میرے گرداگرد جمع ہین اوس درخت سے
ایک خرما تر میرے دامن مین گرا مین نے وہ خرما کھایا ایک مدت تک اوسکا مزہ
زبان پر رہا قصہ کوتاہ دوشنبہ کے دن مکہ مین پہونچی قافلہ پہلے ہی پہونچا تھا تمام عورات
سب دولتمندون کے لڑکون کو لیکر چلی گئی تھین مین اپنی تاخیر سے بہت شرمسار
اور مایوسی سے نہایت ناچار ہو کر جستجو کرتی تھی کوئی لڑکا میسر ہوتا تھا ناگاہ ایک
شخص کہ آثار عظمت اور شرافت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھے سامنے آیا اور کہا کوئی عورت
اس قافلہ مین باقی بھی ہی جسکو کوئی لڑکا میسر ہوا ہو مین نے اوس سے نام پوچھا کہا مین عبد المطلب
بن ہاشم سردار قریش ہون ای حلیمہ میرے گھر مین ایک لڑکا ہی یتیم بے پدر محمد نام
ہر چند زنان بنی سعد سے مین اصرار کرتا ہون کوئی اوسکو بسبب یتیمی کے قبول نہین کرتی
اور سب یہی کہتی ہین کہ طفل بے پدر سے فلاح اور بہبودگی کی توقع رکھنا عبث ہی اب تم
کیا کہتی ہو مین نے اپنے شوہر سے مشورہ پوچھا اوسنے کہا بے تامل بے دریغ

چوتھے مہینے ہاتھ دیوار پر رکھکے چلنے لگے پانچوین مہینے طاقت خرام چھٹے مہینے قوت تیز رفتاری ساتوین مہینے دوڑنے کی قدرت حاصل ہوئی آٹھوین مہینے استعداد گفتار پائی نوین مہینے گفتگو بفصاحت تمام فرمانے لگے جب دس مہینے گذرے تیر اندازی مین اطفال کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے جب دوسرے برس مین قدم رکھا مین شباب معلوم ہوتا تھا حلیمہ سعدیہ سے روایت ہی کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہی بات نکلی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین اور جب کلام فرمانے لگے کوئی چیز بدون بسم اللہ کے ہاتھ مین نہ لیتے تھے اور کبھی مثل اطفال کے بستر پر بول وغایط کا اتفاق نہوا مگر ایک وقت معمول مقرر تھا پھر اوس بستر کے دھونیکی کچھ حاجت نتھی غیب سے خود بخود اوسکی شست وشو ہو جاتی تھی اور کبھی ستر

عورت ظاہر نہوتا بیت	برہنہ نہوتا بدن آپ کا	جو ہوتا تو دیتے فرشتے چھپا

اور کسی وقت اطفال کے ساتھ لہو ولعب مین مصروف نہوتے اور فرماتے کہ حق تعالی نے ہمین کھیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا ہر روز ایک نور مثل نور آفتاب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور پھر غائب ہو جاتا تھا ایک رات ماہ آسمان سے باتین کرتے تھے آپ جس طرف کو اشارہ فرماتے ماہ اوسی طرف پھر جاتا تھا روایت ہی کہ ایک دن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس روز آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تشریف لیگئے آپ چالیس دن کے تھے اور ماہ آسمان سے باتین کرتے تھے فرمایا ہی عم فی الحقیقۃ مادر مشفقہ نے میرا ہاتھ مضبوط باندھا تھا اوسکی اذیت سے مجھے رونا آتا تھا

کہ کوئی دراز گوش اوسکی گرد کو بھی نہ پہونچتا تھا اور واقعہ عجیب تو یہ ہی کہ مکے سے نکلتے ہی دراز گوش نے نہایت خوشی سے کعبہ کی طرف متوجہ ہوکے تین بار سجدہ کیا اور کہا واللہ میری شان عظیم ہی مجھے زندگی اور قوت از سر نو حاصل ہوئی ای زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجھپر کون سوار ہی اور مین کسکا مرکب ہون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاصہ آفرینش ہی ہجدہ ہزار عالم میرا راکب ہی اور جس مقام مین گذر ہوتا اطراف اور جوانب سے یہی آواز آتی کہ ای حلیمہ آخر غنی اور بزرگترین زنان بنی سعد ہوئی تو اور جس منزل مین اتفاق ٹھہرنے کا ہوا اللہ تعالی نے اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کر دیا حلیمہ کہتی ہین کہ اوس وقت بھی عدل موافق راے عدالت غرا سے موافق تھا یعنی سواے پستان راست کے کبھی پستان چپ سے دودھ نہ پیا اور پستان چپ ہمیشہ اپنے شریک یعنی میرے فرزند کو مرحمت کی اور میرا فرزند بھی کسی وقت پستان راست کی طرف بپاس ادب مائل نہوتا ہرگاہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پینے سے فارغ ہوتے تھے مین چاہتی کہ لبہاے مبارک کو پاک کرون غیب سے خود بخود پاک ہو جاتے تھے

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	شعر	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ
بھیج ای رب مرے درود وسلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

روایت ہی کہ جس قدر بالیدگی اور اطفال کو ایک برس مین ہوتی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن مین ہوتی جب دو مہینے گذرے ایسا اور اشارہ فرمانے لگے تیسرے مہینے اوٹھکے اپنے پاؤن سے کھڑے ہوئے

مائل بسرخی جادو نگاہی سے نہایت دلفریب اکحل العینین سیاہی چشم ملاحت حسن
مین سرشار غارتگر صبر و شکیب مژگان سیاہ بغیر سرمہ خود بخود سرمگین نگاہ کثرت حیا سے
اکثر مائل بزمین اور روبرو و پشت سے یکسان دیکھتے تھے چنانچہ فرماتے تھے کہ مین دیکھتا ہون
وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو تم اور سنتا ہون وہ بات جو نہین سنتے ہو تم پیوستہ ابرو و باریک
خمدار بینی شریف بلند پر انوار لبہاے مبارک نہایت احسن دہان مقدس بغایت لطافت
و مستحسن کشادہ دندان مثل لآلی بے بہا درخشان حتی کہ تبسم کے وقت تمام در و دیوار
عکس نور سے روشن ہو جاتے تھے اور خالق یکتا نے کسی بشر کو اوس جناب سے زیادہ فصیح
بیان اور خوش آواز نہ پیدا کیا سر شریف بزرگ مائل بحدِ اعتدال مخزن فضل و کمال موے مبارک
نہ چندان نرم و فروہشتہ نہ چندان سخت و پیچیدہ درازی گیسوے معنبر کی گاہے تا نرمۂ گوش گاہے
تا بدوش لحیۂ مقدس تا سینۂ معلّی گردن مبارک برنگ نقرۂ مصفّا بغل اور شانہ اور بازو درجۂ
اعتدال مین نرم پشت اور شکم صاف مثل سیم سادہ بے مو مگر ایک خط مو باریک سینہ سے
ناف تک ہویدا درمیان دونون شانون کے خاتم نبوّت ختم رسالت پر دلیل روشن کون
اور صفا مین غیرت ید بیضا دست حق پرست حریر و دیبا سے نرم تر اور بوے بدن مشک
سے زیادہ معنبر قدم مبارک کبھی خاک راہ سے آلودہ نہوا قامت زیبا نہال باغ قدس
سرو چمنستان انس موزون بدرجۂ اعتدال نہ چندان کوتاہ نہ چندان دراز تھا رنگ رخسار ملاحت
آثار گندم گون یعنی نہ بہت سفید نہ بہت سرخ درجۂ اعتدال مین نہایت معطر عنبرین عرق
فضلات مطہّر جس کوچہ سے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم گذر فرماتے تھے وہ کوچہ تیرہ رنگ

ماہ نے عرض کیا کہ اگر ایک قطرہ آپکے اشک کا زمین پر گریگا تا قیامت زمین پر سبزہ نہوگا مین نے بسبب محبت اپنی امت کے سکوت کیا ماہ مجھے باتون مین مصروف کرتا تھا اور رونے سے باز رکھے عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو یہ باتین کیونکر معلوم ہوئین آپ اوس ایام مین چہل روزہ تھے فرمایا ای عباس قلم لوح محفوظ پر چلتا تھا اور مین آواز سنتا تھا حالانکہ مین رحم مادر مین تھا اور آفتاب و ماہ عرش کے نزدیک خدا کو سجدہ کرتے تھے مین اونکے سجدہ کی آواز سنتا تھا اور رحم مادر مین تھا ام ایمن حضرت کی کھلائی کہتی ہین کہ ایام طفولیت مین مین نے کبھی آپکو بھوک پیاس کا شاکی نپایا اکثر اوقات صبح سے چاہ زمزم پر تشریف لیجاتے تھے اور پانی پر اکتفا فرماتے

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج ای رب مرے درود وسلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

حلیہ شریف سبحان اللہ ایسا آفتاب عالمتاب رشک سے جسکے عالم ظہور مین جلوہ گر ہوا کہ جسکے جمال سراپا کمال اور حسن صوری و معنوی پر خود صانع ازل اپنے تئین عاشق بیان فرماتا ہی چہرے نیا آئینہ تجلیات خدا آفتاب پرضیا قمر سراپا صفا یعنی وہ چہرہ نورانی لطافت مین مثل آئینہ کے مظہر انوار سبحانی اور صباحت مین غیرت خورشید درخشان اور ملاحت مین شکل ماہ تابان تھا پیشانی انور بعینہ شقہ قمر یعنی نصف ماہ کی طرح منور تھی لکھا ہے رخسار مبارک او بھرا نہ چندان پر گوشت نہ چندان نحیف و نزار دندان قیمتی مثل گوہر کے قمر مستدیر اشکل العینین اشہل العینین یعنی سفیدی آنکھ کی

آب رحمت سے دھویا اور آلایش دنیوی سے پاک کر کے نور سے معمور کر دیا پھر میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا کہ شگاف سینہ بدستور التیام پذیر ہو گیا حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر لائی ہر چند مفارقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسے سخت ناگوار تھی لیکن بمقتضائے مصلحت وقت آپکو مکہ معظمہ مین عبد المطلب کے پاس پہونچایا درد فراق سے روتی اور بکمال اشتیاق سے یہ کہتی ہے

اے دل آرا چو جان شیرینی	بے تو تلخ است زندگانی من	غم و اندوہ و محنت آمد ورفت
طرب و عیش و کامرانی من	روز وصلم شب جدائی گشت	شام شد صبح شادمانی من

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج اے رب مرے درود و سلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

جب محبوب رب العالمین خلاصۂ آسمان و زمین نے پانچ برس سے ترقی فرمائی چھٹے برس آمنہ خاتون حضرت کی والدہ نے اس جہان سے انتقال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر کہ صغارت سن مین بے پدر اور بے مادر ہو گئے جن و بشر نے نوحہ و زاری شروع کیا غیب سے ندا ہوئی کہ اس در یتیم دریائے محبوبیت کا خدائے کریم حافظ حقیقی ہے ساتوین برس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پانی برسا قحط عظیم رفع ہوا روایت ہے کہ عبد المطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی و بیکسی پر کہ خورد سالی مین ماں باپ سے باقی رہے لحاظ کر کے بہت غمخواری اور پاسداری کرتے تھے جب عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی عبد المطلب کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی دریافت کیا کہ اب ایام اپنی موت کے قریب آگئے ابو طالب وغیرہ سے کہا کہ اگرچہ موت سب کے واسطے ہے لیکن مجھے اس فرزند ہشت سالہ کی یتیمی پر کہ ابھی صغیر

آپکی خوشبو سے معطر رہتا بلکہ جس کوچہ سے حضرت تشریف لیجاتے تھے متلاشی کو کچھ حاجت کسی سے پوچھنے کی نتھی خوشبو کی علامت سے دریافت ہو جاتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اودھر سے رونق افروز ہوئے ہین اوی لکھتا ہی کہ اب تک در و دیوار مدینہ طیبہ سے وہی خوشبو آتی ہی لیکن دماغ محبت او رشام ارادت چاہیے کہ اوس روایح روح پرور سے فیضیاب ہو

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج ای رب مرے درود و سلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

روایت ہی کہ جب سن خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تین برس کو پہونچا ایک دن حلیمہ سے پوچھا کہ ای مادر کیا سبب ہی کہ آج بھائیون کو گھر مین نہین پاتا اوسنے کہا ای فرزندون کو بکریان چراتے ہین اور رات کو گھر مین آتے ہین آپ بہت روئے اور فرمایا کہ کیا مین اون سے بھی کمتر ہون کہ تو مجھے اس کام کو نہین بھیجتی حلیمہ نے ہر چند عذر کیا پذیرا نفرمایا صبح کو برادران رضاعی کے ساتھ چراگاہ مین تشریف لیگئے پھر تو یہی عادت ہر روز مقرر ہوئی یہانتک کہ دو مہینے اسی طرح گذرے ایک دن بیٹا حلیمہ کا روتا ہوا آیا کہ ای مادر جلد خبر لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام ہوا دو مرد سبز پوش آسمان پر سے اوترے اور انکو زمین سے اوٹھا کے پہاڑ پر لیگئے چھری سے شکم چاک کر ڈالا اب خدا جانے اونکا کیا حال ہوگا حلیمہ یہ حال سنتے ہی گریان اور لرزان وہان گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے رونے لگی اور احوال پوچھا فرمایا ای مادر مشفقہ کچھ خوف نکر دو شخص آسمان سے آئے اور مجھے پہاڑ پر لیجا کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میرے دل کو

واجب ہی الغرض ابوطالب متکفل پرورش کے ہوئے اور جس قدر رفاہیت اور خیر و برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم سے ابوطالب کو نصیب ہوئی اوسکے بیان کو ایک دفتر چاہیے

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج ای رب مرے درود وسلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

اسی طرح روز بروز بلکہ ساعت بساعت مدارج محبوبیت کی ترقی کرتے رہے اور سال بسال انواع عجائب اور غرائب معجزات اور منزلات بابرکات عالم ظہور مین آئے پچیسوین برس حضرت خدیجہ کبریٰ رض شرف نکاح سے مشرف ہوئین جب ستارہ نبوت کا قریب طلوع کے پہونچا جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحیح خواب دیکھنے لگے بیشتر اوقات غار حرا مین تشریف لیجاکے رات دن عبادت مین مشغول رہتے جس درخت اور پتھر کی طرف گذر ہوتا آواز آتی تھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اکتالیسوین برس آٹھوین تاریخ ماہ ربیع الاول دوشنبہ کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نے غار حرا مین اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑھایا اور بارگاہ احدیت سے اوس آفتاب محبوبیت کو تاج رسالت اور خلعت نبوت کا عنایت ہوا عورات سے پہلے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رض اور شیوخ سے پہلے حضرت صدیق اکبر رض اور لڑکون سے پہلے حضرت علی رض اور عباد سے پہلے حضرت بلال رض اور موالی سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رض دولت ایمان سے فیضیاب ہوئے بعد اوسکے حضرت عثمان رض بن عفان اور زبیر اور عبد الرحمان رض

اور یتیم بے مادر و پدر ہی سخت حسرت اور تاسف ہی کاش عمر میری اسکی تربیت تک وفا
کرتی تو اپنے سامنے خاطر خواہ تربیت اور پرورش کرتا اب تم مین سے کون اسکی پرداخت کا
متکفل ہو سکتا ہی ابولہب نے کہا مین بجان و دل حاضر ہون جواب پایا کہ تو دولت و مال البتہ
بہت رکھتا ہی لیکن سنگدل اور بیرحم ہی فرزندان یتیم اکثر مجروح دل شکستہ خاطر
نازک مزاج ہوتے ہین تھوڑے سے رنج کا تحمل نہین کر سکتے شاید تجھسے کبھی بات مین
خاطر نازک اس یتیم کی آزردہ ہو جاے بعدہ حمزہ نے مثل ابولہب کے التماس کیا جواب پایا
کہ تو کوئی فرزند نہین رکھتا اس یتیم کے درد سے کیونکر خبردار ہوگا پھر عباس نے کہا
اگر مین اس خدمت کا سزاوار ہون تو بشرط خدمت کی بجا لاؤن کہا تو عیال و اطفال بہت
رکھتا ہی اپنے لڑکون کے ہوتے یتیم بے پدر کو کب یاد رکھیگا تب ابوطالب نے کہا کہ
مین ہر چند مال اور سرمایہ کچھ نہین رکھتا ہون لیکن اگر مجھے لائق اس خدمت کا جانو تو
بدل و جان حاضر ہون کہا البتہ تو قابل اس کام کے ہی لیکن مین اس بات مین محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کرتا ہون تم مین سے جسکو چاہے اختیار کرے بعد اسکے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا اے فرزند یتیم لعل درخشندہ کلیم داغ تیری
یتیمی اور بیکسی کا اس جہان سے لیجاتا ہون ابولہب اور ابوطالب وغیرہ سب تیرے متکفل
ہوتے ہین تو انمین سے جسکو چاہے اختیار کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے زانو پہ
جا بیٹھے تب عبد المطلب روئے اور کہا اے ابوطالب اس فرزند دلبند نے تربیت پدر کی
لذت پائی نہ شفقت مادر کی حلاوت اوٹھائی غمخواری اور دلداری اس یتیم کی بہر حال تجھپر

ورکوئی پرندہ سر مبارک سے نگذرتا اور نہ بیٹھی کبھی مکھی بدن مبارک پر معجزہ شق القمر کا اور گواہی سوسمار کے مرے کی آپکی رسالت پر اور کلمہ پڑھنا سنگریزون کا اور شہادت دینا سوسمار کا اور نکلنا اوس زمین بال کا پتھر سے اور معجزات صوری اور معنوی اور خصائل ظاہری اور باطنی اس قدر مشتہر اور زبان زد ہر صغیر و کبیر ہین کہ کچھ حاجت شرح و بیان کی نہین

عَلٰی نَبِیِّكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِم	شعر	یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا	
برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام		بھیج ای رب مرے درود و سلام	

بیان معراج ای گدایان احمدی و طالبان محمدی افضلترین مقامات اور بزرگترین حالات واقعہ معراج شریف ہے جاننا چاہیے کہ بارھوین برس سال نبوت سے حضرت صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کو رتبہ معراج کا عنایت ہوا اور مفسرین اور ارباب تواریخ نے اس مقام مین لطائف عجیبہ اور بہت نکات غریبہ لکھے ہین **اول** یہ ہے کہ جناب باری عز اسمہ نے وقوع واقعہ معراج مین حکمت یہ رکھی ہے کہ تخلیق آدم کے وقت ملائکہ ملاء اعلی اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا کے اعتراض سے اظہار اپنے استغفار کا کرتے تھے جناب احدیت جَلَّ شَانُهٗ نے جواب فرمایا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یہ اشارہ ہے حضرت صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے وجود باجود سے یعنے تم اولاد آدم کو مفسد اور تباہ کار ٹھہراتے ہو اور ہمارے پیش نظر اوسکا فرزند ارجمند حبیب اکرم رسول معظم مقصود آفرینش ہیجدہ ہزار عالم ہے اگر آفرینش اوس محبوب کی مجھے منظور نہوتی نہ پیدا کرتا مین زمین اور آسمان کو جب آوازہ محبوبیت سرور کائنات خلاصہ موجودات کا عرصہ گاہ ملکوت مین

ابن عوف وغیرہم ایمان لائے رضوان اللہ علیہم اجمعین

یا رب صل وسلم دائما ابدا شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج اے رب مرے درود وسلام	برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

بیان معجزات شرح اون معجزات بابرکات کی کہ اوس جناب مستطاب سے ظاہر ہوئے اگر خطوط امواج قلم اور آب بحار مداد او صحن آسمان صفحہ قرطاس ہو امکان نہیں کہ عشر عشیر بلکہ ہزارم حصہ بھی کسی سے بیان ہو سکے ادنی یہ ہے کہ بہنگام رفتار ابر آسمان سر مبارک پر سایہ کرتا اور سایہ جسم مقدس کا زمین پر نہ پڑتا ظاہر ہے کہ ہرگاہ ذات بابرکات پر تو نور رب العلمین ہووے پس سایہ کا سایہ منعکس نہیں ہو سکتا اور فی الحقیقۃ وہ جمال جہان آرا آئینہ قدرت میں عکس نور احدیت تھا پس عکس کا عکس محال ہے

ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کہین	یہ تھی رمز جو اوسکے سایہ تھا	محمد کے مانند جگ مین نہین
نہ ہونیکا سایہ کے تھا یہ سبب	ہوا صرف پوشش مین کعبے کے	کہ رنگ وہی وان سمایا تھا
سمجھ سایہ نور کحل البصر	سمجھونے لیا پتلیون پر اوٹھا	جہان تک کہ تھے یان کے اہل نظر
سیاہی کا پتلی کے ہے سبب	وہی سایہ آنکھون میں پھرتا ہے اب	زمین پر نہ سایہ کو گرنے دیا
		عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیان ایک لطیفہ عاشقانہ مطابق پسند صوفیان صافی مزاج کے اور بھی خیال مین گذرتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے تئین عاشق اوس جناب محبوبیت مآب کا بیان فرمایا اور تشنق ہمراہی اپنے معشوق کی سایہ کے ساتھ گوارا نہیں کرتا شعر

باسایہ ترا نمی پسندم	عشق ست وہزار بدگمانی

رحمۃ للعالمین یا رسول | کن برائے مغفرت سعی قبول | الغرض جبرئیل علیہ السلام

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجلی گاہ کی طرف لیگئے اور امت عاصی کے ایک ایک اعمال سے مطلع کیا اس قدر عصیان اور گناہ ملاحظہ فرمائے کہ حد شمار سے باہر ہی جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر ملول و سینہ مجروح یہ فرماتے ہوئے اشک ریزان ایک غار تیرہ و تار میں تشریف لیجا کے تین شبانہ روز سر بسجود ہو کر مناجات فرماتے ہیں **نظم**

زار می‌نالید و می‌گفت ای الہ | تا ببخشی امتانم را گناہ | من نہ بردارم سر خود از زمین
تا بروز حشر باشم این چنین | این چنین میگفت و مینالید زار | با دل پر درد و چشم اشکبار
بر در آمد ای خدائے ذو الجلال | بندہ افسردہ دل آشفتہ حال | بر در آمد ای خدائے مصطفیٰ
بندہ تو با ہزاران التجا | بر در آمد بندہ بے اختیار | با دل پر درد و چشم اشکبار
بر در آمد مصطفیٰ زاری کنان | معذرت خواہ گناہ امتان | بر در آمد ای گدائے کوئے تو
ای عنان خلق در قابوئے تو

وہاں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا اور یہاں اصحاب کبار اور باقی خدمتگزار کہ اوس شمع جمال احدیت پر پروانہ وار شیفتہ اور نثار تھے واسطے تلاش اوس شفیع محشر کے ایک جنگل کو نکل گئے تو کیا دیکھتے ہیں **نظم**

اندران وحشت سرا پر شور | ناگہان دیدند چوپانے نزدو | جملہ افتادند بر پائے شبان
تا نشانی گوید از شاہ جہان | کاے شبان حال شبان با بگو | خاک بر سر ریختیم از جستجو

تو چرواہا کیا جواب دیتا ہے

گفت چوپان مر ورا علمم نیست
بل محمد را ندانم کیست | این قدر دانم کہ اندر تیرہ غار | زار می نالد کسی لیل و نہار

بلند ہوا تمام ملائک مشتاق زیارت کے ہوئے حضرت احدیت میں دعاؤنکی قبول ہوئی
کہ شب معراج کو دولت ملازمت سے مشرف ہوئے تا کہ سبب ایجاد آدم بلکہ وجہ تکوین ہیجدہ ہزار
عالم کی دریافت کریں **دوسری حکمت** یہ ہی کہ خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
حبیب تھے اور حبیب کو چاہیے کہ تمامی مخزونات عالم سے مطلع ہووے ہر گاہ دفائن
تمام روے زمین اور سلطنت مشارق او مغارب دنیا کی عنایت ہو چکی حضرت کو آسمان پر
بلاکے خلقت تقرب اور رتبہ اختصاص کا مرحمت ہو کر کلید بہشت و دوزخ کی سپرد ہوئی
تا رتبہ محبوبیت کا ہر خاص و عام پر ظاہر ہو جاوے اور کوئی مرتبہ تقرب کا باقی نہ رہے **تیسری
حکمت** یہ ہی کہ قبل نزول **وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ** کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کبھی نماز میں مشغول رہتے اور کبھی خواب استراحت فرماتے ایک رات باسباب ظاہر
خواب میں تھے ناگہان جبرئیل امین آئے اور کہا اے حبیب خدا حق تعالی بعد سلام کے
فرماتا ہی کہ ہمنے آپکو بندگان گنہگار کی شفاعت اور عذر خواہی کے لیئے بھیجا ہے نہ خواب
استراحت کے واسطے ذرا اونکی طرف تشریف لیجائیے اور اعمال اپنی امت کے
ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہو کہ وقت بیداری کا ہی یا مقام خواب **نظم**

ای محمد خواب تو زیبنده نیست
تا شوی پشت و پناه امتان
گر بود طبع ترا میلان خواب
ای محمد شافع امت توئی

هر که در خدمت نباشد بنده نیست
گر تو پروا زنی به خواب نیم شب
از من آید امتانت را عذاب
تو برای زهد و طاعت رفته

من فرستادم ترا از بهر آن
کردم اینک امتانت را نصیب
ای محمد آیهٔ رحمت توئی
نه برای خواب راحت رفته

کسیکی التجا قبول ہی نہین ہوتی تب ناچار ہو کر جناب سیدۃ النسا رضی کو بلایا چنانچہ وہ تشریف لائین اور پدر بزرگوار کا یہ حال دیکھکر نہایت بیقراری و آہ و زاری سے عرض کرنے لگین نظم

عرض کرنے لگین نظم	ای رخت را ماہ تابان بندہ	وی بپشت مہر افگندہ
ای فروغ نور یزدان ورنقے	وی بہار باغ رضوان کو برقے	ای پدر ہستی چہ اندوہگین
ای پدر پروا بسر را از زمین	ای پدر جانم فدا نام تو	ای پدر روح روانم رام تو

بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان آپ ذرا سجدہ سے سر تو اوٹھائیے اور مجھ بیچاری کو اپنا جمال جہان آرا دکھائیے آپ امت عاصی کا تو کچھ غم نفرمائیے قیامت کے روز آپکی امت کے اعمال کو میزان مین حسن رضی کا جامہ زہر آلود اور حسین رضی کا پیراہن آغشتہ بخون کفایت کریگا مقام غور ہی کہ جس قدر پاسداری اور غمخواری ہم سیہ کارونکی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور تھی ویسی طرح صاحبزادی کو بھی غمخواری ہم سب کی ملحوظ خاطر تھی روایت ہی کہ جب جناب احدیت جل شانہ نے نکاح حضرت سیدہ معصومہ کا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ عرش پر باندھا حضرت جبرئیل علیہ السلام مبارکبادی کو آئے حضرت سیدہ نے عرض کیا کہ بابا جان سب کی بیٹیون کے دنیا مین جواہرات اور درم و دینار مہر مقرر ہوتے ہین اگر میرا بھی مہر یہی قرار پایا تو مجھمین اور اونمین کیا فرق رہا آپ نے فرمایا کہ ای جان پدر فاطمہ رض کیا چاہتی ہی عرض کیا بابا جان مجکو یہ تمنا ہی کہ میرا مہر شفاعت گنہگاران امت قرار پاوے یہ سنتے ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آبدیدہ ہوئے اور نہایت

سیکنند با گریہ ہر ساعتے	نالہ یا امتے یا امتے	جانور از نالہ او خستہ اند
از چرا کردن ہمہ پا بستہ اند		

یعنی اوس میدان مین دور سے ایک چرواہا نظر آیا اوسکے سب اوس چرواہے کے پاؤن پر گرے اور کہنے لگے کہ ای چرواہے کچھ ہمارے بھی چرواہے کی خبر رکھتا ہی کہ نام پاک اونکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ ہم سب ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے حیران و پریشان ہو گئے ہین چرواہے نے کہا کہ مجکو تو یہ نہین معلوم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین لیکن اتنا جانتا ہون کہ ایک غار تیرہ و تار مین ایک شخص رات دن زار زار روتا ہی اور صدا یا امتی یا امتی کی ہمیشہ اوسکے منہہ سے نکلتی ہی اور اوسکے نالہ و گریہ سے جانور جنگل کے عاجز اور پریشان ہین یہانتک کہ چرائی سے باز رہے ہین پس یہ سنتے ہی سب کے سب اوس غار تیرہ و تار کی طرف بے اختیار دوڑے اور جا کر دیکھا کہ حضرت سیّد ابرار رسول پروردگار سر برہنہ زمین پر سر بسجود ہین اور بے اختیار آنکھون سے متصل آنسو بہاتے ہین یہانتک کہ محاسنِ شریف تمام آنسوؤن سے تر بتر ہی پہلے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ سجدے سے سر اوٹھائیے اور للہ ہم ہجرت زدون کو اپنا جمالِ جہان آرا دکھائیے اور ہمنے جس قدر عبادت اور ریاضت کی ہی سب آپکی امت عاصی کو بخشی فرمایا کہ یارو یہ بات محمد کے درد دل کیواسطے دوا نہین ہو سکتی ہی بعد اسکے حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کچھ عرض کیا اور ویسا ہی جواب پایا جب دیکھا کہ

یہ بات تو محمدؐ کے درد دل کیواسطے دوا نہین ہوسکتی جب دیکھا کہ پدر کے حضور مین کوئی
التجا قبول ہی نہین ہوتی تب تو تنگ سر ہو کے خداوند تعالی کے حضور مین مناجات فرمانے لگین
کہ خداوندا میرے باپ کی امت عاصی کے گناہون سے درگذر اور سبکو بخشدے نظم
پس ندا آمد ز یزدان کای رسول * من دعای فاطمہؓ کردم قبول * گر طلب کردی زمین و آسمان
جملہ می بخشیدمش ور یافتیان * لیکن واسطے حصول مدعا کے آپکی ریاضت اور شب بیداری
شرط ہے اگر سوم حصہ مغفرت امت کی منظور ہو تو سوم حصہ شب اور اگر نصف امت کی
بخشایش چاہو تو آدھی رات اور جو حصہ امت کی آمرزش مطلوب ہو تو وہ حصہ شب
اگر تمام امت کی نجات مرکوز ہو تو تمام رات بیداری اور عبادت کیجیے چونکہ رحمۃ للعالمین
کو تمام امت کی مغفرت منظور تھی بیداری تمام شب کی اختیار فرمائی دن رات
امت عاصی کا غم کرتے نہ شب کو چین نہ دن کو آرام تھا تمام رات دو دو رکعت نماز مین
صبح کر دیتے تھے حتی کہ پاے مبارک ورم کر گئے حاملان عرش معلی اور مقربان ملاء اعلی کا
اوس جناب کی ریاضت اور مشقت دیکھکے دل دکھ گیا شور فریاد و زاری کا عرش
اعظم تک پہونچا یا کہ یا الہ العالمین کیا رنج و مشقت ہے کہ تیرا محبوب اپنی امت عاصی کے
واسطے اختیار کرتا ہے یکبارگی دریاے رحمت ایزدی موج زن ہوا اور سورہ طٰہٰ واسطے
تسکین خاطر اوس شفیع امت کے نازل ہوئی حکم پہونچا ای طلبگار آمرزش امت خطاکار
وای غمخوار بندگان گنہگار ہمنے استغفار گناہان امت کے واسطے کہا تھا نہ واسطے ریاضت
شاقہ اور مشقت مشکلہ کے کہ جس سے آپکو تکلیف ہو ہان اب تلافی اس درد و

تضرع اور زاری سے جناب احدیت مین عرض کرنے لگے کہ پروردگار میرے کچھ سنا
تو نے کہ فاطمہؓ تجھسے کیا چاہتی ہے پس اوسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف
لائے اور کہا یا رسول اللہ حق تعالیٰ بعد سلام فرماتا ہے کہ ہمنے دعا اپنی فاطمہؓ کی قبول کی
اور ایک ٹکڑا حریر سفید کا کہ اوسمین وسطرین بخط نور لکھی ہوئی تھین حضرت سیدہ
معصومہ کے ہاتھ مین لاکر دیا حضرت سیدہؓ نے اوس ٹکڑے حریر کو آنکھون سے
لگایا اور بطور تعویذ کے اپنے بازو پر باندھا اور ہر روز اوسکو اپنے بازو سے کھولکر
دیکھتی تھین اور خوش ہوتی تھین اور وصیت کی کہ اس تعویذ کو بعد میری وفات کے
قبر مین میرے سرہانے رکھدینا جس وقت قیامت کے دن مجمع اولین و آخرین کا ہوگا اور
تمامی گنہگاران امت حاضر ہونگے اس ٹکڑے حریر کو حضور احدیت مین پیش کرونگی اور
کہونگی کہ ای پروردگار اپنا وعدہ پورا کر یعنے میرا دین مہر ادا کر دے جو تو نے مقرر کیا ہے
یعنے میرے باپ کی امت عاصی کو بخشش دے حکم ہوگا کہ ای فاطمہؓ ہمنے تمھارا دین مہر
ادا کر دیا اور مہمات باپ کی شفاعت منظور کرکے امت عاصی کو بخشا جاؤ سبکو
اپنے ساتھ بہشت مین لیجاؤ تو آپ یہان فرماتی ہین کہ بابا جان امت عاصی کا
آپ تو کچھ غم نفرمائیے کل قیامت کے دن آپکی امت کے اعمال میزان مین اپنے حسنؓ کے
پیراہن زہر آلودہ سے تولونگی پھر اور اگر وہ بھی کمی کریگا تو اپنے حسینؓ کے دامن آغشتہ
بخون سے تولونگی پھر اور اگر وہ بھی کمی کریگا تو اپنے گیسوون کو نثار کر جسکا ایک
بال کونین کی قیمت سے گران بہا تر ہے تولونگی آپ نے فرمایا کہ جان پدر فاطمہؓ

آج تیری عبادت ایک خدمت کے صلہ مین حضور سے معاف رہتی ہی تسبیح وتہلیل
موقوف کر پر طاؤسی بازو سے مرصع قدوسی جامۂ نگارین فردوسی اپنے بدن پر آراستہ کر
کمر خدمتگاری کی مضبوط باندھ تاج فرمانبرداری کا سر پر رکھ مژدۂ سعادت ہاتھ مین لے
میکائیل سے کہہ کہ پیمانۂ ارزاق کا ہاتھ سے رکھے ایک ساعت قسمتِ ارزاق موقوف
کرکے تیری ہمراہی کیواسطے آمادہ اور مستعد ہووے اسرافیل صور ہاتھ سے رکھدے
عزرائیل قبض ارواح موقوف کرے آسمان کے نوبتی صدق وصفا کی نوبت بجاوین
فراشانِ نور چاندنی کا فرش طبقاتِ سمٰوات پر بچھاوین صحن آسمانِ دنیا کو جاروب
شعاع آفتاب سے جھاڑ کر شیر سحر اور گلاب روز سے دھووین عرش کو لباس زرنگار
قدس پہناؤ سرمہ شب قدر کواکب کی آنکھو نمین لگاؤ رضوان در و دیوار بہشت برین کو
آئینہ بندی کرکے چمن چمن روش روش پر اطلس زرین تجلیات بچھاوے مالک دروازے
دوزخ کے بند کرکے حلم اور تسکین کے قفل لگاوے حوران خلد برین صف صف
آراستہ ہوکر انگیٹھیان عود قماری کی سلگاوین غلمان طبق طبق جواہرات گران
نثار کیواسطے لاوین آفتاب نکلنے سے پانی چلنے سے افلاک گردش سے ہوا جنبش سے
باز رہے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور تمام انبیاء مرسلین کی ارواح کو عطریات قدس سے
معطر کر کہ ایک مہمان عظیم الشان کے استقبال کیواسطے مستعد رہین تمام مشارق
اور مغارب عالم اور قبور بنی آدم سے عذاب موقوف کرکے عطر محبت سے معنبر کر
اور تو ستر ہزار فرشتے اپنے ساتھ لیکر بہشت عنبر سرشت مین جا وہان سے ایک براق برق خرام

ہیبت کی ضرور ہوئی آپ میرے پاس تشریف لائیے اور مقامات اپنی امت کے
بچشم خود ملاحظہ فرمائیے کہ مین نے آپکی امت کیواسطے کیسے کیسے مکان اور باغ
اور قصر وایوان ترتیب دیے ہین اور کیا کیا مرتبہ عظمت عنایت کیے ہین چوتھی
حکمت یہ ہی کہ اللہ تعالی نے روز ازل سے حضرتؐ کو شفیع امت اور سخن گوے
قیامت تجویز فرمایا ہی اور ہیبت اور دہشت روز قیامت کی اوس درجہ کو ہی کہ انبیاے مرسلین کو
اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ کے خوف سے مجال سخن حاصل نہوگا اسواسطے
حضرتؐ کو پہلے سے مالک الملک نے سماوات پر طلب فرمایا تا عجائب و غرائب وہان کے
ایک ایک تماشا کرین اور درجات جنت اور درکات جہنم اور ثواب عظیم اور عذاب
جحیم اول مشاہدہ کرلین اور وہ ہیبت وہان کی کچھ خیال مین نہ لاوین اور تمام انبیا
قیامت کے دن نفسی نفسی اور آپ بلا خوف وخطر امتی امتی فرماوینگے

یا ربِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	شعر	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ	
بھیج ای رب مرے درود وسلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام	

واقفان اسرار سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی ودانایان رموز دَنٰی فَتَدَلّٰی اس داستان واجب الایقان
کو یون لکھتے ہین کہ ستائیسوین تاریخ رجب کی دوشنبہ کے دن حضرتؐ ام ہانی کے گھر بعد فراغ
نماز عشا کے خواب استراحت فرمایا کہ چشم نرگسین آشناے خواب دل بیدار مائل الی رب
نظر عنایت جانب امتیان سینہ کباب کھنتے تھے ناگاہ حضور کبریاے جلیل سے حضرت
جبرئیل کو حکم پہونچا کہ ای روح الامین آج کی رات گوشۂ طاعت اور زاویۂ اطاعت چھوڑ

جبرئیل نے کلمۂ طیبہ پڑھا قفل گر پڑا اور دروازہ کھل گیا اندر جا کے دیکھا ستر ہزار باغ
ہیں اور ہر باغ میں ستر ہزار قصر مروارید اور ستر ہزار ایوان یاقوت اور ستر ہزار خانہ زمرد
اور ستر ہزار سراے مرجان اور ستر ہزار مکان الماس اور ستر ہزار محل سونے کے
اور ستر ہزار گھر چاندی کے ہر مکان کا فاصلہ دوسرے مکان تک ستر برس کی راہ کا تھا
ہر قصر میں ستر ہزار حلقے براق کے ہر حلقے میں ستر لاکھ براق تھے ہر ایک اپنے
حسن جمال میں مغرور اور اس بات پر نازاں کہ ہم محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے ہیں اون سے الگ پیچھے ایک براق شکستہ خاطر
اور گریان ہے کہ ہوتے ہوئے ان سب براقوں کے میں کب اوس سواری کے
لائق ہوں حکم ہوا کہ اے جبرئیل یہی براق ہے کہ اسی ہزار برس سے یہی عجز و انکساری
رکھتا ہے پس شکستگی خاطر اسکی قبول ہوئی جب جبرئیل نے اوس براق کو باہر حلقے سے شور
بلند ہوا کہ اے جبرئیل گمان ہمارا غلط ہوا جبرئیل نے کہا کہ شکر خدا بجالاؤ کہ اس براق کے
ساتھ تم سب بھی تھے آواز آئی کہ ہم کب یکو محروم نہ رکھینگے حضرت جبرئیل نے اوس
براق کو آب کوثر سے دھو کر اور انواع زیورات پر تکلف سے آراستہ کرکے از سر تا پا
مرقع نور کا بنا دیا وہ براق کیسا فلاک آشنا ملک سیما آسمان میدان کیوان جولان خورشید
پیکر قمر افسر شہاب چشم بہرام خدم زہرہ جبہت عطارد فطنت جوزا شمائل ثریا حمائل
قطب ثبات سہیل حرکات مرصع بال ملمع ایال عنبرین دم لولو سم سنبل موے قرنفل بو
آدمی رو فرشتہ خوے سراپا نور ریحان حور جنت مرقع کوثر مسرع فصیح زبان بلیغ بیان

انتخاب کر کے سرزمین عرب مین وہان قبیلۂ قریش مین اونہین سے بنی ہاشم ہاشمیون مین سے عبد المطلب کے قبائل مین گذر کر اونمین ایک جوان ہی سرو قد ماہ خد عطارد منظر زہرہ پیکر آفتاب عالم بہرام حشم مشتری دیدار کیوان مقدار سیّد ابرار اوسکے بالین پر حاضر ہوکے باادب تمام عرض کر

نظم

امشب شب قدر نیست لیکن

قدر شب قدر خویش دریاب

آرایش سرمدی ست امشب

معراج محمدؐ ست امشب

الحاصل جبرئیل امین فرمانِ خداوندی بجالائے اور بہشت مین براق کیواسطے گئے چالیس ہزار براق ایک وضع کے چمنستانِ خلد مین دیکھے اور ہر براق کی پیشانی پر نامِ حضرت محمدؐ کا لکھا دیکھا اونمین سے ایک براق ملول و محزون گوشۂ مرغزار بہشت مین سر جھکائے سیلاب خون آنکھون سے بہاتا تھا جبرئیل امین نے اوس سے احوال پوچھا کہا چالیس ہزار برس سے نام محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سنکے اونہین کے عشق و محبت مین گرفتار ہون کھانے پینے کی خواہش نہین کتاب حیرت الانسان مین لکھا ہے کہ جس وقت جبرئیل امین بہشت مین آئے تو ستّر ہزار شہر براقون کے دیکھے ہر ایک شہر مین نوّے ۹۰ ہزار قطار براق کی نظر آئی کہ شمار اوسکا سوائے خدائے عالم کے اور کوئی نہین جانتا لیکن اوس براق کو نہ دیکھا جسکے انتخاب کرنیکا حکم تھا حکم ہوا کہ اے جبرئیل یہ براق سب امتانِ محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہین اور ہمارے محبوب کے براق تمہارے داہنی طرف ہین جب داہنی طرف دیکھا تو ایک دیوار کہربا کی نظر آئی اوسمین دروازہ بلور کا اور قفل الماس کا لگا تھا ارشاد ہوا کہ کلید اس قفل کی ہے لآ اِلٰہ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج ای رب مرے درود و سلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

جس وقت جبرئیل امین خلوت خانۂ نبوت کاشانہ مین آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس ادب سے جگا نہ سکے حضرتؐ کے جگانے مین نہایت متامل ہوئے کہ خواب راحت سے بیدار کرنا پاس ادب سے بعید ہی جناب باری سے الہام ہوا کہ جبرئیلؑ نے اپنا منھ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاے مبارک پر ملا جو ترکیب جسمانی حضرت جبرئیلؑ کی کافور جنت سے تھی سردی کافور کی گرمی پاے مبارک سے ملی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے جبرئیلؑ کہتے ہین کہ مجھے اپنی ترکیب کا حال پہلے سے دریافت تھا لیکن بہت متحیر تھا کہ ترکیب کافوری مین کیا حکمت ہی شب معراج کو دریافت ہوا کہ حکیم مطلق نے میرے قالب کو کافور سے اسی دن کے واسطے بنایا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جب روح الامین نے مجھے جگایا اور وصل کا مژدہ سنایا مین نے ارادہ طہارت کا کیا حکم پہونچا کہ ای جبرئیلؑ میرے حبیب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لا ہنوز بند قبا اور تکمہ گریبان وا نہوا تھا کہ رضوان دو صراحیان یاقوت کی اور ایک طشت زمرد لیکر حاضر ہوا مین نے آب کوثر سے غسل کیا دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی بعد اسکے جبرئیلؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلۂ نور بہشتی پہنایا اور عمامۂ نورانی کہ جسکو رضوان نے پیدایش آدم سے سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کے واسطے تیار کیا تھا اور چالیس ہزار فرشتے اوسکے گرد کھڑے ہوکر دن رات

سریع السیر کثیر الخیر تیز گام تند خرام زمردین لجام زبرجدی ستام ستارہ جبین یاقوت زین گردون رکاب سبک شتاب بادپاے آتش نژاے آب رفتار عنبرین غبار تیز ہوش سرعت گوش حیا باعنان مشک فشان زرین لعل ترکش لعل غاشیہ نور حاشیہ حور آبریشم رگ اندیشہ تنگ مدور کفل معطر بغل مشتری دعایم خورشید قوایم نظر برق دم بصر بر قدم صبا رفتار طائر کردار تفسیر زاد المذکرین سے روایت ہی کہ ہر عضو اوس براق صبا رفتار کا جواہرات بہشتی سے بنایا گیا سر اوسکا مروارید یکدانہ کلان کا اور کان اوسکے زبرجد سبز کے پیشانی یاقوت سرخ کی جسپر بخط نور لکھا تھا لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور آنکھین لعل شب چراغ کی مریخ کی طرح چمکتی ہوئین ناک کہرباے رخشان کی اور لب پارہ مرجان کے دانت موتی کے گردن یاقوت احمر کی پیشانی کے بال مرجان تر کے اور گردن کے بال زعفران تر کے اور جب سر کو جنبش دیتا تو مشک جھڑتی اور پھریری لینے سے بالون مین نور لہراتا بال بال مین موتی پروئے ہوے سم جہان رکھا زمین روشن ہوگئی پیٹھ اوسکی سونے کی اور پیٹ چاندی کا ہاتھ پائون زمرد کے اور دم شاخ مرجان کی اور دونون بازو انواع نقش و نگار اور جواہر آبدار سے نگارین اور جڑاو موتیون سے بہارین سم اوسکے عنبر کے نعل فیروزہ کے حق تعالیٰ نے اوسکو نور سبز سے بنایا اور جو حسن اور خوبیان اور حیوانات کو جدا جدا عنایت کین اوسکو تنہا دین جیسا اوسکے راکب کو سب خوبیان اور پیغمبرون کی یکجا ملین پس جبرئیل نے سب براقون مین سے اوسی براق کو اختیار کیا اور آستانہ نبوی کی طرف متوجہ ہوے

ایک ایک براق بھیجونگا اور سب کو سوار کر کے طرفۃ العین مین راہ قیامت اور
پل صراط طے کروا کے بہشت مین لاونگا پس خواجہ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خوش ہو کے سوار ہونے لگے براق نے شوخی شروع کی جبرئیل نے کہا یہ کیا بیتمیزی
ہے تو نہین جانتا کہ تیرا راکب کون ہے خلاصہ ہیجدہ ہزار عالم سلالہ اولاد آدم مطلع
انوار سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی مخزن اسرار فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی
عالم علم دَنٰی فَتَدَلّٰی والی حرم قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی طبیب بیماران
گناہ حبیب بیداران سحرگاہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ہین براق نے کہا اے امین وحی الٰہی اے مہبط الہام نا تمنا ہی تم اس وقت خفگی
مت کرو مجھے رسول مقبول کی جناب مین ایک التماس ہے فرمایا بیان کر
عرض کیا آج مین دولت زیارت سے مشرف ہون کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر ہزار
براق آپکی سواری کیواسطے آئینگے امیدوار ہون کہ حضور سوائے میرے اور
کسی براق کو پسند نفرمائین حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے التجا اوسکی قبول فرمائی

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا	شعر	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
بھیج اے رب مرے درود و سلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہین کہ وہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایا اور اتنا بڑھا اور اونچا
ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤن رکاب تک پہونچا ارباب معرفت کے نزدیک اس
معاملہ مین عمدہ تر حکمت یہ تھی کہ جس طرح آجکی رات محبوب اپنا دولت وصال سے فرخندہ حال ہوتا ہے

تسبیح اور درود پڑھا کرتے تھے اور وہی چالیس ہزار فرشتے اوس عمامے کے ساتھ آئے
تھے آپکے سر مبارک پر باندھا گئے ہین کہ اوس عمامہ مین چالیس ہزار نقش ہر نقش کے
چار خط تھے خط اول محمد رسول اللہ تھا دوسرا محمد نبی اللہ تیسرا محمد خلیل اللہ
چوتھا محمد حبیب اللہ غرض وہ عمامہ سر پر رکھے اور ردائے نورانی اوڑھائی اور نعلین سبز
پاے مبارک مین پہنائی پٹکہ یاقوت سرخ کا کمر سے باندھا تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ مین دیا
پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے ساتھ بیت الحرام سے باہر آئے جس وقت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو دیکھا آبدیدہ ہوئے خطاب آیا کہ ای جبرئیل یہ وقت
عیش و کامرانی کا ہی میرے حبیب سے پوچھ کہ ایسے وقت مین سبب رنج و ملال کا کیا ہی آپنے
فرمایا جبرئیل آج مجھے خلعت سرفرازی کا عنایت ہوا براق سواری کو آیا ملائکہ مقربین
استقبال کو آئے اور قیامت کے دن میری امت کے لوگ بھوکے پیاسے ننگے بوجھ
گناہون کے گردن پر رکھے ہاتھ مظلومی اور بیکسی کا پھیلائے بیچارے مصیبت کے مارے
اپنی قبرون سے نکلینگے پچاس ہزار برس کی راہ قیامت او تیس ہزار برس کی راہ پل صراط
باریک تاریک دوزخ پر کھچی ہے یہ غریب فقیر بے بضاعت اسقدر مسافت قطع کیونکر
کرینگے اور کس طرح قدم اوٹھائینگے جبرئیل ہرگز شرط مروت اور طریقۂ شفاعت
مقتضی نہین کہ مین آج ان بیچارون کا غم غربت اور بیکسی بھول جاؤن اور بخوشی
وشادمانی براق پر سوار ہون حکم آیا کہ ای رحمة للعالمین آپ اسکا ہرگز غم نکیجیے
جس طرح آپکے در دولت پر براق بھیجا ہی قیامت کے دن آپکے ہر ایک امتی کی قبر پر

نقل ہی کہ جب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر چلے جبرئیل و میکائیل مع فرشتگان
ہمراہی یمین و یسار سے جلوریز سعادت اور زبان حال سے اس طرح نغمہ سنج مسرت ہوئے **ابیات**

بدرون سینہ گنجی نہ بدیدہ می آئی	ہمہ شان کبریائی ہمہ جلوۂ خدائی
نہ شریک ماسوائی نہ ز ماسوا جدائی	ہمہ تن تمام جانے ہمہ نور در قبائی
تو بہ طور از رخ خود چو نقاب میکشائی	ز کلیم دلربائی بکمال دلربائی
تو بعرش گر خرامی بادای دلستانی	ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

اور اوس رات کو ستر ہزار فرشتے جانب راست اور اسی ہزار جانب چپ ہر ایک فرشتہ
عرش کے نور سے ایک ایک شمع ہاتھ مین لیے کھڑا قدم قدم پر روشنی دکھاتا تھا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوے مشک فشان سے چہرۂ درخشان ایک
اور ہی نور کا عالم دکھا رہا تھا اون مشعلون کے نور سے عرصۂ بطحا منور اور اون گیسوؤن کی خوشبو سے
دماغ قدسیان معطر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ملائکہ پس و پیش یمین
و یسار سے جوق جوق مسجد الحرام تک میرے ساتھ گئے جس وقت ارادہ بیت المقدس کا
ہوا جبرئیل نے رکاب تھامی اسرافیل نے غاشیہ دوش پر رکھا مجھے اونکی عظمت سے حجاب
آیا اور اونسے عذر کیا اسرافیل نے عرض کیا یا حبیب اللہ مین نے آپکی غاشیہ برداری ہزارون
برس کی عبادت سے خریدی ہی یعنے چند ہزار سال عرش کے نیچے عبادت کی حکم ہوا کہ
خدمت تیری قبول ہوئی انعام کیا چاہتا ہی عرض کیا کہ تمام انعام اس عبادت کا
اوس صاحب دولت کی امت کو جسکا نام تونے اپنے نام کے پاس لکھا ہی بخشا

اوسی طرح محبوب کا محبوب بھی نعمتِ قربِ خاص اور دولتِ اختصاص اور ولایتِ مطلق
اور غوثیت برحق اور قطبیت اور اصطفا اور محبوبیت مجد و علا سے آج ہی مالا مال کر دیا جاے چنانچہ
صاحب منازل اثنا عشر بھی تحفۃ القادریہ سے لکھتا ہے کہ اوس وقت سیدی و مولائی مرشدی
و ملجائی قطب الاکرام غوث الاعظم غیاث الدین غوث الثقلین قرۃ العین مصطفوی نور دیدہ مرتضوی
حسینی حسنی سرو حدیقہ مدنی نور الحقیقۃ والیقین حضرت پیر دستگیر شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی
رضی اللہ تعالی عنہ کی روح پاک نے حاضر ہو کر گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم
ہا پا مبارک کے نیچے رکھدی اور اس طرح عرض کیا

غزل

بود شبے کہ من فیض قدم زین قدم
دیدۂ اہل آن نہ بود فرش رہ تا چار سو
ای دل او عبا نشد انہی کعبہ بر سر اپنی قدم
عرش بر پائی تو ہست در او این قدم
عشق موسیٰ پیش خنجر قدم
عرش بہ حیثیت النبیا کرد کہ تو زیر پا
یا من کہ من نگ من و بہار من
الفش تو افتخار من چشم من و این قدم
سر بر سر دیدہ ام بنہ ای مہر زمین قدم
تا شہد بکوبی و ناز تو بر زمین قدم
گشت کلیم را اند الفش بکن ز جدا
سہر خدا ایکن جدا ای سہ جبین قدم
خواجہ عالم صلی اللہ علیہ

وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھکر براق پر سوار ہوئے اور اوس روح پاک سے
استفسار کیا کہ تو کون ہے عرض کیا کہ میں آپکے فرزندوں اور ذریات طیبات سے ہوں اگر آج کی
نعمت سے مجھ کو منزلت بخشیگا تو آپ کے دین کو زندہ کرونگا فرمایا کہ تو محی الدین ہے اور
جس طرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلهم
بھیج ای رب مرے درود و سلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

پس چه ده خالق انس و جان بسهر وصل وفیه شهان — ز برای نغمهٔ بیان بملک اشاره کنه که هان

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله — حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

ز بهار حسن رخ تو چمنی شده همه کو بکو — نه اشارتی و نه گفتگو نه سراغ ره دو شد جستجو
چو مسیح آمده آرزو و بخضر نگفت خدای او — که بسلسبیل بکن غنو بر رسان نوید بچار سو

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله — حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

چو نوید مقدم شاه دین برسید بر فلک برین — پی سجدهٔ قدم مبین و مهر شده همه تن جبین
ملک و بشر فلک و زمین همه شادمان طرب گزین — لب جبرئیل بذکر این که جناب سید مرسلین

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله — حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

دل و جان من چو فدای تو سر و دیده وقف هوای تو — چه کسی که بهر لقای تو شده اشتیاق خدای تو
ز سپهر تا بلری تو همه نور شد بضیای تو — چو به لامکان شده جای تو دل عرش گفت ثنای تو

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله — حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

بشگفت غنچهٔ چمن چمن چو شنید نکهت پیرهن — شد زر و شمع در انجمن چو بدید روشنهٔ زمن
بزبان نمی‌رسد از دهن مگر این سخن بگر این سخن — که ز پردهٔ فلک کهن سد این ترانه بگوش من

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله — حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

چو فتاده غلغله بر سما که قریب آمده مصطفی — خضر و مسیح برهنه پا بدوید پیش بمرحبا
چه ملک چه حور چه انبیا همه تن زبان پی دعا — لب هر فرشته جدا جدا به همین ثنا نه شد آشنا

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله — حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

صرف اس قدر تمنا ہی کہ ایک ساعت اوسکی زیارت نصیب ہو ارشاد ہوا کہ ایک بجھے رات اوسکو تقرب اور مرتبہ اختصاص عنایت ہوگا اوسکی غاشیہ برداری کی خدمت دیجائیگی یا رسول اللہ یہ وہ خدمت ہی کہ مجھے ہزارون سال کی محنت اور ریاضت کے عوض عنایت ہوئی غرض کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے عجائب غرائب آسمانون کے ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہی تک پہونچے جبرئیل اپنے مقام سے

رخصت ہوئے اور کہا **بیت**	اگر یک سر موے برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ تمنا ہی کہ قیامت کے دن اپنے بازو پل صراط پر بچھاؤن اور آپکی امت کو باسانی اوتارون پس آپ سدرۃ المنتہی سے تنہا چلے ہزارون پردے حجاب کے طی کیے یہانتک کہ براق بھی فنا سے رہ گیا تب رفرف آیا وہ بھی عرش تک پہونچا کر غائب ہوا ناگہان ابر نور الٰہی نے شہنشاہ زمین و زمان سید دو جہان سیاح لامکان کو آغوش رحمت مین لیکر مقام استوا تک پہونچایا اور جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مقام دنیٰ فتدلّیٰ کو فائز ہوکر مورد اختصاص فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ اور مصدر خصوصیات ما زاغ البصر وما طغیٰ کے ہوئے دیکھا جو دیکھا سنا جو سنا **نظم**

ز سپہر کرد چنان گذر کہ ز شیشہ میگذرد نظر	نہ بپا ز رفتن رہ اثر نہ بروح غم نہ بجان ضرر
نہ بجان سر نہ زول خبر نہ ملک سید و نی البشر	تو عروج پایہ اونگر کہ کجا رسیدہ بیک نظر
بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ
چو رسید خواجہ دران مکان ہمہ راز گشت وعیان	چہ عیان کہ گشت وعیان چہ نہان کہ بود ہمہ نہان

کوئی دعوت کی نہین بنتی ہی مجھسے ترکیب
مگر امت کے مکانون کی دکھاؤن ترتیب
ناگہان آنے لگی کانون مین آوازِ نقیب
عرض کرنے لگا یون جا کے سواری کے قریب

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین کہتی تھین کہ ہم لینے کو جایا کرتے
آپ ہر روز اسی طرح سے آیا کرتے
روز ہم یہ قدم آنکھون سے لگایا کرتے
پیشوائی کے لیے دھوم مچایا کرتے
رخِ گلگون سے عرق پونچھکے لایا کرتے
اپنے کپڑون کو پسینے مین بسایا کرتے
آپکو تختِ زمرد پہ بٹھایا کرتے
سامنے ہم یہ کھڑے ہوکے سنایا کرتے

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پوچھا جبریل سے یون چرخ کے دربانے کہ مَن
قَالَ جِبْرِیْلُ مَعِیْ حِبُّ حُسَیْنٍ وَحَسَنْ
قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ جَاءَ بِوَجْہٍ اَحْسَنْ
اوٹھ کے پھر کھولدیا قفلِ درِ چرخِ کہن
گفت شوقی کہ بدل داشتم ای شاہِ زمن
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من
گاہ آنکھون سے لگاتا تھا ردا گاہ دامن
اور کبھی کہتا تھا قدمون پہ جھکا کا گردن

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب چلا چاند مدینہ کا سوئے ربِ جلیل
جھلکی مہرِ درخشان کی فلک تک قندیل
شیر فردوس کی رکھی کہین آدم نے سبیل
کہ اسی راہ سے گذریگا وہ فرزندِ جمیل
فرش خلت کا بچھاتے تھے کسی جا خلیل
کہین یوسف تھے کھڑے اور کہین اسمعیل
روح پر روح لگی کرنے براہِ تبجیل
جب ہوا نغمہ سرا صور مین یون اسرافیل

شب وصل بود و دلکشا چو کشادہ از رخ حجاب انفرا
نظر و نظارہ و دلربا و دل و همکنار بے مدعا

ز خودی گذشتہ و خویش را نجود شد بجز خدا
چو نصیب گشت درین لقا ز فلک بلند شد این صدا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

ترجیع بند

قد رعنا کی ادا جامہ زیبا کی پھبن
سرمگین آنکھ غضب ناز بھری وہ چتون

وہ عمامہ کی سجاوٹ وہ جبین روشن
اور وہ مکھڑے کی تجلی وہ بیاض گردن

وہ عبائے عربی اور وہ نیچا دامن
دلربایانہ وہ رفتار وہ بے ساختہ پن

مردہ بھی دیکھے تو کر چاک گریبان کفن
اوٹھ چلے قبر سے بیتاب بان پیرہن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آمد آمد کی جو افلاک پہ پیہم تھی دھوم
عرش پہ ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تھا جھوم

پاؤن رکھتا تھا جہان ناز سے وہ عین علوم
اوس جگہ آنکھ بچھاتے تھے تمنا سے نجوم

اور ہر نقش قدم پر تھا فرشتون کا ہجوم
کوئی رکھتا تھا جبین اور کوئی لیتا تھا چوم

کوئی کرتا تھا ادا عشرت و شادی کے رسوم
اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہ مضمون مفہوم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

غل ہوا سیر کو فردوس کی آئے ہین حبیب
بولا رضوان کہ بھلا میرے کہان تھے یہ نصیب

پیشکش کیا کرون اوس شاہ زمن کے مین غریب
صدقہ آپ ہی کا ہی جو خلد مین ہی چیز عجیب

چاندنی پر جو بنایا تھا ستاروں کا کام	ماہ کو حسنِ ملاحت سے ملی شہرتِ عام
مرکبِ انداز تحمّل سے اوٹھاتا تھا گام	نہ تو آہستہ ہی چلتا تھا نہ تھا تیز خرام
ملک و جن و بشر کرتے تھے جھک جھک کے سلام	حور و غلمان کی زبانوں پہ تھا جاری یہ کلام
مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
اس طلب نے سے مطلوب کے مطلب یہ تھا	تا سمجھ لیں کہ وہی جلوہ ہے جلوہ اپنا
قابِ قوسین کا عُقدہ یہ شبِ وصل کھلا	دو کمانیں جو ملیں دائرۂ وصل بنا
مل گئے دونوں حدوث اور قدِم کے دریا	فرق کچھ طالب و مطلوب میں باقی نہ رہا
جب وہاں وصل کا اس طور سے نقشہ ٹھیرا	پیہم آنے لگی تب پردۂ وحدت سے صدا
مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
جس طرح گھر میں بلاتا ہے دولھن کو نوشا	روزِ محشر طلب اوس شہ کو کریگا اللہ
انبیا مژدۂ دیدار سے ہوکر آگاہ	سب سواری کی جلو کے لیے ہونگے ہمراہ
سارے خوبانِ جہاں جھکے یہ لینگے وہ	دل سے عشاق جگر خستہ کے نکلے گی آہ
تاکہ وہ ڈالکے میری طرف مڑ کے نگاہ	میں کبھی پہونچونگا یہ کہتا ہوا ان شاء اللہ
مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
انبیا دیکھکے وہ حسن و جمالِ مدنی	سب کہینگے کہ عجب شان ہے اللہ غنی
اسکا ہمسر کوئی گل ہے نہ سروِ چمنی	ختم اس قامتِ رعنا پہ ہے گل پیرہنی
آج عشاق کی بگڑی ہوئی بات بنی	آج ہی دیگی مزا انکو غریب الوطنی

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور کا ہر شجرِ خلد نے جامہ پہنا
اُن کے پھول سے پھولا تھا تو موتی سے پھلا

شاخ مرجان میں زمرد کا لگا تھا پتّا
جس میں یاقوت کہیں اور کہیں ہیرا تھا جڑا

عرض اور طول میں ہر نخل تھا نوراں ایسا
کہ یقین سب وہ تھا ہی نور کے سانچے میں ڈھلا

اور ہر اک شاخ پہ اک مرغ خوش الحان بیٹھا
دمبدم ولولۂ شوق سے تھا نغمہ سرا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

انگلیاں اوٹھنے لگیں دور سے وہ آ پہنچا
گردنیں جھکنے لگیں سجدے کی خاطر ہر جا

سب لگے کہنے کہ ہے سایۂ ذاتِ یکتا
آدمی ہم نے تو اس حسن کا دیکھا نہ سنا

آدمی ہوتا تو اس ماہ کے سایہ ہوتا
جسکے سایہ نہ ہو وہ نورِ خدا ہے بخدا

واہ کیا حسن ہے کیا شان ہے اے صلِّ علیٰ
وجد کے حال میں پھر جھوم کے رضوان بولا

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تھا زبانوں پہ فرشتوں کے محمدؐ کا نام
کوئی چومے تھا رکاب اور کوئی تھامے تھا لگام

مانگتی جاتی تھیں حورانِ بہشتی انعام
انبیا بھیجتے جاتے تھے درود اور سلام

شام سے صبح تلک صبح سے لیکر تا شام
روز فوّارے اوچھلتے تھے چھلکتے تھے جام

حوضِ کوثر پہ ہوئے جمع جو سب خاص و عام
جام سے قلقلِ مینا کا یہ تھا طرزِ کلام

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مہر نے فرش تمامی کا بچھایا جو تمام
بادۂ نور سے لبریز ہوا اوسکا جام

احوال منبرون کا پوچھا خطاب آیا کہ داہنی طرف کے منبر اور پیغمبرون کے واسطے ہین
اور منبر جانب چپ آپکے واسطے ہی بہشت عرش کی داہنی طرف اور دوزخ بائین طرف
واقع ہی منبر جانب چپ آپکے لیے اسواسطے تجویز ہوا کہ قیامت کے دن آپ اس منبر پر
جلوس فرمائین اور دوزخیون کا گذر اسی طرف سے ہووے اگر احیاناً کوئی آپکی امت سے
شامل ہو جاوے تو آپ اوسے نکالکر شفاعت کرین حبیب میرے مجھے ہرگز
منظور نہین کہ تمھاری امت کا کوئی متنفس مبتلاے عذاب ہو بعد اسکے ارشاد
ہوا ای محمد التجا جبرئیل کی جو تمھاری امت کیواسطے پل صراط پر اپنے بازو بچھانے
کی تمنا رکھتا ہی بھول گئے عرض کیا خداوندا تو دانا اور بینا تر ہی فرمایا ہمنے التماس
اوسکی قبول فرمائی پھر بعد قبول آپکے سینۂ فیض گنجینہ پر رکھکے علم اولین اور آخرین
تعلیم فرمایا من بعد سیر بہشت کے لیے حکم ہوا وہانکی نزہت چمنون کی طراوت
طرح طرح کے قصر وایوان انواع الواع کے کوشک اور مکان اقسام اقسام کے نعمات
بہشت ملاحظہ فرماکے شکر خدا بجالائے پھر دوزخ کے دیکھنے کو متوجہ ہوئے
حرارت و رکات کی تا دیر ملاحظہ فرماتے رہے طبقۂ اول کہ بہ نسبت اور طبقات کے
عذاب مین کچھ کم تھا لیکن اوسمین ستر ہزار کوہ آتشین ہر کوہ مین ستر ہزار جنگل آگ کے
ہر جنگل مین ستر ہزار غار شعلہ آور ہر غار مین ستر ہزار شہر آتشناک ہر شہر مین ستر ہزار
قصر سوزان ہر قصر مین ستر ہزار سلسلے شرر ریز ہر سلسلے مین ستر ہزار خانۂ انگر خیز
ہر خانہ مین ستر ہزار صندوق آتشین ہر صندوق مین ستر ہزار طرح کا عذاب تھا

عرش سے برتر ہے شوق اللہ کو کیا حب یا قرنی
حب سے گوشے ہوئے اوس کے لگے اویس قرنی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پیر وہ تجھ سے ہوئے عرش کے شہنشاہ امم
غوث الاعظم کی جھکی گردن جان پر قدم

تم نے فرمایا کہ امی شمع شبستان قدم
تیرے دیدار سے جان تازہ ہو اور دل خرم

سر سے فرزند ہو نور نگاہ عالم
زین دنیا کی بنا تجھ سے ہوئی مستحکم

آپ کی تعریف دعا غوث کے حق میں
تو نے عرش سے لیا تجھ سے ہوا آپ سے غوث الاعظم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حق نے بخشی ہے تجھے جنت و دوزخ کی کلید
ہے وسیلہ تری مختاری کا قرآن مجید

جانہ حسن چھپایا تجھے نے قطع وعید
تیرے ہی قدم سے ہوئی ٹھیک قبائے توحید

روز محشر تیرے عشاق کے حق میں ہے نوید
کیونکہ ہو عام وہاں سب کے لئے خوشی و عید

کوئی آنکھوں کا تقبیل کرے کوئی ترے کا شہید
ہے آچا ہو تجھے کا قریب اور بعید

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

یا رب صل وسلم دائما ابدا
علی نبیک خیر الخلق کلهم

بھیج اے رب ہمیشہ درود و سلام
برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

میں دیکھتا ہوں کہ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہونچے
[illegible] بارہ منبر اور جانب چپ ایک منبر عظیم مرصع انواع جواہر سے جھلکر

عرض کیا کہ خداوندا قسم ہے تیری عزت و جلال کی اگر ایک شخص بھی میری امت کا
اس طبقے مین ہوگا مین ہرگز راضی نہونگا اور جب تک تمام عاصیان امت میرے ساتھ
نہونگے بہشت مین نجاونگا حکم آیا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ بعد
اوسکے مان باپ کا عذاب جیسا کہ کتاب معارج النبوۃ مین لکھا ہی ظاہر امتحاناً
پیش کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل مبارک یہ واقعہ سنکر نہایت
مجروح ہوا قطرات اشک بے اختیار آنکھون سے جاری ہوئے بارگاہ احدیت سے
ندا آئی حبیب میرے دو باتون سے ایک بات اختیار کیجیے یا مغفرت مان باپ کی
مقرر کیجیے یا بخشایش امت عاصی کی منظور فرمائیے حضرت رحمۃ للعالمین بہت
روئے اور عرض کیا خدایا مین نے شفاعت و مغفرت امتان گنہگار کی اختیار کی
مان باپ کو تیری مرضی پر چھوڑا خطاب آیا کہ ہرگاہ آپ اس امت کے ساتھ اتنی محبت
رکھتے ہین کہ مغفرت اونکی اپنے مان باپ پر مقدم سمجھی ہمنے بھی آمرزش آپکی
امت اور آپکے والدین کی بخشایش منظور فرمائی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی استدعا نے درجہ قبولیت کا پایا تب خلعت رحمت کا عنایت
ہوا خواجۂ کائنات خزائن برکات اور مراحم تحیات سے مالامال ہوکے تشریف
لائے زنجیر حجرہ بدستور ہلتی تھی اور بستر استراحت اوسی طرح گرم تھا صبح کو
حال معراج کا بیان فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا صدقت یا رسول اللہ
خطاب صدیق اکبر کا پایا اور ابوجہل نے کہا کذبت وہ زندیق مشہور ہوا

اور ستر ہزار دریاے آتش ہزارون ہزار جوش و خروش کے ساتھ جاری دیکھے کہ اگر ساتون
آسمان و زمین ایک دریا مین غرق ہوجائین اور تمام فرشتے ہزار برس تک جستجو کرین
نام و نشان اونکا پیدا نہو حضرت سید عالم شفیع اعظم نے یہ حال دیکھکر مالک سے پوچھا
کہ یہ طبقہ کسکے واسطے تجویز ہی مالک نے کچھ جواب نہ دیا پھر استفسار فرمایا اوسنے شرم
سے سر جھکا لیا جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ مالک کے اظہار مین حضور سے شرماتا ہی
فرمایا بے تکلف بیان کرے شاید آج کچھ اسکا تدارک ممکن ہو مالک نے عرض کیا یا شفیع المذنبین
یا رحمۃ للعالمین یہ طبقہ آپکی امت گنہگار کے واسطے ہی آپ اپنی امت کو کثرت
جرائم سے منع فرمائین والا مجھے طاقت تخفیف عذاب کی نہوگی اور حضور سے محجوب
ہونگے الغرض خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال سنتے ہی گریان ہوئے اور عمامہ مبارک
سر سے جدا کر کے مناجات کرنے لگے کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ میری امت کے بہت ضعیف اور
ناتوان ہین متحمل اس عذاب شدید کے کیونکر ہونگے بے نیاز اتو نے مجھے تاج شفاعت کا
عنایت فرمایا یہ نوازش مجھے تو نے شفیع عاصیان مقرر کیا ہی تو غفور رحیم ہی
اب شرم و آبرو میری تیرے ہاتھ ہی چشم مبارک سے قطرات اشک متصل جاری تھے
جبرئیل امین اور ملائکہ مقربین حضرت کے ساتھ مناجات مین شریک تھے ناگہان
خطاب آیا کہ ای حبیب رب العالمین و ای شفیع المذنبین آپ ہرگز ملول اور رنجیدہ
خاطر نہون قیامت کے دن آپکی شفاعت سے اتنے لوگ بخشونگا کہ آپ
مجھسے راضی اور خوشنود ہونگے حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حجۃ الوداع سے فارغ ہوکے مدینہ میں تشریف لائے اہل بقیع و شہداے احد کے
واسطے دعاے مغفرت فرمائی پہلے میمونہ خاتون کے گھر میں درد سر لاحق ہوا جب
مرض کی شدت ہوئی ازواج مطہرات عیادت کے لیے وہیں حاضر ہوئیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی طرف دیکھکر فرمایا کل میں کہاں ہونگا سب نے دریافت
کیا کہ شاید عائشہ صدیقہ رض کے گھر تشریف رکھنا منظور ہے تمام ازواج مطہرات اسی بات پر
راضی ہوئیں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اوسی شدت مرض میں اہلبیت
کی دستیاری سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لائے اور درد
کی کمال شدت تھی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو شدت مرض سے نہایت بیقراری تھی بستر بیماری پر بار بار
کروٹیں بدلتے تھے اور کراہتے تھے اور اکثر اوقات فرماتے تھے مع الذین انعمت علیہم
من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اور کبھی فرماتے تھے
ھو الرفیق الاعلی عبد اللہ بن مسعود رض روایت کرتے ہیں کہ ایکدن حالت شدت
مرض میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواص اصحاب کو حضرت عائشہ صدیقہ رض
کے گھر بلایا جس دم ہم لوگوں کو دیکھا نہایت شفقت اور عنایت سے ہماری غربت
اور بیکسی پر نظر کرکے رونے لگے اور فرمایا مرحبا بکم اللہ وجمعکم اللہ حفظکم
اللہ ھدکم اللہ وسلمکم اللہ رزقکم اللہ اے لوگو ہمارے
اور تمہارے ایام فراق کے قریب آپہونچے اور عنقریب رخصت ہوا چاہتا ہی تھا

علی نبیک خیر الخلق کلہم	یا رب صل وسلم دائما ابدا
برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام	بھیج اے رب میرے درود و سلام

بیان وفات سرگردانی قلم شکستہ نگار کی تحریر واقعۂ وفات خواجۂ عالم علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات سے اس قدر ہے کہ ہر حرف تازہ رقم ہجوم رنج اور غم سے آلودہ ہے اور ہر سطر پیچ وخم بین السطور سے یہ پاک ہی مقام عبرت ہے کہ جسکے واسطے حضرت آدم اور ملائکہ بلکہ اٹھارہ ہزار عالم عالم ظہور میں آیا ہو دنیا میں نہ رہے پس اور کوئی اس شہر ناپائدار وحشت سرا میں کیا ارادۂ قیام کا کرسکتا ہے خامۂ ژولیدہ بیان آلودۂ ندامت سے نہیں اوٹھا سکتا کہ ابھی حال ولادت خواجۂ کائنات کا زبان پر تھا اور کون ومکان میں آسمان سے آوازۂ تہنیت کا بلند تھا اب واقعۂ جگر گداز وفات کس زبان سے بیان کرے لیکن جو حدیث نبوی حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم مرہم زخم جگر ہی نظر رہا کچھ حال اس سانحۂ قیامت خیز کا بھی بیان کیا جائے روایت ہے کہ ہجرت کے دسویں برس جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کیا اور احکام دین کے تلقین فرما کے کلمات رخصت کے فرمانے لگے کہ شاید آیندہ سال میں پھر اتفاق حج کا نہو اسیواسطے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں اور اسی ہنگام میں سورۂ اذا جاء نازل ہوئی آپ نے حضرت جبرئیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے خبر رحلت کی دیتا ہے اس جہان سے جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ والآخرۃ خیر لک من الاولیٰ آخر

اور مزاج کا حال پوچھتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر مرضی مبارک دنیا مین رہنے کی ہو تو مجھے
مشکل نہین ابھی شفاے کامل عنایت کرون والا اپنے جوار رحمت اور مغفرت مین جانے کی
آسائش تجویز کرون حضرتؐ نے فرمایا مزاج تو بہت ناساز ہی اور مین بہر صورت
تابع فرمان ہون رضاے مولی از ہمہ اولی ہی

قطعہ

سر بندگی بخدمت بنہم کہ پادشاہی	بکسے نمیتوانم کہ حکایت تو گویم
اگرم خلاص بخشی و گرم بلا کہ خواہی	ہمہ جانب تو گیرند تو ہمان کہ خواہی

روایت ہی کہ شدت مرض مین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کو بلایا اور اپنے پاس بٹھایا اور اپنی رحلت کا حال سنایا حضرت سیدہ نے شور رووا ویلا شروع کیا اور کہا وَا اَبَتَاہُ وَا مَدِیْنَاہُ خَرِبَۃِ الْمَدِیْنَۃُ افسوس مدینہ خراب ہوا انصار اور اصحاب یہ حال دیکھکر نہایت حیران اور سراسیمہ ہو کے گرد مسجد کے جمع ہوئے اور گریہ وزاری سے شور قیامت برپا کیا حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اضطراب و بیقراری اصحاب کی سنکر مسجد مین تشریف لائے اور بلال سے فرمایا کہ کوچہ و بازار مین منادی کرے تا وصیت اپنی سے کوئی شخص محروم نرہے بلال روتے ہوئے بازار مین آئے اور آواز دی کہ ای لوگو آج نبی آخر الزمان کی وصیت ہی جو کوئی یہ آخری وصیت سنا چاہے تو مسجد مین حاضر ہووے نہین تو پھر رسول کہان اور یہ وصیت کہان پس تمام مسلمان یہ خبر سنتے ہی اپنی دکانین چھوڑ چھوڑ روتے ہوئے مسجد کو چلے اس قدر خلقت جمع ہوئی کہ صحن مسجد مین قدم رکھنے کی جا بے باقی نتھی سید عالم مسافر ملک عدم نے بعد حمد و سپاس حق تعالی کے فرمایا لوگو عنقریب کوچ کیا چاہتا ہی دنیا سے

اس جہان سے اصحاب نے یہ حال سنتے ہی گریہ وزاری سے شور عظیم برپا کیا اور
پوچھا یا رسول اللہ آپ کب انتقال فرمائینگے فرمایا بہت قریب عرض کیا یا رسول اللہ
آپکو غسل کون دے فرمایا مردان اہلبیت جو قریب تر ہوں پوچھا یا رسول اللہ کفن کس کپڑے کا
دیا جائے فرمایا یہی لباس جو میرے بدن میں ہو کفایت کرتا ہے اور جو چاہو حلہ یمنی خواہ
مصری یا اور کوئی کپڑا سفید جیسا چاہو پوچھا یا حبیب اللہ نماز جنازہ کی کون پڑھاوے
اتنے میں کسی سے ضبط گریہ نہو سکا سب کے سب بے اختیار رونے لگے جناب رسالتماب
بھی نہایت شفقت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا صبر کرو رحمت خدا نازل ہو تم پر اے لوگو
جسوقت مجھے نہلا کے کفنا کر قبر کے پاس رکھنا ایک لحظہ علیحدہ ہو جاؤ پہلے میرا پروردگار
آپ رحمت خاص مجھ پر نزول اجلال فرمائیگا پھر میرے جنازے کی جبرئیل نماز پڑھیگا
پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت مع افواج کے بعد اسکے مردان اہلبیت پھر
عورات اسکے بعد تم لوگ سب فوج فوج آکے نماز میرے جنازے کی پڑھتے جاؤ اور
جو شخص پیروی میرے دین کی کرے تا قیامت سلام میرا اسکو پہونچاتے رہو عبداللہ
ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ ایکدن میں حالت مرض میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر ہوا تپ اس شدت سے تھی کہ بدن مبارک پر ہاتھ نرکھ سکا ابو سعید
سے روایت ہے کہ شدت اور حرارت تپ کی چادر کے اوپر سے محسوس ہوتی تھی اور
کوئی ہاتھ نرکھ سکتا تھا نقل ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جبرئیل امین آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا تعالی بہت بہت سلام فرماتا ہے

آپکو اس تکلیف سے معذور رکھ حضرت عثمانؓ باحیا اور حضرت علی مرتضی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا روتے ہوے آئے اور کہا ای عکاشہ طبیعت رسول کریم معدن اخلاق عمیم اشفاق صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ کی شدت سے بیمار ہی ایک تازیانے کے بدلے دوسو تازیانے ہمکو مار رسول مصطفی محبوب کبریا کو اس حالت مین اذیت سے معذور رکھ بعد اسکے دونون صاحبزادے جناب حسنؓ و حسینؓ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یہ خبر سنکے مضطر اور گریان آئے اور فرمانے لگے کہ ای عکاشہ ہمارا باپ بسبب بیماری کے بہت ضعیف و ناتوان ہی ایک تازیانے کے عوض ہمکو ہزار ہزار تازیانے لگا ہمارے جد بزرگوار کو اس حالت رنجوری مین مت تکلیف پہونچا اوسنے عرض کیا صاحبزادو امر انتقام مخصوص غیر پر منتقل نہین ہوتا پس حضرت سید عالم رسول اکرم نے فرمایا ای عکاشہ اپنا کام جلد تمام کر مبادا مرگ فرصت ندے ضرور نہین کہ پھر یہ مواخذہ عاقبت تک باقی رہے عکاشہ نے عرض کیا یا حبیب اللہ مین اوس دن برہنہ تن تھا اور حضور اس وقت پیرہن پہنے ہین حضرت صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ نے پیرہن جس دم جسد مبارک سے اوتارا تمام اہل محفل روتے روتے بیہوش ہو گئے اور ملائکہ مقربین ہیبت سے کہتے تھے نظم

خدایا این چہ سامان ست امروز	فلک بر خویش لرزان ست امروز
خدایا بر حبیب خویش بنگر	کہ از دہشت بپا شد شور محشر
تنش نازک تر از برگ گل تر	خلد تازنگاہش ہمچو نشتر
خدایا بر حبیب خود ببخشائے	مصیبتہا سے اوبہا بیفزائے

نبیؐ تمھارا وصیت کرتا ہون مین اس بات کی کہ اگر کسیکو مجھسے کچھ ایذا پہونچی ہو آج
بے تکلف ظاہر کرے کہ ابھی انتقام اوسکا ممکن ہی تو مین بفراغ خاطر ملکِ بقا کو روانہ ہون
اور یہ خیال نکرے کہ انتقام لینا رسولؐ سے نامناسب ہی کسواسطے کہ فضیحت عقبیٰ سے
رسوائی دنیا کی بہتر ہی کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین منافق ہون کسی نے عرض کیا
کہ مین دروغ گو ہون کثیر النوم ہون آپنے سبکے واسطے دعا فرمائی اتنے مین عکّاشہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ حضرت نے ایک منزل مین بے سبب میری پیٹھ پر تازیانہ مارا تھا مجھے
انتقام اوسکا ہرگز منظور نتھا لیکن ہرگاہ حضور نے اس قدر اصرار فرمایا اظہار اس بات کا ضرور
ہوا آپنے فرمایا رحمک اللہ یا عکّاشہ انتقام چاہتا ہی اوسنے عرض کیا بلے
یا رسول اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا کہ فاطمہؓ کے گھر جا
اور وہ تازیانہ کہ اکثر لڑائیون مین ہمارے ساتھ رہتا تھا اوٹھا لا بلالؓ افتان وخیزان
صدگونہ بیقرار اپنے جینے سے بیزار روتے ہوئے جناب سیّدہؓ کے گھر سے وہ تازیانہ
حضور مین لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تازیانہ عکّاشہ کو حوالہ فرمایا اور
صحن مسجد مین پیٹھ جھکا کر فرمایا ای عکّاشہ رحمت خدا نازل ہو تمپر بے رو و رعایت اپنا انتقام لے
عکّاشہ تازیانہ لیکر مستعد ہوا اہل محفل مین ایک شور محشر برپا ہوا تمام اصحاب اور انصار اور
اہلبیت یہ حال دیکھتے ہی تھرّانے لگے مسجد مین ایک زلزلہ سا پڑ گیا حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے ای عکّاشہ مزاج شفیع عالم
مسافر ملک عدم کا چند روز سے علیل ہی عوض ایک تازیانے کے سو سو تازیانے ہمکو مار

ضبطِ گریہ نکر سکے بے اختیار رونے لگے اور بیہوش ہوگر پڑے **شعر**

در نماز خم ابروے تو چون یاد آمد ۔ حالتی رفت کہ محراب بفریاد آمد

فریاد و زاری اصحاب کی سمعِ مبارک مین پہونچی آنکھین کھولدین اور سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا شور ہی عرض کیا **نظم** یاران تو از غمت نہ بوبند زین بیش چہ گویمت کہ چو بند ۔ از ہجر تو سوخت استخوانہا ۔ چون موم گداخت مغز جانہا

حضرت سید عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر مسجد مین تشریف لائے اور فرمایا ای لوگو کوئی پیغمبر اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا مین بھی نہ رہونگا قریب ہی کہ تمسے جدا ہون تمھین خدا کو سونپتا ہون **نقل ہی** کہ ایکدن خلاصۂ موجودات خواجۂ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر سر مبارک رکھکر آنکھین بند کرلین اور چہرۂ نورانی کا رنگ متغیر ہوگیا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا وا ابتاہ کچھ جواب نہ پایا پھر کہا بابا جان فاطمہ کی جان تم پر قربان ذرا آنکھ کھولیے اور مجھسے بولیے حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بیقرار دیکھکر پاس بلایا اور اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا خداوندا فاطمہ کو صبر دے اتنے مین دونون صاحبزادے حسنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا حاضر ہوئے رخسارے سینۂ مبارک پر ملتے تھے اور روکر کہتے تھے ای پدر بزرگوار آپکی مفارقت سے ہمارا حال کیا ہوگا بعد تمھارے ہماری ماں اور باپ کی غمخواری کون کریگا ازواج مطہرات اور اصحاب کے رونے سے زمین و آسمان کانپتا تھا حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا لوگو صبر کرو یہ فرمایا اور بہت روئے ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ معصوم ہین آپکے رونے کا سبب کیا ہی

غرضکہ عکاشہ اوٹھا اور مہر نبوت خاتم رسالت کو بوسہ دیکے عرض کرنے لگا یا حبیب اللہ آرزو میری یہی تھی کہ دم واپسین ایکبار مہر نبوت کی زیارت سے مشرف ہون چنانچہ بحیلہ انتقام اس دولت سے بہرہ اندوز ہوا ورنہ جناب اقدس نے کبھی مجھے تازیانہ مارا اور نہ مین مجال انتقام لینے کی رکھتا تھا آپنے عکاشہ کے حق مین دعا خیر فرمائی اور دولت سرے مین تشریف فرما ہوئے

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلھم
بھیج او رب مرے درود و سلام		بر گزیدہ نبی پہ اپنے مدام

روایت ہی کہ ایام مرض مین بلالؓ ہر روز نماز پنجگانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرتے تھے آپ مسجد مین تشریف لاتے اور نماز باجماعت ادا فرماتے آخر مرض مین عشا کے وقت بلالؓ حجرے کے دروازہ پر جا کر پکارے الصلوٰۃ یا رسول اللہ طالب وصال خدا عازم ملک بقا شدت مرض کے سبب سے باہر نہ آسکے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھاوے عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کثیر الحزن رقیق القلب ہی آپکا مقام خالی دیکھکر تاب نہ لاسکیگا پھر حکم ہوا ابوبکرؓ نماز پڑھاوے غرض بلالؓ سراپا ملال یہ حکم سنکر روتے ہوے پھرے کہا اے کاش مین پیدا نہوتا یا پہلے ہی مرجاتا کہ یہ حال اپنے آقا کا اپنی آنکھ سے نہ دیکھتا اب فراق رسول اللہ مین کیونکر جیونگا اور کس طرح دل کو صبر دونگا القصہ بلالؓ نے صدیق اکبر کو حکم نبوی سے مطلع کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے واسطے کھڑے ہوے جس وقت مقام خیر الانام کا خالی دیکھا

سو آج ختم ہو گیا الغرض ملک الموت آستانۂ نبوی پر آکر پکارے السلام علیکم
اہل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ اجازت ہو تو گھر میں آؤں اوس وقت
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت کے سرہانے بیٹھی تھیں جواب دیا
کہ رسول خدا شدائد مرض میں مبتلا ہیں ملاقات نہو گی پھر اذن طلب کیا وہی جواب پایا
تیسری بار ایسی آواز مہیب سے اجازت چاہی کہ سننے والوں کا بدن ہیبت سے کانپنے لگا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کھولکر پوچھا کیا حال ہی حضرت فاطمہ زہرا نے
عرض کیا کہ ایک اعرابی دروازے پر کھڑا رخصت آنے کی چاہتا ہی ہر چند عذر
کرتی ہوں نہیں مانتا آپنے فرمایا ای فاطمہ یہ ملک الموت ہی مٹانے والا لذتوں کا
لوٹنے والا راحتوں کا یتیم کرنے والا فرزندوں کا بیوہ کرنے والا عورتوں کا حضرت
فاطمہ زہرا رونے لگیں جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان پدر
مت رو تیرے رونے سے حاملان عرش رونے ہیں بعد اسکے عزرائیل کو بلایا ملک الموت
نے حاضر ہوکے عرض کیا یا رسول اللہ حقتعالیٰ نے مجھے آپکا فرمانبردار کیا ہی اور حکم ہی
کہ بے اجازت قبض روح نکروں اگر حضور بخوشی خاطر اذن فرماویں بہتر والا اسی طرح
پھر جاؤں ارشاد ہوا جبرئیل کو کہاں چھوڑا عرض کیا آسمان دنیا پر فرشتے اوسکے پاس
برسم تعزیت آتے ہیں حضور کی عزاداری میں مصروف ہی اتنے میں جبرئیل امین حاضر
ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای جبرئیل ایسے وقت میں مجھے تنہا چھوڑا
فی الحال مجھکو سفر آخرت درپیش ہی کوئی ایسا مژدہ سنا کہ جس سے خاطر میری مطمئن ہو

فرمایا امت کی بیچارگی اور بیکسی پر روتا آتا ہی حضرت سیدہ فاطمہ زہرا نے پوچھا ای پدر مہربان
قیامت کے دن مین آپکو کہان پاونگی فرمایا کہ جنت مین لوائے حمد کے نیچے آمرزش
کیواسطے استغفار کرتا ہونگا عرض کیا اگر وہان نپاؤن فرمایا پل صراط کے پاس امت
کی نجات کیواسطے دعائے خیر کرتا ہونگا التماس کیا جو وہان بھی یارت نصیب نہو فرمایا
میزان کے قریب ثقل اعمال امت کیلیے دعا کرتا ہونگا کہا جو وہان بھی نپاؤن جواب دیا
کنارے دوزخ کے کھڑا ہونگا تا امت عاصی اور دوزخ کے درمیان مین حائل ہون
اور کسی پر آنچ نہ آنے دون پوچھا اگر وہان بھی ملازمت حاصل نہو ارشاد ہوا کنارے
حوض کوثر کے تشنہ کامان امت کو پانی پلاتا ہونگا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
روئین اور کہا الحمد للہ میرا باپ ہر حال مین شفیع گنہگاران امت ہے

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج اے رب مرے درود و سلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

روایت ہی کہ دو دن حضرت جبرئیل علیہ السلام عیادت کیواسطے جناب
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مزاج کا احوال پوچھا فرمایا بہت
ناساز ہی تیسرے دن پھر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالی نے آج ملک الموت کو حضور
مین بھیجا ہی اگر اجازت ہو تو خدمت مین حاضر ہو حکم ہوا آوے پس حضرت جبرئیل علیہ السلام
ملول و محزون اَلْوِدَاعُ اَلْوِدَاعُ کہتے اوٹھے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ
آج سے پھر اتفاق دنیا مین آنے کا نہوگا میرا آنا جانا دنیا مین صرف آپکے واسطے تھا

دوسرے یہ کہ قیامت کے دن میری شفاعت عاصیانِ امت کے حق مین قبول
فرمائے تیسرے یہ کہ ہر ہفتے مین دو بار امت کے اعمال سے مطلع ہوتا رہون کہ مجھے اپنی
امت کی مفارقت کا ہرگز تحمل نہین اگر اونکے اعمال نیک سنونگا اس طرح
اونکے نامہ اعمال مین لکھاؤنگا کہ کبھی مٹ نسکے گا اور اگر اعمال بد دریافت ہونگے
تو استغفار کرکے اونکے نامہ اعمال سے محو کرواؤنگا حضرت جبرئیل گئے اور جناب
احدیت جل شانہ سے خبر خوش لائے کہ حقتعالی نے یہ باتین بھی قبول فرمائین
حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکے فرمایا الآن طاب قلبی
یعنی اب دل میرا محظوظ ہوا ای عزرائیل اب اپنا کام کر غرض کہ عزرائیل بموجب
حکم کے قبض روح پرفتوح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین مصروف ہوئے

یا رب صلِّ وسلِّم دائماً ابداً	شعر	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج ای رب مرے درود وسلام		برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

شدتِ جانکنی اور سکرات موت کی اسقدر تھی کہ رنگ چہرہ مبارک کا کبھی زرد اور کبھی
سرخ ہوتا تھا اور ایک پیالہ پانی کا سامنے رکھا تھا بار بار اپنے منھ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے
اعوذ باللہ من سکرات الموت ان للموت سکرات ملک الموت سے پوچھا کہ
جانکنی مین اسقدر تکلیف اورونکو بھی ہوتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ جسقدر تکلیف اونپر
ہوتی ہے اوسکا عشر عشیر بھی آپکے واسطے نہین سنتے ہی آبدیدہ ہوکے فرمایا وامتاہ ای عزرائیل
جتنی تکلیف اور شدت نزع روح کی میری امت پر ہو آج اونکے عوض سب مجھپر

عرض کیا یا رسول اللہ باغ جنت آراستہ آتش دوزخ افسردہ حورین سراسر آراستہ
جلوہ آمد ورفت حضور کی منتظر ہین اول وہ شخص کہ اوسکی شفاعت قیامت کے دن منظور ہوگی
آپ ہونگے یا رسول اللہ خدا تعالی آپکی ملاقات کا مشتاق ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھے ہر دم
امت کا ملال اور ہر وقت یہی خیال ہے کہ قیامت کے دن کیا معاملہ انکے ساتھ ہوگا جبرئیل گئے
جناب احدیت مین عرض کیا بار خدایا مین نے سب بشارتین سنائین لیکن خاطر اقدس
تیرے محبوب کی ابتک مطمئن نہین کچھ اور مژدہ چاہیے جس سے مزاج عالی مسرور ہو حکم ہوا
کہ میرے حبیب سے بعد سلام کہو کہ آپکی امت کا کوئی شخص اگر تمام عمر جرم وعصیان مین آلودہ
رہے اور موت سے ایکسال پہلے توبہ کرے سب گناہ اوسکے بخشونگا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا موت کا حال کسیکو معلوم نہین شاید کہ ایکبرس پیشتر توبہ نصیب نہو ارشاد ہوا
ایک مہینے پہلے توبہ کرے آپنے فرمایا ایک مہینہ بھی بہت ہے ارشاد ہوا ایک ہفتہ پیش
از مرگ توبہ کرے فرمایا ایک ہفتہ بھی بہت ہے فرمان آیا ایکدن پہلے توبہ کرے فرمایا ایکدن
بھی بہت ہے خطاب پہونچا ایک ساعت قبل از مرگ توبہ کرے فرمایا ایک ساعت بھی بہت ہے
شاید میسر نہو آخر حکم ہوا کہ اگر تمام عمر گناہون مین گذاری ہو اور مرتے دم آنکھون سے
آنسو بہاوے یا اپنے اعمال یاد کرکے پشیمان ہووے اوسکے گناہ بخشونگا اور
اگر پشیمان بھی نہو تو اوسکو تیری شفاعت سے نجات دونگا بعد اسکے فرمایا اے جبرئیل
اب تین باتون کی مجھے آرزو ہے اور امیدوار ہون کہ میرا پروردگار وہ بھی
قبول فرماوے اول یہ کہ میری امت پر شامت گناہ سے دنیا مین عذاب نہو

صدیقہ رضی اللہ عنہا روتی تھین اور فرماتی تھین کہ افسوس اوس نبی آخر الزمان کا جو امت عاصی کے غم مین ایک رات باطمینان نسویا اور ایکدن نان جوین آسودہ ہوکر نکھائی گوہر دندان اوسکا سنگ جفا سے شہید ہوا لیکن سوا صبر اور شکر کے کچھ زبان پر نلایا افسوس اوس نبی صاحب برہان کا جسنے درویشی کو تونگری پر اختیار کیا اصحاب رضہ جو مسجد مین معتکف تھے اہلبیت کے رونے کی آواز سنکے سراسیمہ اور متحیر ہوگئے بعضے سکتے کی حالت مین خاموش بعضے اختلال حواس سے خود فراموش چنانچہ حضرت عثمان رضہ زبان سے نہ بول سکتے تھے سکتے کی حالت مین ہر ایک کا منھ تکتے تھے حضرت صدیق اکبر رضہ روتے ہوئے آئے اور کہا وا محمداہ واانقطاع ظہراہ اہلبیت

ای پشت مرا ز غم شکستے	تا رخت حیات خویش بستے

چہرۂ مبارک سے ردا اوٹھاکے پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا ای خدا اپنے حبیب کو میرا سلام پہونچا اور ای حبیب صدیق کو اپنے خدا کے پاس جلد بلا تمام اصحاب کے گریہ وبکا سے عالم حشر برپا ہوا اور ماتم کیا ملائکہ اور خضر اور الیاس نے ناقہ سواری کا ایسا غمگین ہوا کہ کچھ نکھاتا نہ پیتا تھا بعد تین روز کے مرگیا اور دراز گوش کوئین مین گرکے ہلاک ہوگیا روایت ہی کہ انتقال کے وقت سے دفن تک مدینہ ایسا تنگ اور تاریک ہوا کہ اپنی آنکھ سے اپنا ہاتھ نہین نظر آتا تھا اور ایک کو دوسرے کا منھ نہین سوجھتا تھا فی الحقیقت جب ایسا آفتاب مکرمت دنیا سے اوٹھ جاوے کیونکر زمین و آسمان کیونکر نظر آوے

یا رب صل وسلم دائما ابدا	شعر علی نبیک خیر الخلق کلھم

تمام کر میری امت ضعیفہ اس رنج واذیت سے محفوظ رہے عزرائیل نے عرض کیا
یا شفیع المذنبین آپ اسکا کچھ غم نفرمایئن جس طرح مادر مشفقہ سوتے لڑکے کے منہ سے پستان
نکال لیتی ہی اس طرح آپکی امت کی روح بہ آسانی قبض کرونگا روایت ہی کہ ایام مرض
مین عائشہ صدیقہ رضؓ کے پاس چھ یا سات دینار سرخ تھے کہ سب فقرا اور مساکین کو دیدا لے
اور نزع روح کے وقت چراغ کا تیل میسر نہوا چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ نے ایک ہمسایہ سے
فرمایا کہ اگر تیرے گھر تھوڑا سا تیل ہو تو لا کہ سلطان دین متین شمع شرع مبین اس وقت حالت
نزع مین ہین حالت نزع روح مین سر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے زانو پر تھا ہاتھ آسمان
کی طرف اوٹھا کے فرماتے تھے ھو الرفیق الاعلیٰ کہ ایکبارگی روح پر فتوح قالب پاک سے
پرواز کرکے دار البقا کو رحلت فرما ہوئی قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون بیت

ای جان صد ہزار چو ما وقف جان تو   ہر دم ہزار تحفہ ما بر روان تو

حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا واویلا وامصیبتا فریاد کرتی تھین باپ میرے
دعوت حق کی قبول کی تونے باپ میرے جنت الفردوس مین نزول کیا تونے بابا جان
خبر تیری موت کی جبرئیل کو کون پہونچاوے بابا جان بغیر تیرے وحی الٰہی کسکے پاس
آویگی افسوس اب حسنین رضؓ کی پاسداری کون فرمائیگا افسوس اب جبرئیل
میرے گھر کاہے کو آئیگا بار خدایا تو مجھے اپنے باپ کے دیدار سے محروم مت رکھ
بار خدایا مجھے اپنے حبیب کی زیارت سے بے نصیب مت کر اسی طرح تا زندگی فراق پدر
مین گریان اور نالان ہین یہان تک کہ بعد چھ مہینے کے انتقال فرمایا ام المومنین عائشہ رضؓ

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روی گل سیر ندیدیم بهار آخر شد

حال جبرئیل پریشان شده همچون کاکل | رفت از خویش به پیچیده برنگ سنبل
گفت بر هم زده آرام من آن غیرت گل | با من دل شده تو نیز بنال ای بلبل

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روی گل سیر ندیدیم بهار آخر شد

متبدل شده با درد و الم عیش و طرب | روز در چشم جهان تیره تر آمد از شب
از غمش جامه دریدند چو خوبان عرب | کعبه گردید سیه پوش و فغان زد به تعب

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روی گل سیر ندیدیم بهار آخر شد

اندرین واقعه آزرده ز جان گشت بلال (رض) | بود پروانهٔ آن شمع شبستان جلال
زندگیش بود حضوری و وصال | گفت اکنون بجهان نیستم هست مجال

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روی گل سیر ندیدیم بهار آخر شد

یکطرف عائشه (رض) آتش زدی از ناله بجان | یکطرف فاطمه (رض) زهرا ز یتیمی گریان
یکطرف گریه کنان بود علی و عثمان (رض) | یکطرف بر لب صدیق (رض) و عمر (رض) شور و فغان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روی گل سیر ندیدیم بهار آخر شد

بود نادیده گرفتار اویس قرنی (رض) | از غمش بادیه پیمای غریب الوطنی
تا شنید اینکه سفر کرد نگار مدنی | نعره میکرد و بصد جانکنی سینه زنی

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روی گل سیر ندیدیم بهار آخر شد

گاه بوی ز نسیم سحری می طلبید | گاه بر خود صفت بید ز غم می لرزید

بھیج اے رب مرے درود و سلام	برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار موافق وصیت کے غسل اور تجہیز اور تکفین عمل مین لائے اور نماز جنازے کی نوبت بنوبت مطابق حکم کے پڑھتے گئے بعد اسکے دفن کیا نظم

حجرۂ عائشہ یا بود از رشک چمن	یا ہمان حجرہ شد امروز او را مدفن
یا بہم بود شب و روز بجانانہ سخن	یا بلند است ازان خانہ بہر سو شیون
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد
تازہ تر بود ز حسن رخ او باغ و بہار	خار بشکست غمش در دل اصحاب کبار
ہر زمان پیش نظر بود رخش لیل و نہار	چون ننالند کنون بر صفت بلبل زار
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد
تا بپوشید رخ اندر چمن آن رشک پری	تیرہ شد دیدۂ نرگس ز پریشان نظری
خاک می بیخت بہر کوچہ نسیم سحری	قمری از سرو برافتاد پے نوحہ گری
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد
پیر گردون ز غمش جامۂ ماتم پوشید	مہر و ماہ از تپش دود جگر میجوشید
جگر لالہ ازین واقعہ خون میگردید	بلبل خستہ کہ از طرف چمن مے نالید
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد
گفت صدیق اگر کنون نہ ہم جان چکنم	میرود جان ز تن از رفتن جانان چہ کنم
گل سفر کرد گلستان شدہ ویران چکنم	گر ننالم صفت بلبل نالان چکنم

اور روضۂ انور کی زیارت سے مشرف ہون اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذِہِ النِّعْمَةَ
بِفَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ راوی لکھتا ہی کہ بعد وفات خواجۂ کائنات عَلَیْہِ التَّحِیَّاتُ
کے جسقدر صدمات اصحاب اور ازواج طاہرات پر گذرے بیان اوسکا احاطۂ تحریر سے
خارج ہی چنانچہ بعضے قوت گفتار اور بعضے طاقت رفتار سے عاری ہوئے اور بعضے
مرگئے اور بعضون نے مسافرت اختیار کی چنانچہ حضرت بلال حبشیؓ نے مدینہ چھوڑ دیا اور
شام کو چلے گئے بعد چند مدت کے حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے
ہین ہم پر جفا کی تو نے کہ ہمارے جوار رحمت سے دور چلا گیا اب قصد ہماری زیارت کا کر
حضرت بلالؓ مدینے مین آئے اون دنون جناب سیدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے
انتقال فرمایا تھا حضرت حسنین عَلَیْہِمَا السَّلَامُ کی ملازمت سے مشرف ہوکے حال وفات
جناب سیدہؓ کا سنا بہت روئے اور کہا ای جگر گوشۂ رسول پدر بزرگوار کا وصال خوب
جلد پایا بعد اسکے اکثر لوگ مکلف ہوے کہ بلال موافق معمول قدیم کے اذان سناوین بلالؓ نے
عذر کیا کہ ہرگاہ میری اذان کا قدردان ہی نہ رہا مین نہ اس زبان سے اذان کہون
اور کسکو سناؤن جب لوگون نے بہت سا اصرار کیا اور حضرت حسنین عَلَیْہِمَا السَّلَامُ
نے بھی صاف فرمایا تب بلالؓ اذان کہنے مستعد اور اہالی مدینہ گرد وپیش جمع ہوے
جس وقت بلالؓ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تمام مدینہ کے در و دیوار سے شور فریاد
بلند ہوا جب کہا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قبر شریف کی طرف اشارہ کیا سب
بے اختیار رونے لگے اور بلالؓ بیہوش غش کھاکے گرے تمام ازواج طاہرات

گہ ز حسرت تشنۂ شربت بطحا سپید | گاہ بیتابانہ از درد جگر مینالید

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

قثم بن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ جس وقت جسد مبارک کو قبر مین سرِ خاک پہ لٹایا اور چہرۂ نورانی سے پردہ کفن کا اوٹھایا مین نے دیکھا کہ لبہاے مبارک کو جنبش تھی اور آہستہ آہستہ فرماتے تھے اپنے کانون سے مین نے سنا کہ قبر مین بھی یہی فرماتے تھے یا ربِّ

اُمّتی یا ربِّ اُمّتی طیبت	جانم فدا اگر ہمہ امت ... ن	از حمد تا لحد ہمہ تیمار المنان

نقل ہی کہ جس وقت روح مطہر آنحضرتؐ زینت افزاے عالم علیین ہوئی ایک تابوت مرصع یاقوت جنت سے مرتب ہوا اور جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر انور سے گذرانا گیا کہ اگر مرضی مبارک ہو تو ملائکہ ملاء اعلی جسد اطہر کو اس تابوت مین لاوین اور پھر مرقد مبارک اور مدفن متبرک سر بستانِ بہشت مین بناوین حضرت شفیع المذنبین خاتم المرسلین نے فرمایا کہ میرا دل نہین چاہتا اور طبیعت گوارا نہین کرتی کہ امت سے یک لحظہ جدا ہون مین نے خاکساران امت غمناک کیواسطے گوشۂ خاک قبول کیا ہے مین اونسے جدا ہون اور وہ میرے فراق مین مبتلا ہون اور جب تک مین ہا نہین ہون وہ عذاب دنیا و آخرت سے محفوظ رہین عاشقان رسولؐ کو چاہیے ذرا اس شفقت اور عنایت کو بغور دیکھا چاہیے کہ کس قدر تفضلات ہم خاکسارون کی مشت خاک پہ مبذول ہی لازم ہی کہ ہم دل و جان ایسے شفیع شفیق کے نام پہ قربان کرین اور اس مرقد منور

سلمان فارسیؓ اوسکو ساتھ لیکر مسجد نبوی مین آئے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہٗ اور اصحاب رسولؐ مسجد مین محزون و ملول بیٹھے تھے یہودی ازبسکہ زیارت
رسول خدا کے اشتیاق اور شوق ملازمت مین استغراق رکھتا تھا حضرت علی مرتضیٰؓ کو
رسول خدا سمجھا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جس وقت نام مبارک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا سنا اصحاب
بے اختیار رونے لگے حضرت علیؓ نے پوچھا اے شخص تو کون ہے کہ ہماری مصیبت تازہ کرتا ہے
اور نمک جراحت دل پر چھڑکتا ہے تین دن ہوئے کہ وہ آفتاب رسالت زیر زمین نہان ہوا
دوستون کا جگر آتش فراق سے کباب ہے یہودی یہ بات سنتے ہی بیہوش ہوکے گرا
اور اپنا سر پیٹکے کہنے لگا وَا حَسْرَتَا قَدْ ضَاعَ سَفَرِیْ یَا لَیْتَنِیْ لَمْ تَلِدْنِیْ اُمِّیْ
ہیہات میرا سفر ضایع ہوا ای کاش مین پیدا نہوا ہوتا اگر پیدا ہوا تھا نہ پڑھتا توریت جو
پڑھتا نام محمدؐ کا نہ دیکھتا اگر دیکھا تھا تو زیارت سے محروم نرہتا بعد اسکے کہا یا علیؓ اوس
جنابؐ کا کوئی لباس متبرک منگاؤ تا اوسکی خوشبو سے میرے دل کو تسکین حاصل ہو امیر المومنینؓ
نے سلمان فارسیؓ کو حضرت سیدہ بنت رسول اللہؐ کے حضور مین بھیجا کہ لباس قدسی
اساس لاؤ وہان حضرت زہراؓ اور جناب حسنین علیہم السلام درد یتیمی سے گریان اور
نالان تھے سلمانؓ نے در حجرہ کی زنجیر ہلائی جناب سیدہؓ نے پوچھا یتیمون کے دروازے پہ
اس وقت کون آیا ہے سلمانؓ نے عرض کیا خادم آستان اہلبیت سلمان فارسیؓ
فرستادہ مرتضیٰ علیؓ ہے رسول اللہ کا جبہ مبارک دیجیے جناب سیدہؓ نے فرمایا واویلا

اپنے اپنے حجرے سے باہر نکل آئین اور کہا ای بلالؓ اب ہمکو تمھاری اذان سننے کی تاب
نہین غرض اوس دن ایسا ماتم برپا تھا کہ گویا خواجۂ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات
نے ابھی انتقال فرمایا ہی عاشقان محمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے
عشق ہونا صدگونہ موجب برکات اور ہر طرح سبب حسنات ونجات ہی راوی لکھتا ہی
کہ ملک شام مین ایک یہودی تھا شنبہ کے دن توریت پڑھنے مین مشغول تھا نام نامی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا چار مقام مین لکھا دیکھا عداوت کی راہ سے اوس
ورق کو آگ مین جلادیا دوسرے روز وہ نام مبارک آٹھ جگہ پھر لکھا پایا اوس ورق کو
بھی جلادیا تیسرے روز بارہ مقام مین نام نامی لکھا دیکھا یہ شخص نہایت حیران ہوا
کہ جس قدر اوس نام کو صفحۂ توریت سے مٹاتا ہون اور بھی زیادہ لکھا پاتا ہون اگر یہی
احوال ہی تو تمام توریت اسی نام سے بھر جائیگی پھر آخر مشتاق زیارت کا ہوا رات
دن زیارت کے اشتیاق مین منزل بمنزل طی کرتا ہوا مدینہ منورہ مین پہونچا پہلے
حضرت سلمانؓ فارسی سے ملاقات ہوئی سلمانؓ کو سمجھا یہی پیغمبر خدا ہین پوچھا
اَنتَ مُحَمَّدٌ حالانکہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن پیشتر انتقال فرما چکے تھے
سلمانؓ نے کہا ای عزیز مین محمد نہین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام البتہ ہون
اوسنے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو سلمانؓ متفکر ہوے کہ اگر حال وفات کا
سناتا ہون تو ایک مشتاق مایوس ہو جاتا ہی اور اگر چھپاتا ہون تو اخفاے امر حق
مناسب نہین کہا ای شخص تجھے اصحاب رسول کے پاس پہلے لیچلتا ہون الغرض

سلمہ اللہ رب الحمید مطبع فیض منبع مشہور نزدیک و دور جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ واقع لکھنؤ مین بماہ فروری ۱۸۹۲ع مطبوع ہوکر پسند شائقین اور منظور کاملین ہوا

قصۂ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل سے سنو و ستو یہ داستان
لکھتا ہے یون راوی رنگین بیان
عشق و محبت کی نشانی ہے یہ
عاشق صادق کی کہانی ہے یہ
ایک مؤذن تھا نبی کا بلال رض
ہجر سے اوس کے گھٹا جون ہلال
دام محبت مین گرفتار تھا
شیفتۂ طرۂ طرار تھا
تشنۂ سرچشمۂ دیدار تھا
نرگس بیمار کا بیمار تھا
خستہ ہوا بعد وفات نبی
آہ کبھی کرتا تھا روتا کبھی
وحشت دل لیگئی آرام جان
جاتی رہی طاقت و تاب و توان
ہاتھ لگا پھٹنے گریبان تلک
دل سے لگی آگ جگر جان تلک
دیکھکر اوس لبِ رعنا کی قبر
عاشق غمگین کو نہ آتا تھا صبر
کہتا تھا افسوس نہ مرجاؤن مین
اس سے تو بہتر ہے کہ مرجاؤن مین
حیف مدینہ مین رہے یہ بلال
آنکھ سے دیکھے نہ وہ حسن و جمال
مرگ سے بدتر ہے مری زندگی
جینے سے اب مجھکو ہے شرمندگی
لطف نہیں پاتا ہون جینے مین اب
مین نہین جینے کا مدینے مین اب
شیفتہ کاکل شب فام کو
زلف جو یاد آئی چلا شام کو
چھوٹ گیا دیس جو محبوب کا
شام کا ملک آنکھون مین تاریک تھا
صبح وطن تیرہ تر از شام تھی
کالی بلا شام ہوئی شام کی
لوگ لگے پوچھنے تم کون ہو
آئے ہو اس دیس مین کس کام کو
کسلیے یان آئے ہو کیا کام ہے
رہتے ہو کس ملک مین کیا نام ہے
کسکے لیے ہوتے ہو خوار و زار
کسکے لیے ہوتے ہو یون منتظر
کیون تمھین بھایا ہے فقیری لباس
کسکے لیے ہوتے ہو ہردم اداس
اس دل شیدا مین ہے کسکا گذر
کون ہے وہ کسپہ لیا ہے یہ جوگ

میرے باپ کا جامہ مبارک کون پہن سکتا ہی سلمانؓ نے سب حقیقت حال عرض کی
اور پیرہن مبارک مسجد مین لائے تمام اصحاب رسولؐ و سن دین و دنیا کے بادشاہ کا پیراہن
کہ جسمین سات پیوند مختلف جابجا لگے تھے دیکھکر بہت روئے یہودی اوسکی خوشبو
سونگھتا اور بار بار آنکھون سے لگاتا اور کہتا تھا رُوحِي فِدَاكَ عَلَى طِيْبِكَ
يَا مُحَمَّدُ یا رسول اللہ میرے دل و جان اس خوشبو پر قربان افسوس ہی مشتاق دولت
زیارت سے محروم رہا یہ کہتا اور روتا ہوا حضرت علیؓ کے ساتھ مرقد انور کے نزدیک آیا
کلمہ طیبہ زبان پر لایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
پھر کہا بارخدایا اگر میرا اسلام تو نے قبول کیا ہو تو اسی دم مجھے اپنے حبیب کے حضور
مین بلالیں یا محمدؐ یا محمدؐ کہتا ہوا زمین پر گر پڑا اور رسول مقبول کی محبت مین روانہ
ملک بقا ہوا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ اٰمِنَّا عَلٰى حُبِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ خداوندا بانی محفل
رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مؤلف اس کتاب سعید یعنی فقیر غلام امام شہید کو
اور اوسکے کاتب و زفاری اور سامع کو جزائے خیر عنایت کر اور ہر ایک کے گناہ
صغیرہ اور کبیرہ سے درگذر اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَيْرِ
خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

تمّ الطبع

الحمد للہ والمنّہ کہ نسخہ متبرکہ مولد نامہ شریف تالیف مولانا مولوی غلام امام شہید

کچھ بھی تھا اوس شاہ کو ہوتی خبر
رہتی تھی پروانہ پوشش شمع سے
ماہ گیتی پسر سے داشتے
گر رخست از پردہ برون آمدے
ضعف سے ناگاہ جوش آگیا
حسن خدا داد دکھایا اوسے
مہر تھا نور تھا معشوق کا
شام کو رونق ہوئی اوس نور سے
دل کے پھنسانیکے لیئے دام تھی
ابر کے باریک جو خمدار تھے
دیکھکے سنبل کی طرح دل لپسے
عاشق غمدیدہ کو تڑپا گئی
شمع کی لو ہوتی ہے جیسے بلند
برگ گل تازہ سے لب دیکھکر
شب تھی مگر مہر درخشاں کے گرد
قد تھا سرتا بقدم نور تھا
کرتا تھا پروانہ جان کو نثار

گر کشش من نشدی استادہ
شمع کہ گریان و پئے دوستے
آنکہ جہان را بہ نگہ زندہ کرد
شام محبت سحری داشتے
آگ سی بھڑکی دل بیتاب میں
چاند سا مکھڑا نظر آیا اوسے
ماہ کہاں ایسی وہ صورت کہاں
حق کی تجلی تھی عیان طور سے
لوح جبین شمہ ماہ تمام
قتل کو عشاق کے تلوار تھے
سرخی وہ ڈوروں کی وہ سرمہ سیاہ
جسکی خدا کو بھی ادا بھا گئی
دیکھکر اوس گوہر دندان کی تاب
لعل مین پیتا تھا خون جگر
قامت موزون سے قیامت خجل
شمع سان سایہ بھی گریزان ہوا
پانوں پہ رکھکر سر عجز و نیاز

یار پسے شمع کہ گر استادے
ولے نہ پسے تو از بسمل لبے
کاش من ہم نظری داشتے
خال یہ سنبل سا نظر آنے لگا
دولت بیدار ہی خواب میں
ماہ تھا مہر شب افروز تھا
مہر کہاں نور کی صورت کہاں
دوش پہ جو کاکل شب فام تھی
ماہ جیسے کرتا ہو جھک کر سلام
نرگس مخمور وہ میکش جیسے
شوخی وہ آنکھوں کی وہ نیچی نگاہ
رفعت بینی تھی بہت دلپسند
در عرق شرم سے تھا غرق آب
موئے محاسن رخ تابان کے گرد
فتنہ و آشوب جہان منفعل
دیکھکے اوس شمع کو بیقرار
عرض لگا کرنے کہ بندہ نواز

اوڑھے ہوئے کالا اسا کمل ہو کیون
کونسا ہی عارضہ بیکل ہو کیون
سنکے یہ تقریر دیا یون جواب
عارضہ تو عشق ہی خانہ خراب
کیا کہون تجھ سے کہ مین کیونکر ہون
تازہ ہی دل پر مرے داغ جنون
کام نہ دیکھو مرا ناکام ہون
نام نہ پوچھو مرا گمنام ہون
ذرۂ خورشید درخشان ہون مین
مورچہ راہ سلیمان ہون مین
دیس ہمارا کبھی آباد تھا
یہ دل ناشاد کبھی شاد تھا
فقر تو مقبول ہی دربار کا
خاص ہی تمغہ مری سرکار کا
اوڑھتا کمل تھا مرا بادشاہ
جسکو نہ تھی دولت دنیا کی چاہ
کیسا شہنشاہ تھا عالی خصال
جیتے تھے ہم دیکھکے جسکا جمال
اوس سے تو وان خلد کی بستی بسی
ہمکو ستاتی ہی یہان بیکسی
قافلہ سالار سفر کر گیا
قافلہ کو زیر و زبر کر گیا
فوج خدائی کا تھا وہ بادشاہ
وہ تو موا ہو گیا لشکر تباہ
نام زبان پر مری آتا نہین
دل مین مرے شوق سماتا نہین
کہتا جو مسجد مین ہو کوئی اذان
نام کے سنتے ہی نکلتی ہی جان
عاشق ماتم زدہ سے جب سنا
شام کے لوگون کو اذان کا ملا
بولے یہ سب جان گئے ہم تمھین
کچھ کہو پہچان گئے ہم تمھین
نام ہی شاید کہ تمھارا بلال رضہ
ہجر پیمبر سے ہوا آشفتہ حال
کیون نہین کہتے ہو چھپاتے ہو تم
ہو کے خفا نکلے مدینے سے تم
کہنے لگا خیر جو کچھ ہو سو ہو
تھوڑی جگہ دو تو یہان ٹھہر رہون
بولے وہ سب لوگ کہ مثل نظر
آپکا آنکھون مین ہمارے ہی گھر
رہیے یہان شوق سے آرام سے
ہمکو خبر بھیجے ہر کام سے
بولا کہ ناکام کا ہی کام کیا
دل جو ہو بیمار تو آرام کیا
الغرض اس طور سے وہ یار زن
کرتا تھا فریاد و فغان رات دن
کھانے کی پینے کی نتھی کچھ خبر
رونے سے بس کام تھا آٹھون پہر
ہر شب ہجران سے سوا ایک شب
دل یہ زیادہ ہوا رنج و تعب
کہتا تھا گر آہ مین ہوتا اثر

وہ بھی سدھارے سوئے باغ جنان
جب سنی اوس غمزدہ نے یہ خبر
گھر سے نکل آئے حسین و حسن
پیش پدر فاطمہ زہرا گئین
انکی یتیمی ہے نکی کچھ نظر
پہونچے ملاقات کو سب خاص و عام
آج سنا دیجیے ہمکو اذان
کسکو سناؤن کہ پیمبر نہین
اونکی طرف ہاتھ اوٹھاتا تھا مین
سنکے یہ حسنین بھی بولے کہ ہان
بام پہ مسجد کے وہ غمگین چڑھا
پھر جو کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
شین کا ہر لفظ ادا سین سے
آیا زبان پر جو محمد کا نام
گر گیا گرتے ہی خودی سے سفر
عشق کا غم چارہ گر جان ہوا
پہونچا مریض اپنے مسیحا کے پاس

وہ بھی مدینے سے نکلے تھے اودہر
بس کہ شوریدہ تھا او سنگ دل
دیکھکے شہزادونکو رونے لگا
چھوڑ گئے ان بچونکو تنہا کہین
شہر مین شہرت ہوئی آئے بلال رض
خلق کا گرد اونکے ہوا ازدحام
کہتا تھا کس طرح کہون مین اذان
دل نہین قابو مین کہ دلبر نہین
کیا کرون اب کسکو سناؤن بھلا
ہم بھی ہین مشتاق سناؤ اذان
جسگھڑی اَللّٰهُ اَکْبَرْ کہا
گم ہوا اللہ مین مانند آہ
شور ہوا عاشق یہ بے چین ہے
بس لیا ہاتھون سے کلیجے کو تھام
خاک پہ تڑپا جو وہ اندوہگین
شائق محبوب کا مہمان ہوا
ذرہ ہوا مہر درخشان مین گم

وہ بھی گیا روضۂ حضرت کے پاس
نعرہ لگا کرنے جو وہ خستہ تن
رو کے لگا کہنے کہ واحسرتا
اپنی یتیمی کی ہوئی جا بجا کر
ہجر پیمبر سے بہت تنگ تھا بلال
کرتا تھا اصرار یہ پیر و جوان
میری اذان کا نہ رہا قدردان
نام جو آتا تھا یہ آتا تھا مین
کسکی طرف ہاتھ اوٹھاؤن بھلا
حکم سے شہزادون کے مجبور تھا
کٹتا تھا لوگونکا جیسے گلا
ہوتا تھا اوس عاشق شیدا کے سینے
سین بھی یہ قابل تحسین ہے
کہتے ہین کہ ٹھیک سے گر کر بجبر
عرش کو جنبش ہوئی کانپی زمین
جان گئی جان جو جانان کے پاس
قطرہ ہوا چشمۂ حیوان مین گم

جب سے مدینے سے سدھارے حضور
بندہ بیکس کی نہ لی کچھ خبر
وصل مرا گر تجھے مقصود تھا
میرا وطن چھڑوا دیا کسلیے
پھر تو جوا وس جا سے سواری چلی
شہ کو نہ پایا نہ زمرد کا تخت
پھر وہی وحشت تھی وہی اضطرار
چل دل دیوانہ مدینے کو چل
توبہ زمی کردم و آمد بہار
بوی ازان پیرہنم آرزوست
روضۂ محبوب کی ٹھنڈی ہوا
ملتا تمھارہ کہ در و دیوار سے
ای مدنی برقع و بکی نقاب
ای ز تو فریاد بفریاد رس
آپ کی ابھی باس اوسی گل میں ہے
آلگۂ مصطفوی ہی بتول
تو نہی بتیجے میر اسلام

جیسے مدینے سے ہزار مومنین نا صبور
رحم سے ارشاد ہوا ای بلال رضؓ
مین تو تیرے پاس ہی موجود تھا
خاک سے اوٹھ قصد مدینے کا کر
عاشق شیدا کو ہوئی بیکلی
تازہ مزہ وصل کا یاد آگیا
پھر دل وحشی سے کیا یون خطاب
بازہوا آمدم آرزوست
ساقی توبہ شکنم آرزوست
جذبۂ دل اوسکا ہوا رہنما
تن سے لگی غنچۂ دل وا ہوا
جب دل شیدا کو ہوا اضطراب
سایہ نشین چند بود آفتاب
دل سے کہا مجکو ہی جانا ضرور
جز وہین بھی ہی ہی جو کل میں ہی
سید پاک کے در پر گیا
ڈیوڑھی پہ جا حاضر ہی تمھارا غلام

آپ مجھے بھول گئے اس قدر
ہوش میں آتے ہی اکدم خیال
مجھسے جفا تو نے کیا کسلیے
عمر دو روزہ یہ وہان ہو بسر
چونک پڑا خواب سے خوابیدہ بخت
حجرۂ تاریک میں گھبرا گیا
یان بھی جنون کا نہیں جاتا خلل
جلوۂ سرو سمنم آرزوست
غنچۂ گل را چہ کنم ای نسیم
شام سے اوٹھا تو مدینے میں تھا
انس جو تھا خانۂ دلدار سے
مرقد انور سے کیا یون خطاب
منتظران ابلب آمد نفس
بنت رسول عربی کے حضور
شمع حریم نبوی ہی بتول رضؓ
چوم کے چوکھٹ کو یہ کہنے لگا
گھر سے صدا آئی کہ وہ ہین کہان

جلوہ فرما ہون جہان پیغمبر
آستانہ ہوا وہ شام و سحر
کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا
حق نے بخشی مجھے نواسۂ نجیب
گل سی چھولی نہ سماتی تھی وہ
کبھی صورت کا تماشا کرتی
کبھی اوس چہرۂ نورانی کو
گرد پھرتی تھی کبھی سو سو بار
چاند کو دیکھ کے جس طرح چکور
خواب سے کرتی تھی جس دم بیدار
جاگنا بخت کا ہے بہتر جاگ
سو گئے عرش کے تارے سو جا
آفتاب عربی کر آرام
منہ پہ سورج نے لیا شب کا نقاب
میری دولت کی نشانی سو جا
اپنی آنکھوں میں سلاؤں تجکو
رہتی تھی پنجۂ مژگاں سے سنوار

کس طرح گھر نہو وہ نورانی
سجدہ گاہ ملک و جن و بشر
شکر کرتی تھی خدا کا پیہم
مجھ حلیمہ کے کہاں تھے یہ نصیب
کبھی ٹھوڑی کی بلائیں لیتی
ٹکٹکی باندھ کے دیکھا کرتی
کبھی نہلاتی تھی خوش ہو ہو کر
جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار
کبھی آنکھوں پہ بٹھا لیتی تھی
پاؤں سے ملتی تھی آنکھیں ہر بار
جب جگاتی تو جگاتی تھی یون
تیرے اللہ کے پیارے سو جا
سو گئے ماہ عجم مہر عرب
تو بھی اے مہر درخشان کر خواب
تیرے آرام کو اے مہ پارہ
اسی جھولے میں جھلاؤں تجکو
پانی منہ دھونیکو جا کر لاتی

جسکی جبریل کرے دربانی
در و دیوار سے آتی تھی صدا
کہ نہ تھے مستحق اس فضل کے ہم
دودھ وہ اوس گل کو پلاتی تھی وہ
صدقے ہو ہو کے دعائیں دیتی
چومتی تھی کبھی پیشانی کو
پانی پیتی تھی قدم دھو دھو کر
کبھی کر بیٹھتی بیساختہ شور
کبھی سینے سے لگا لیتی تھی
بخت عالم ہے تو اے دلبر جاگ
اور سلاتی تو سلاتی تھی یون
ماہ والا نسبی کر آرام
سو گئے شمع شبستان طرب
آمنہ بی بی کے جانی سو جا
میری آنکھوں کے بنے گہوارہ
کنگھی بالونمین جو ہوتی لگا
تیرہ جان کو ملا کر لاتی

پیاسے نے دریا سے ملاقات کی
شربت دیدار پلاتے ہین یون
گھر کے دلدار کے در کے ہوکے
رحم مرے حال پہ فرمائیے
ہند مین خاطر مری ناشاد ہے
مجھکو نہین چاہیے باغ ارم

خوب تلافی ہوئی مافات کی
حیف کہ ہم تشنے ہین شام و سحر
ہم نہ ادھر کے ہوئے ادھر کے ہوئے
شربت دیدار پلا دیجیے

چاہتے ہین جسے اپنا ہین یون
حسرت دل کا سبب لیجیو یون بر
رحمت عالم مجھے بلوائیے
جلد مرا امیری دوا کیجیے
جلد خبر لیجیے فریاد ہے
سر ہو مرا اور رہ خاک قدم

غزل در وصف قدم شریف

سنگ موم ہوتا ہے دیکھکر قدم تیرا
ہیچ سبکے ہین اعلی پر کیتی بیسر کا
اپنی جان مٹاؤنگا خاک مین ملاؤنگا
بخت اونکے ہین یاور سر کے ہین جو پا مشہور
کیا ہی حظ اوٹھاتے تھے وہ جو روز جاتے تھے
پاؤن غوث الاعظم کے ہین سر پہ عالم کے

سبکے جبین کرتا ہے اپنا گھر قدم تیرا
عرش تک نہین پہونچا ہان مگر قدم تیرا
پر کہین نجاؤنگا چھوڑکر قدم تیرا
اپنے شوق سے ایک سینہ پر قدم تیرا
آنکھون سے لگاتے تھے ہر سحر قدم تیرا
تھا جو اوس مکرم کے دوش پر قدم تیرا

خاک درت بر سر ما تاج باد
قصہ کیا مین نے دعا پر تمام

قصہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک عاشق تھی حلیمہ دائی
جسنے گھر بیٹھے یہ دولت پائی
اوسکی قسمت مین یہ دولت تھی لکھی
یعنے اوس شاہ کو لائی گھر مین
واہ کیا طالع بیدار ملے
جسکو کونین کے سردار ملے

ہر شب عمرت شب معراج باد
بھیجو پیمبر پہ درود و سلام
وہ کچھ اس فخر سے آگاہ تھی
نور اللہ کو لائی گھر مین
نور سے کیون نہو معمور گھر

سایہ کو ابر گران مایہ چلے
الغرض وہ شہ لولاک لما
ہر شجر کا تھا حجر سے یہ کلام
پھر تو معمول یہ ٹھہرا کہ رسول
شام کو گھر میں پھر آیا کرتے
ہانپتا کانپتا مضطر آیا
چل محمد کا ہوا کام تمام
خاک پر ہمنے لٹاتے دیکھا
گر پڑی خاک پر اور چلائی
میں تو کہتی تھی کہ جنگل کو نجا
اب کہاں دیکھنے پاؤں تجکو
اشک آنکھوں سے رواں تھے پیہم
اس طرح مانگتی جاتی تھی دعا
یونہیں گر اوسکی قضا آئی ہو
وہ مرا یوسف ثانی بچ جاے
میری اولاد سب اکبار مرے
ہی مجھے سب سے محمد پیارا

جس طرف وہ مہ انور نکلے
رونق افزا سے بیابان جو ہوا
اپنی امت کا جو ہی چرواہا
دن کو اس کام میں تھے مشغول
ایک دن دائی حلیمہ تھا
رو کر اوس خستہ سے یوں کہنے لگا
دو حریفوں نے کیا اونکو پلاک
چھری سینے پہ چلاتے دیکھا
ہاے جانی مرے پیارے افسوس
لعل تو نے مرا کہنا نہ سنا
پھر جو ہوش آیا کچھ اوس بیکل کو
آہ کے ساتھ اوٹھاتی تھی قدم
یا الہی مرے دلبر کی خبر
موت اوس پیارے کی آئے مجکو
گھر اوسے لیکے سلامت جاؤں
یہ حلیمہ جگر افگار مرے
اسی اندوہ و قلق میں ناگاہ

مہر اوس راہ سے بچکر نکلے
ہر چڑی بولتی تھی کر کے سلام
دیکھو وہ آتا ہی کمل والا
بکریاں دن کو چرایا کرتے
گھر میں بیٹھی تھی کہ بیٹا اوسکا
بیٹھی کیا کرتی ہو گھر میں آرام
چھری سینے کو گڑا دا چاک
سنکے یہ بات حلیمہ دائی
چھوڑ کر مجکو سدھارا افسوس
اب کدھر ڈھونڈھنے جاؤں تجکو
خاک سے اوٹھکے چلی جنگل کو
دمبدم کرتی تھی فریاد و بکا
خیر ہو اوس مہ انور کی خیر
جان جائے مرا جانی بچ جاے
آمنہ کی ہیں امانت پاؤں
پر سلامت رہے احمد پیارا
آگیا سامنے وہ خیر الوریٰ

دل کو کہتی تھی کہ آئینہ بنے — سینہ اوس حسن کا گنجینہ بنے

آپ بھی دیکھ نہ سکتی جی بھر — قد وہ بوٹا سا تھا لیکن بے نظر

جان و مال اپنا فدا کرتی تھی — جی سے خدمت مین لگا کرتی تھی

گذرے اس طرح سے جب تین برس — ایکدن اوس شہ دین پرور نے

اوس سے پوچھا کہ بتا اے مادر — دن کو بھائی مرا جاتا ہے کدھر

وہ ترا دودھ شریکا بھائی — بکریان دن کو چراتا ہے وہ

دن کو جو تجھسے جدا رہتا ہے — گھر کے کامون مین پھنسا رہتا ہے

تب شہنشاہ نے یون فرمایا — مین بھی کل صبح اوسکے ہمراہ

بکریان تیری چراونگا مین — روٹیان مفت نہ کھاونگا مین

بولی اے لخت جگر نور بصر — تیرے سب حکم بجا لاونگی

الغرض اوسنے کہا بہتیرا — ایک بھی عذر پذیرا نہوا

عازم دشت ہے محبوب جمیل — گل سے ہر نخل منور ہو جائے

شاخ ہر غنچہ و گل نور بنے — ہر شجر وان شجر طور بنے

بن وہ فردوس کا مسکن ہو جائے — ہر طرف شوق کی کلیان کھلین

بکریان سبزہ کی خواہش جو کرین — سنبل گلشن فردوس حسین

بکریان ہانکنے کو لیجاو — شیر بکری کی کرے چوپانی

خار سے پاک وہ جنگل ہو جائے — سبزہ اوس راہ کا مخمل ہو جائے

پالنے کی جو گنہگار تھی مین
اس سزا کی نہ سزاوار تھی مین
کوئی بات ہی نہو پہ سکین شیخون
کیا کہون عشق کی بیماری ہی
دل سنبھلتا نہین لاچاری ہی
تجھسے کیونکر جدا ہونگی مین
خاک جنگل کی اوڑاونگی مین
مین نے محنت سے تھا پالا تجکو
سمجھی تھی گہر کا اوجالا تجکو
ہاے وہ چاند سی صورت افسوس
ہاے وہ نور کی مورت افسوس
بن ترے کیسے جاؤن گہر کو
منھہ تمہین ماں کو دکھاؤن کیونکر
تیرے دادا نے مجھے سونپا تھا
تجکو ڈھونڈھ ہر جگہ بیٹا
گرد اسکے ہوا خلقت کا ہجوم
پوچھتے جاتے تھے سب کہ مغموم
کہ یا الٰہی یہ کیسی آفت ہی
جان کسکے لیے یون کھوتی ہو
بولی اک گانون سے آئی ہون مین
مصطفیٰ پیارے کی جدائی ہو نہین
مجھ ضعیفہ کا حلیمہ ہی نام
میرا اس بن مین ہوا کام تمام
کھو گیا دشت مین جانی میرا
گم ہوا یوسف ثانی میرا
اسلیے روتی ہون با حال سقیم
نہین ملتا ہی دُر یتیم
لعل میرا کہین کھو گیا ہی
بچہ بن باپ کا اکلوتا ہی
سر پہ چھوٹا سا عمامہ ہی سجا
تن پہ ہی ننھا سا جامہ زیبا
گال اوس گل کے ہین گورے گورے
لال ہین آنکھون مین اوسکے ڈورے
سر پہ ہین بال جھنڈولے ایسے
گل پہ سنبل کا ہو جھرمٹ جیسے
اوسکی زلفون کے گھونگر والے بال
دل شیدا کے لیے ہین جنجال
قد ہی بوٹا سا قیامت پایہ
خواب مین جسکا نہ دیکھا سایہ
شرمگین آنکھہ خرد کی رہزن
آفت جان ہی غضب وہ چتون
سامنے اوسکے اگر آتا ہی
آفتاب ابر مین چھپ جاتا ہی
خم ابرو سے مہ نو ہی خجل
تیر مژگان سے دل و جان بسمل
نور ہی نور ہی اوسکا مکھڑا
غیرت حور ہی وہ نام خدا
جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جاے
راہ خوشبو سے معطر ہو جاے
جب کلام اوسکا یہ لوگون نے سنا

ہنس کے فرمایا کہ مضطر مت ہو
میں سلامت ہوں تو اتنا مت رو
گرچہ سینے کو مرے چاک کیا
کیا ہوا دل کو مرے پاک کیا
آب رحمت سے مرا دل دھویا
زنگ آئینہ سے بالکل کھویا
دل مرا نور سے معمور کیا
جس قدر لوث تھا سب دور کیا
یہ جگر سوختہ سب بھول گئی
شادی سے گل کی طرح پھول گئی
گھر میں حیرت زدہ لائی لیکن
دل میں کچھ سوچ کے بولی کہ ان
سیر جانی ترے ساتھ جاؤں
چل تجھے گھر ترے پہونچا آؤں
یہ کہا اور شہ والا کو
ساتھ لیکر جو چلی صحرا کو
راہ میں ایک جگہ ٹہلا کر
کسی مطلب کو گئی اور جا کر
پھر جو آئی تو نہ پایا شہ کو
ابر قدرت نے چھپایا مہ کو
حالت ابتر ہوئی اوس شیدا کی
سر تھا اور خاک تھی اس صحرا کی
کہتی تھی ہائے کدھر جاؤں میں
موت آجائے تو مر جاؤں میں
ہائے کس ابر میں وہ چاند چھپا
چھا گئی دل پہ مرے غم کی گھٹا
کیا ہوا دودھ کا پالا میرا
کیا ہوا گیسوؤں والا میرا
کیا ہوا وہ گل باغ خوبی
کیا ہوا نور دل محبوبی
کیا ہوا سرو گلستان جمال
کیا ہوا شمع شبستان جمال
میرے یوسف کا پتا دو لوگو
جسنے دیکھا ہو بتا دو اوسکو
کبھی کہتی تھی کہ اے ماہ لقا
اپنی دائی سے یہ کی تو نے دغا
میں نے کیا اسلئے خدمت کی تھی
کہ ترے غم سے کڑھے میرا جی
دیکھ تکلیف تو مجھ بیکل کی
چھانتی خاک ہوں اس جنگل کی
کچھ ترے دل پہ اثر ہی کہ نہیں
کچھ تجھے میری خبر ہی کہ نہیں
کچھ تجھے میرا قلق ہی کہ نہیں
کچھ مرے دودھ کا حق ہی کہ نہیں
معجزہ اپنا یہ دکھلا مجکو
آپ سے آپ تو ملجا مجکو
گر سلامت ہے تجھے پاؤنگی
نہیں تو جنگل ہی میں مرجاؤنگی

شتاق ہی دل پہ جدائی تیری
دیکھ مر جائیگی دائی تیری

شہ نے فرمایا کہ احمد ہو یہین
کہتے ہین اہل عجم اور عرب
اپنا مطلوب جو پایا اوسنے
کہ ملا یوسف گم گشتہ ملا
غرض اوس شاہ کو لائے گھر مین
سینے سے شعلۂ سوزان نکلے
تیرا دلدار مبارک ہو تجھے
سامنے لا کے کہا دیکھ یہان
جب میسر ہوئی محبوب کی دید
ہر طرف سے تھی مبارکبادی
اپنے گھر کو جو بصد رخصت آئی
ہو گئی وحشت خاطر دونی
چمنستان ہی بیابان مجکو
گھر سے مکے کو چلی جاتی تھی
یان نہ آنا ہی نہ جانا بنتا
مبتلائے الم چند ہین ہم
چین پایا ہین کسی تشنہ کو

موجب فخر و شہ جد ہوئین
جب سنی اوسنے یہ شیرین گفتار
خوب سینے سے لگایا اوسنے
پہ یہ اسرار کسی پہ نہ کھلا
غیرت ماہ کو لائے گھر مین
پاس جا کے کہا آنکھین کھول
لطف دیدار مبارک ہو تجھے
اوٹھکے سینے سے لگایا اوسکو
شادیانون تھا سامان عجیب
جی اوٹھی گویا حلیمہ دائی
طرفہ آلودۂ حسرت آئی
کہتی تھی جب وہ پیارا چھوٹا
گھر ہوا گوشۂ زندان مجکو
بہر محبوب تھا آنا جانا
نہ تو رہنے کا ٹھکانا بنتا
پھنس گئے دام مین ہم کیا کیجے
گر ندیکھا ہو تو ہمکو دیکھو

ہاشمی مطلبی مجکو سب
گل پہ پہونچے لگا بلبل سا نثار
فرش سے عرش تلک شور ہوا
کہ چھپا بیٹے مین مطلب کہ اچھا
غش سے تھین اوٹھ نہ پائی گھر مین
دیکھ فرزند کو منہ سے کچھ بول
کھول کر آنکھ لگی کہنے کہان
اپنی آنکھون مین بٹھایا اوسکو
پھر تو کہنے لگی تھی گھر گھر شاد
زندگی اوسنے دوبارہ پائی
جائے دلدار جو دیکھی سونی
جی نہین لگتا ہے گھر مین میرا
غم ہجران سے جو گھبراتی تھی
واہ کیا خوب تھا آنا جانا
حرص دنیا کے جو پابند ہین ہم
نہین اوٹھتا ہی قدم کیا کیجے
ہجر مین خون جگر پینا ہے

کر کے افسون جن اوسکو دیا
لیکن اس حسن کا اس صورت کا
یوسف گم شدہ کا کچھ نہ ملا
پہونچی جب آمنہ خاتون کے گھر
لٹ گئی میری کمائی لوگو
آمنہ بی بی نے اوس سے پوچھا
چھوڑ کر آئی ہے کیا دائی
بولی قابو میں نہیں جی میرا
ہاتھ اب جینے سے دھو بیٹھی ہیں
کچھ نہ پوچھو آمنہ خاتون کا حال
سو او ٹھی ہائے مرا در یتیم
میں چلی مجھکو سنبھالو کوئی
لیکے ہاتھ اپنے بچانے اور خویش
دیکھا کیلے کے درختوں میں چھپا
اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن
جا کے نزدیک سے اوس سے پوچھا
تو نے گھر کا اوجالا ہے تو

یون تو قدرت ہے خدا کی مشہور
آدمی ہمنے تو دیکھا نہ سنا
ہوکے بیتاب کلیجے کو تھام
گر پڑی خاک پہ وہ خاک بسر
بیکلی دیکھ کے اوس مضطر کی
کہ تجھے میری قسم سچ بتلا
روتی یون آئی ہے کیون خیر تو ہے
لاڈلا کھو گیا بی بی تیرا
سنکر اوس خستہ محزون کا کلام
تھرتھراتا تھا بدن جی تھا نڈھال
یہ کہا اور ہوا غش طاری
اوسکے دادا کو بلا لو کوئی
لڑکھڑاتا ہوا گھر سے نکلا
ایک لڑکا ہے اکیلا بیٹھا
دل پہ تھا اوسکے جو یعقوب کا داغ
کا ہے گل تازہ ترا نام ہے کیا
شمع سان کسکا شب افروز ہے تو

خود کرے قالب انسان میں ظہور
الغرض دشت میں جب اوسکو تھا
روتی مکے کو چلی وہ ناکام
روکے چلائی دوہائی لوگو
جان جاتی رہی ہائے گھر کی
میرا بچہ تو ہوا اچھا دائی
ایسی گھبرائی ہے کیون خیر تو ہے
اپنے جانی کو جو کھو بیٹھی ہیں
شور ماتم سے تھا گھر میں کہرام
دل شیدا کا ہوا حال سقیم
یون لگی کہنے با آہ و زاری
سنکے یہ بات وہ سردار قریش
خاک اوڑاتا ہوا صحرا ڈھونڈھا
نور سے جسکے چمکتا ہے وہ بن
بوے یوسف سے ہوا تازہ دماغ
کس چمن کا سہی بالا ہے تو
کسکے دل کا طرب انگیز ہے تو

عرض مطلب عبث اپنا ہے و غل و غش
لب گفتار کو نہو جنبش
یار کی بات بہ وسیلۂ گوش

سنے اکجا یہ بیٹھکر خاموش
تانہ کوئی کہے کہ یان سے نکل
جم گیا ایک جا یہ ہوکر شل

عشق جانانہ سے جو بیکل تھا
رکن کعبہ سے بھی وہ افضل تھا
قدرت کردگار بر حق تھا

نہ مقید تھا اور مطلق تھا
طاق ابرو کی سمت ہی جھکتا
یہ ستون تھا کہ مرغ قبلہ نما

حق کی قدرت کے کھیل ہین یہ نفیس
چوب سے لیوے کار مقناطیس
یار و لکڑی کا ماجرا دیکھو

کاہ مین جذب کہربا دیکھو
اوس سے کرتے تھے روز جو تقبیل
کانپ اوٹھے جسکے بوجھ سے جبریل

کشش عشق اوسکی کامل تھی
صحبت یار اوسکو حاصل تھی
یعنی وہ تکیہ گاہ ہر دو جہان

اوس سے تکیہ لگا کے وقت بیان
خطبہ پڑھتے تھے وعظ کہتے تھے
اوس سے تکیہ لگائے رہتے تھے

لیا اللّٰہ مر ہوئی تھی لطف کی بات
آیا پیاسے کے پاس آب حیات
دیدہ آئینہ جمال بنا

سینہ گنجینۂ کمال بنا
ہمنشین تھا جو یار پہلو مین
جاگزین تھی بہار پہلو مین

منہ سے دلدار کے اوٹھا جو نقاب
ہوگیا دل چمن چمن شاداب
کبھی کہتا تھا ارجمند ہون مین

شجر طور سے بلند ہون مین
غیرت نخل باغ جنت ہون
سایہ پرور ابر رحمت ہون

خوش رہے باغ خلد مین انجیر
مجھے زیور ہی عشق کی زنجیر
نخل زیتون رہے پھلا پھولا

اپنی ہستی سے مین ہون بھولا
کبھی رضوان سے کرتا تھا یہ کلام
کہ مجھے باغ خلد سے کیا کام

دل سراپردۂ محبت اوست
دیدہ آئینہ دار طلعت اوست
کبھی کہتا صبا کو کرکے سلام

کہو جبریل سے یہ میرا پیام
تو و طوبی و ما و قامت دوست
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

آپ سے آپ گفتگو کرتا
دل کی دل ہی مین آرزو کرتا
کیا کرون شکر نعمت یزدان

... بھی کچھ ...
ہمکو وان جانیکا مقدور نہین
بیکسون کی وہی فریاد سنے
ہند سے ہم بھی سفر کر جاوین
مشت خاک اپنی ٹھکانے لگجاے
[illegible] مصطفیٰ ہین [illegible]
[illegible] آتش کو چوب سے [illegible]
دوست [illegible] وفا پہ سدا
تھا [illegible] صرف [illegible]
دفع کرتا تھا [illegible]
عنبر تر سے بھی وہ بہتر تھا
سبز چوبی تھی اوسکے منھ سے عیان
شوق مین اوسکے [illegible]
تھا مگر کوئی عاشق غمناک
دل مین ایسا ہی ولولا آیا
نہ تو غفلت ہی نہ ہشیاری
چشم نظارہ بھی نہو آگاہ

دم نکلتا نہیں [illegible]
وہ اگر چاہے تو کچھ دور نہیں
آستانہ پہ بلاوے ہمکو
جا کے اوس بس مین ہم بیٹھیں
یہ مناجات شہ بیکس ہین

روایت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ہی [illegible]
مجمع [illegible] حال [illegible] تھا
فیضیاب اوس سے [illegible] دل
دیکھکر اوسکے طالع [illegible]
رشک سے جسکے [illegible]
تھا ملک یا کہ قدرتی تھا نور
پردۂ چوب مین چھپا ہوا
کہ وہ کونین سے کنارہ کرے
خواب سے آشنا ہو بیداری
دیکھے دیدار بے توسط دید

دل سنبھلتا نہیں [illegible] ہین ہم
کون حال دل ناشاد سنے
اپنا دیدار دکھاوے ہمکو
کام جان فزا و دولت پاے
سنکے یارو کہو آمین آمین
تھا بہت اوس کا ل مفتون
لیکن اوسکی غذا ہی عشق کی تھی
خشک تھی گرد و درد و غم کا دوست
چوب مین آئینے کا جوہر تھا
بوئے دلدار سے معطر تھا
آتش رشک تھا جلتا عود
آدمی تھا عبادت [illegible]
اسی پردے مین یہ تھی منظور
ہم دلدار مین چلا آیا
ہر دم اوس حسن کا نظارہ کرے
مثل شبنم ہو وقف نیم نگاہ
سنے گفتار بے حجاب شنید

وان تو منبر کی کامیابی تھی
شور تھا اور زبان پہ تھی غزل
اسشب امی شعار وہ چہا کری
طرفہ گرمیست داستانِ من
نگذارد سگِ در شک شود
غیر تو نیست درمیانِ من
وان فلک طبع نظارہ ہوا
رنگ جاتا رہا ہما کے ساتھ
نہ ملی جب سعادتِ پابوس
اوسنے صد حیف مجھسے منھ موڑا
گھر بھی چھوٹا دیار بھی چھوٹا
کہ جدا ہو گیا وہ بحرِ عطا
کچھ تو ایسا ہوا ہی مجھسے قصور
کہ ہوئی میرے حق مین یہ تعزیر
خاک سے اوڑ کے تا سما جاؤن
جلکے اوس کی خاک ہو جاؤن
اقہ نازنین فرا تو تھم

یان قلق اور اضطرابی تھی
بسکہ آتش زدی بجانِ من
با خس و خارِ آشیانِ من
کار وای گذشت و آتش زد
شانۂ زلف استخوانِ من
ای شہید از فروغِ حسنِ کسی
یان جگر غم سے پارہ پارہ ہوا
جب وہ جگھٹ گیا رقیب کے پاس
دل سے بولا کہ صد ہزار افسوس
سر پہ آرا چلا تبر کھایا
کیا ستم ہی کہ یار بھی چھوٹا
کچھ تو ایسا ہوا ہی مجھسے گناہ
کہ ہوا اوس نگار سے مہجور
کیا کرون بیکسی سے ہون مجبور
یا زمین شق ہو مین سما جاؤن
گر سواری اودھر سے آ نکلے
اسی امید پر پڑے ہین ہم

ہو گیا کچھ جنون کا سایہ خلل
خاک گردیدہ استخوانِ من
گشت تبخالہ زبانِ قلم
از سرم تا بمغزِ جانِ من
بسکہ جولانگہ خیالِ تو ام
شعلۂ شمع شد زبانِ من
ساری رونق گئی نگار کے ساتھ
کون آتا ہی پھر غریب کے پاس
مین نے جسکے لیے وطن چھوڑا
نخل سے کٹکے یہ ثمر پایا
کچھ تو مجھسے ہوئی ہی ایسی خطا
کہ خفا ہو گیا وہ غیرتِ ماہ
کچھ تو ایسی ہی مین نے کی تقصیر
کہ زمین سخت آسمان ہی دور
لوٹ ہستی سے پاک ہو جاؤن
خاک سے میری یہ صدا نکلے
اپنے محمل نشین کی تجکو قسم

مین کہان او وصل یار کہان
لیکن اس آرزو مین ہون مین ہلاک
تیرے آئینہ ہی کا خانہ ہون
میرے تختون کا تخت بنجاتا
رشک سے دل لپا ہی جاتا ہی
ایسی قسمت کہان کہ جام ہون
پاؤن ہر لحظہ چومتے پاؤن
مجھے معلوم ہی یہ بالتحقیق
روز پڑھتا ہی پنجگانہ نماز
الغرض اس طرح سے لیل و نہار
ہوگیا پائمال جور خزان
یا تر و تازہ تھا بسان انار
یا ہوا تیرہ رنگ جون شیشم
نحل ماتم بنا وہ خستہ یاس
کہ چھٹا اس طرح وہ سینہ فگار
وان تو منبر پہ خطبہ خوانی تھی
یان کھلے درد و غم کے سو دفتر

کہ نہین سکتا حال دل ہیہات
کیونکہ دانتونکی ہین بنا مسواک
تو ہو جس آئینے مین عکس فگن
استراحت مجھی پہ فرماتا
کہ جگہ کاش سرمہ دان بنتا
لعل جان بخش تک سے پہونچون
کبھی کہتا کہ کیا یہ کہتا ہون
یہ سب اک وقت خاص کے ہین رفیق
رہتی ہی بیحجاب گفت و شنید
اوسکے پیش نظر تھا باغ بہار
یا تو ایسا تھا تازہ دل کہ نہ پوچھ
یا ہوا پر شرر مثال چنار
رہگیا ہو کے پائمال خزان
نہین جاتا ہی کوئی جسکے پاس
بعد چندے وہان بنا منبر
جانکنی یان تھی سخت جانی تھی
وان تو منبر کی زیب و زینت تھی

منھ تو چھوٹا ہی اور بڑی ہی بات
یہ تو کہتا نہین کہ شانہ بنون
مین اوسی آئینے کا ہون مسکن
سرمہ آنکھونمین تو لگاتا ہی
سرمہ پر پیسے جان کے چھنتا
کاش نعلین تیری بنجاؤن
یان جو رہتا ہون خوب رہتا ہون
یان تو وہ دلبر سراپا ناز
خوب حاصل ہی بے تکلف دید
ناگہان وہ ستمکش دوران
یا ہوا ایسا مضمحل کہ نہ پوچھ
یا تو گلگون تھا مثل شاخ بقم
بے بر و برگ و بے سر و سامان
لکھتا ہی راوی خجستہ نگار
خطبہ پڑھنے لگے حضور اوپر
وان تو خطبہ تھا بر سر منبر
یان مصیبت تھی اور وحشت تھی

بس مصلے سے اوٹھکے وہ شہ دین
کسلیے بیقرار ہوتا ہی
سُنکر آواز وہ لب بستر عنا
وہ نمک چھڑکے ہی جراحی پہ
جان من کشتۂ نگاہ تو ام
ہمچو آئینہ نقش بستہ نشست
آپکا تکیہ مین بستر تھا
مجھے اسکی کمال حسرت ہی
نہ ملی مجکو دولت پابوس
اب ترے دل کا مدعا کیا ہی
اہل دنیا ترا ثمر چکھین
آخر اک روز ہی اوسے بھی فنا
شہ نے فرمایا حبذا شاباش
تیری خاطر ہمین بھی ہی منظور
جب ہوا یار سے وہ ہم آغوش
ایک تھا دوسرے کا منھ تکتا
وہی صورت تھی جیسا مست ہی

جا کر اوس خستہ کے سر بالین
کونسا دکھ ہی درد ہی کیسا
وہ جگر خستہ یون پکار اوٹھا
مین نے جسکے لیے گنوائی جان
بندۂ خاص بارگاہ تو ام
چشمہ پیری کہ مبتلاے کیست
وصل باطن تجھے میسر تھا
جب سے ظاہر مرا نصیب ہوا
میری حسرت یہی ہی ظاہر ا
گر تو چاہے ابھی شجر ہو جا
نقد جان سے عزیز تر یہ ہین
مجھے مطلوب ہی دوام و بقا
خوب سوچا ہی تو معاد و معاش
سینے سے پھر لگا لیا اوسکو
بس اوسی وقت ہو گیا خاموش
کون دیتا تھا کسکی تھی آواز
بولنے والی وہ ہولی کیا شی

اوس سے پوچھا کہ کیون تو روتا ہی
کسکی خاطر ہو مضطرب ایسا
مین ہون مجروح جا جراحی پہ
جان پہچان کر بنا انجان
دل شیدائی من شکستہ تست
در دل من بد انکہ غیر تو نیست
اب تو ظاہر کی بھی تیری نیت ہی
جب سے ظاہر [illegible] مجھے نصیب ہوا
شہ نے فرمایا چاہتا کیا ہی
ابھی سرسبز پھر شجر ہو جاے
عرض کرنے لگا کہ واویلا
جسکے حاصل ہی ہمیشہ لقا
تو جو دیدار ہی سے ہی مسرور
رمز معنی دکھا دیا اوسکو
اہل مجلس کو ہو گیا سکتا
آہ و نالہ سے کون تھا دمساز
لب جنبین آشنا ہین شیون سے

پیا نے اوٹھے ٹھہر ٹھہر کے قدم
تو ہمین پائمال کرتا جا
دیدہ محو جمال کرتا جا
ہاے وہ صبحدم کا نور ظہور
وہ ادائین وہ نرگس مخمور
ہاے وہ وقت ظہر بعد زوال
دوش پر زلف کے وہ بکھرے بال
ہاے وہ وقت عصر کی خوبی
پھر جماعت کی وہ خوش اسلوبی
ہاے وہ وقت شام کا عالم
کاکل مشک فام کا عالم
ہاے وہ رات کو عشا کی نماز
وہ تہجد کے وقت از و نیاز
ہاے وہ خوبی قیام و قعود
وہ خوش اسلوبی رکوع و سجود
ساری باتوں سے ہین ہا محروم
کچھ عجب شوم ہی مرا مقسوم
گر میسر نہتھی بدن کی بو
سونگھتا تھا مین پیرہن کی بو
بوے کاکل جو اوسکو آئی یاد
ناگہان دل سے کر اوٹھا فریاد
رو اوٹھا درد غم سے وہ دلگیر
جیسے روتا ہو کودک بے شیر
اشک ریزان ہوا فغان کرکے
چیخ ماری کہان کہان کرکے
ای نگار عرب کہان ہی تو
ای بہار طرب کہان ہی تو
ماہ عالی نسب کہان ہی تو
شاہ امی لقب کہان ہی تو
سرور انبیا کہان ہی تو
مظہر کبریا کہان ہی تو
بحر جود و سخا کہان ہی تو
ابر فیض و عطا کہان ہی تو
مہر اوج کرم کہان ہی تو
شمع بزم قدم کہان ہی تو
جتنے حاضر تھے اوسجگہ اصحاب
اوسکے رونے سے ہوگئے بیتاب
سبکے حیرت سے دست پا تھے گم
مائل گریہ کیون ہی یہ ہیزم
شور کرنے لگے قریب و بعید
ماجرا یہ نہ دید ہی نہ شنید
ہی تعجب کہ چوب لا یعقل
روتی ہی مثل مرد صاحب دل
متفکر تھے صاحب عالم
حکم پہونچا کہ ای شفیع امم
سارے مخلوق ہین تیرے شیدا
تیرے ہی واسطے ہوئے پیدا
یہ بھی اک عاشقو نمین ہی تیرے
زار رونا الہی حکم سے میرے
اوسکو تسکین دیجیے جاکر
ورنہ رویگا تا دم محشر

کہتے ہیں ندگی جو پائینگے
ورنہ مانع ہی کون چلنے کو
دیکھیے کب تلک ہے لیل و نہار
رکھے اس طرح سے ہمین ناکام
دیکھیے کب تلک دل غمناک
اور یہ بھی تو کچھ نہیں معلوم
مر گئے بھی تو یون مرے مایوس
دل کی حسرت کو واہ کیا کیجیے

اب نہیں اگلے سال جائینگے
اپنی قسمت میں ہی در بدر پھرنا
اس طرح ہمکو رکھے سینہ فگار
دیکھیے کب تلک نجست ہون
دست غم سے ہے گریبان چاک
طوف اوس روضہ کا کرینگے ہم
اپنی ناکامی پہ ہزار افسوس
یان جو ہوتا تھا ایک اچھا کام

جی نہیں چاہتا نکلنے کو
اہل ولا کے پاؤن پر گرنا
دیکھیے کب تلک ہے صبح و شام
چشم خونبار سے ولا خون
دیکھیے کب تلک رہین محروم
یا تمنا ہی میں مرینگے ہم
کوئی نکلی نہ راہ کیا کیجیے
آہ اوس سے بھی ہو گئے ناکام

درحسرت تلف گردیدن سامان محفل گوید

بارھوین ہے ربیع الاول کی [12]
اوس سے بھی ہو گئی ہے محرومی
کچھ جو چلتا نہیں ہے اپنا زور
اوس سے بہتر مجھے ملے سامان
پھر ہو روشن خیال کی فانوس
نور کی ہر طرف سے ہو بوچھاڑ
دیکھکر سر کنول کا طرز جلوس

مجھے خدمت تھی بات ہی کل کی
اب وہ میلہ وہ دھوم دھام نہیں
بیٹھ رہتا ہون چھپکے جیسے چور
پھر فروزان ہو نور کی قندیل
جسمین ہو نشین شمع عروس
پنجتنا خون کی دیکھکر وہ قبا
ید بیضا ملے کف افسوس

دیکھیے بخت نحس کی شوخی
اب وہ مجمع وہ ازدحام نہین
دل میں اپنے ہی ایک ارمان
جسکا پروانہ ہو یہ جبریل
پھر فروزان ہو انجمن میں جھاڑ
پنجہ آفتاب ہو خوشہ دار
دیکھکر ہاتھیون کا لطف صفا

چلدیا کون خانۂ تن سے
شور و گرمی وہ حرارت ہی
آنکھ ہم بیکراں ہی تحیر مین
قفس تن مین مرغ بلبل ہی
پھر قفس یا آشیان کسکا
بیچارہ وہ پڑا تھا مردہ سا
مثل میت کے اوسکو کفنایا
پھر کیا دفن اوسکو زیر زمین
محو نظارۂ رخ و لب ہی
اوسکو دیکھو کہ کیا ہوا احوال
بلکہ پتھر بھی اوس سے بہتر ہی
ہل اوٹھا چاہیے وقت دفن
کہ خدا کے لیے تو یان سے نجا
اضطراب اوسکا جب نظر آیا
مین خود آیا کرونگا تیرے پاس
آدمی پھر نہین سہا کم ہین
خود ہی کہتے ہین آنسو نہین تھمتے

دیدہ وہ مائل نظارہ نہین
نہ وہ ایما نہ وہ اشارت ہی
کسکی گرمی تھی کیا ہوئی وہ تپش
اوسکے دم سے شور ہائے غل ہی
لوگ اوسکے سکوت کرتے ہے
گرد اوسکے تھا سبکو سناٹا
پھر جنازہ بنا نماز ہوئی
تارہے مثل گنج گوشہ گزین
جو کے طالع رسا دیکھو
ہمکو دیکھو کہ کیسے ہین غافل
کعبہ کا حال سبکو ہی معلوم
جسکے صدمے سے کانپتی تھی زمین
زندہ رکھتی تھی مجکو تیری ادا
اوسکا دامن پکڑ کے فرمایا
چھوڑ کر اپنی اپنی جائے قیام
کھاتے پیتے ہین اور نائم ہین
اپنی غفلت ہی اور قصور بھی ہی

خم ابرو کا وہ اشارہ نہین
جان نکلتی تھی کس تصور مین
جسکے جانے سے ہو گئی بیدل
جب وہ بلبل نہین فغان کسکا
روئے جیسے کسیکے مرنے سے
آب زمزم سے پہلے نہلایا
جان سنت کش نیاز ہوئی
روز محشر اوٹھے گا مثل بشر
کیسا پتھر اوس سے ملا دیکھو
دل جلا ہی نہین ہی پتھر ہی
دم پتھر تھا اسقدر مغموم
در و دیوار سے یہ آئی صدا
تونے مجھے چھوڑ کر چلا ہیہات
تو مرے چھوٹنے سے مت ہو اداس
ہر شجر دوڑتا تھا بہر سلام
پانون خود ہی اوٹھا نہین سکتے
پھر زبان پر کلام زور بھی ہی

بس سزا ہو چکی شفا دیجے
اپنے بیمار کی دوا کیجے
پھر وہی اوسکی دلنوازی ہو

چارہ سازی ہو سرفرازی ہو
قید اندوہ سے چھوڑا لیجے
فارغ البال اوسکو کر دیجے

دربدر ہے بست پھرائیے اوسکو
اپنے در پر بلائیے اوسکو
مدعا ہو گیا دعا یہ تمام

مخمّس
بھیجو اوس شاہ پر درود و سلام
شہید

شب معراج چو بر عرش برین فت نبی
شور برخاست ز مستان ز یارب طلبی

مرحبا بادشہ کشور والا نسبی
مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

گفت جبریل کہ در دِ تو بود درمانم
جلوۂ حسن تو ام دل بر دو ہم جانم

چہ کسی ایکہ بود عاشق تو یزدانم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

قلم آمد کہ نہد بر قدم پاک تو سر
لوح گفتا کہ دمی جانب من ہم بنگر

عرش جنبید ز جا کای مہ زیبا منظر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

ای قریشی لقب ہاشمی مطلبی

تا سوی روضہ جنت گذر افتاد ترا
گفت رضوان کہ دلم باد بنام تو فدا

ہمہ تن جلوہ گر شان خدائی بخدا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

زانکہ از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

قدسیان شربت دیدار تو ای شہزادہ
خواستند از تو بدین نغمہ آہنگ نما

آفتاب آپ ہی ہو کسب ضیا
قمقموں کے شاہد کو انجم

جس سے ہو دیدۂ قمر خیرہ
قطرہ اشکوں کا بکھرے چھڑکاؤ
جس سے ہو جائے باد صبح ہوا
بال طاؤس کی مگس رانی
تن فروزاں ہو مثل سر چراغ
زیب محفل تبرکات سے ہو
[illegible] جس پر چڑھے ہوں [illegible] کی
[illegible] ہوں [illegible]
[illegible] آگیں [illegible]
شعر [illegible] بلبل [illegible]
ما العجز [illegible]
فرش سے عرش تک [illegible] اوج گرا
افضل الخلق یا [illegible]
اسی ستون عشق مصطفی کے
آپ چاہیں تو مشکل آسان ہے

ہوں وہ مرزنگیاں بساط افروز
دیکھکر ماہ سے کہیں قم قم
پھر وہ مجلس نگار خانہ بنے
ہو لے نظارہ مجکو فرش بناؤ
بچھے چاندنی کا فرش نور
دیکھکر حور کو ہو [illegible] پری
سینہ اوس بزم میں بجے
ذات کی معرفت صفات سے ہو
اوسپہ چادر بچھی سنہری ہو
[illegible] ہو جائے جسکی بو [illegible]
صندلی [illegible] زیب بدن
[illegible] نالۂ شبگیر
[illegible] عجب سما بندھ جائے
[illegible] صلِّ علی
کاش [illegible] بھی [illegible]
از شفاعت مری [illegible] کے لیے
آپکا سگ جہانمیں کہلا کر

جس سے مہتاب ہو نشاط اندوز
چشم پرنم بنے وہ [illegible]
آسمان جسکا شامیانہ بنے
پھر چلے آہ سرد کا پنکھا
رنگ مہتاب جس سے ہو کافور
بزم میں شعلہ وہ ہوں داغ سے داغ
جسمیں داغ جگر ہی عنبر تر
پھر وہ چوکی ہو سنگ مرمر کی
گرد پھولوں کی اک مسہری ہو
بدھیاں پھولوں کی ہوں زیب بدن
تر ہو جس سے دماغ مشک ختن
یا حبیب الالہ خذ بیدی
حال کے حلقے میں ہوا بندھ جائے
سید الکائنات فی الملکوت
دن پھر تھے ستون کے جیسے
کہ گدا آپکا ہر اسان ہے
اب کدھر جائے چھوڑ کر یہ در

شوقِ نظارهٔ آن سلسلهٔ زلف دراز | میکشد دامن دلهای اسیران از ناز
صف بصف منتظر یک نگه صبر گداز | بر درِ فیض تو استاده بصد عجز و نیاز

رومی و طوسی و هندی یمنی و عربی

دوش میخواند شهید به نیاز قلبی | کای گدای تو چه سلمان و چه دحیهٔ کلبی
وی شفاخانهٔ تو موجبِ رحمت سلبی | سیدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی

خمسه — آمده پیش تو قدسی پی درمان طلبی — دیگر

جلوهٔ نور خدا یا روی ماهِ است این | معنی صورت بود یا صورت معنی است این
عارض است این یا سحر یا مهرِ نور افزاست این | عارض است این یا قمر یا لالهٔ حمراست این

یا شعاع شمس یا آئینهٔ دلهاست این

سایهٔ ذاتِ احد یا شمع بزمِ اتحاد | آیتِ توحید حق یا رایتِ وحدت نهاد
قامت است این یا قیامت یا بلای فتنه زاد | قامت است این یا الف یا سرو یا نخل مراد

یا مگر گلدستهٔ باغ جنان آراست این

ظلمت آباد غریبان است یا شام محن | یا کمندِ گردنِ جان یا شکنج پر شکن
دود آهِ آتشین یا نامهٔ اعمال من | زلف تو زنجیر یا قلاب یا مشکِ ختن

سنبلِ تر یا سمن یا عنبر ساراست این

رهزنِ هست یا رهزنِ بنیادِ خلق | دشمن جمع است یا غارت گرِ افرادِ خلق
چشمِ تو خونریز عالم هست یا جلادِ خلق | چشمِ تو جادوست یا آهوست یا صیادِ خلق

کامی صد تشنه شکر بارِ لبت قند و نبات — ما همه تشنه لبانیم و توئی آبِ حیات

رحم فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی

طبقِ چرخ ز انوارِ تجلی پر گشت — بهرِ شاباش که پر از سیم و طلا گردد طشت
چون شمیمی که ببالا رود از دامنِ دشت — شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گذشت

بمقامیکه رسیدی نرسد هیچ نبی

شد زبانِ تو بگفتارِ خداوند غفور — ناسخِ نسخهٔ توریت و هم انجیل و زبور
بسکه بودست لبِ شیرین سخنیها مشهور — ناشرِ پاکِ تو که در ملکِ عرب کرد ظهور

زان سبب آمده قرآن بزبانِ عربی

هر شجر بسکه فرستاد بنامِ تو سلام — چمن آرای ازل گفت بروی انعام
که بود در چمن از منقار و ز قیام — نخلِ بستانِ مدینه ز تو سرسبز مدام

زان شده شهرهٔ آفاق بشیرین رطبی

خویشتن را سگِ تو گفتم و لیکن خجلم — کو دران راه گذر دارد و من پا به گلم
ای فدای سگِ کوی تو شود جان و دلم — نسبتِ خود به سگت کردم و بس منفعلم

زانکه نسبت به سگِ کوی تو شد بی ادبی

بدی ما منگر سستی احوال مپرس — کمی زهد مبین بیشی اشغال مپرس
ما بدانیم ز ما خوبی افعال مپرس — عاصیانیم ز ما نیکی اعمال مپرس

سوی ما روی شفاعت بکن از بی سببی

صبا بکوی مدینه آمد نماند هوش و حواس جا را — ببوی آن زلف عنبرافشان دماغ جان گشت پر ز سودا
تشفقت عشقاً علی عذارٍ فزال صبری وغاب تقوی — آه من شوقاً الی دیارٍ لقیت فیها جمال سلمی

که می رساند از آن نواحی نوید وصلی بجانب ما

براه شوقت ایستاده یکی سوار و یکی پیاده — یکی نشسته بذوق باده یکی ز حسرت دهن گشاده
ولی نباشد ز من پیاده کسی که بر سنگ سر نهاده — بوادی غم منم فتاده ز دام فکرت دست داده

نه بخت یاور نه عقل رهبر نه تن توانا نه دل شکیبا

شوند تا بر در تو ساکن شوند بیگانه از مساکن — چو شمع آتش بسینه فرمن که شرح آن نیست غیر ممکن
اگرچه از بیم طعن طاعن نهند افشای حال باطن — ز سر عشق تو بود ساکن زبان اهل باب شوق لیکن

ز بی زبانی غم نهانی چنانکه دانی شد آشکارا

اگرچه تنگست عرصهٔ جان از آه و فریاد و زاری نالی — ز اشک باران دیده پر شد دماغ و دل هر دو گشت خالی
دم تجری منها مع الدمع کالیواقیت واللآلی — بکت عیونی علی شؤونی فسالت حالی ولا ابالی

که وا نهم آخر طبیب وصلت مریض خود را کند مداوا

ز مشتری حسن بی زوالی تو آفتابست فرو باطل — فرشتگان سر نهند هر دم بطوف آن قصر عرش منزل
کنند وصفت که ای ز روی تو داغ بر سینهٔ مه کامل — زهی جمال تو قبلهٔ جان حریم کوی تو کعبهٔ دل

فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعی

رسیدم آخر به بینوائی بر آستانت پی گدائی — چو سر نهادم جبهه سائی بر آن در مظهر خدائی
دلم فدا نیست چه دلربائی که خود بآن شان کبریائی — بناز گفتی فلان کجائی چه بود حالت درین جدائی

با دو بادامِ سیه یا نرگسِ شهلاست این

تارِ جانها را بود مضراب یا قوسِ قزح   خنجرست از خونِ دل سیراب یا قوسِ قزح
یارب این تیغست آتش تاب یا قوسِ قزح   یارب این طاق ست یا محراب یا قوسِ قزح

یا هلالِ عید یا ابروی ماهِ ماست این

جادهٔ جانست یا سجادهٔ روح الامین   یا حریمِ محترم یا قبلهٔ ایمان و دین
یثرب ست این یا فضای عرشِ رب العالمین   کوی تو کعبه ست یا فردوس یا خلدِ برین

یا گلستانِ ارم یا جنت الماواست این

مرکزِ پرکارِ جان یا نقطهٔ حسنِ صفات   نکتهٔ معنی ست یا رمزیست از وجدان و ذات
غنچهٔ گل هست یا شهد ست یا قند و نبات   حقهٔ لعل ست یا سرچشمهٔ آبِ حیات

یا دهن یا میم یا طوطی شکرخاست این

جویبارِ آبِ حیوان یا نگارِ خاص و عام   پرده دارِ نورِ یزدان یا بهارِ صبح و شام
یارب این مهتاب یا جانست یا روحِ انام   یارب این خورشید تابانست یا ماهِ تمام

یا فرشته یا پری یا شوخِ بی پرواست این

همزبانِ قدسیان یا همصفیرِ عرشیان   یا شهیدِ مدح خوان یا نغمه سنجِ گلستان
شاعرِ جادوبیان یا طائرِ عرش آشیان   بلبلِ بی خانمان یا طوطیِ شیرین زبان

قمریِ باغِ جنان یا جامیِ شیداست این

خمسهٔ دیگر

ای نور یزدان سربسر از طلعت تو جلوه گر — وی خلعت وحدت ببر تاج حقیقت بر سر

مشعل بکف گردد اگر خورشید تابان در بدر — هرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر

شمسی ندانم یا قمر یا زهره یا مشتری

حق گویدت کای عین حق جان تو و جانانه شدی — از نور حق پیدا شدی وز ذات من پنهان شدی

من عین هر معنی شدم تو صورت انسان شدی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

خورشید نقش پای تو گردون جبین سای تو — در شهر سودای تو در هر دلی غوغای تو

ای عرش اعظم جای تو وی عاشقت مولای تو — عالم همه یغمای تو خلق جهان شیدای تو

آن نرگس رعنای تو آورده رسم کافری

در بارگاه مصطفی میکرد هاتف این ندا — کای شافع روز جزا وی خواجه هر دو سرا

سر تا بپا محو لقا همچون شهید بینوا — خسرو غریبست و گدا افتاده در شهر شما

باشد که از بهر خدا سوی غریبان بنگری

خمسه غزل بابا فغانی

بی پرده از تجلّی یزدان برآمده — بی سایه سایه گستر مستان برآمده

آشوب دهر فتنهٔ دوران برآمده — نخل قدش که از چمن جان برآمده

شاخ گلی بصورت انسان برآمده

سوسن بصد زبان کند از عشق تو سخن — کای نوبهار حسن ز رخ پرده برفگن

مرضت شوقا و میت هجرا فکیف اشکو الیک شکوی

هر جا چو نقش قدم پست شده است در کوچهٔ تو بستر
آنجا که راهست شدم برابر نه خوف طوفان نه بیم صرصر
نخواهم اکنون کنم تا محشر روم از اینجا بجای دیگر
اگر بجورم برانی از در و گر به تیغم بیفگنی سر
قسم بجانت که بر ندارم سر ارادت ز خاک آن پا

ز دوری آن بساط رنگین دلم چو نشتر خلد به پهلو
چو شمع استاده پا در گل با آتش آمیخته تا بزانو
شهید گر بگذری بی انسو من بکو کاهی نگاه تنخو
بر آستانت کمینه جامی مجال ماندن ندید آمد
بکنج غربت نشسته مخزون بکوی محنت گرفته ماوا

خمسهٔ دیگر

ای مبتلای عشق تو جن و بشر حور و پری
روشن ز عکس حسن تو آیینهٔ پیغمبری
نور رخت ماه مشتری هم زهره و هم مشتری
ای چهرهٔ زیبای تو رشک بتان آزری
هر چند وصفت میکنم در حسن از آن زیباتری

نی حور دارد نه پری با تو مجال همسری
از دلبران هم دلبری ختم است بر تو دلبری
تو فخر مهر خاوری تو رشک ماه انوری
تو از پری چابکتری وز برگ گل نازکتری
وز هر چه گویم بهتری حقا عجائب دلبری

آن بلبل شوریده ام کز بوی گل رنجیده ام
هر جا بسو نالیده ام در جستجو کوشیده ام
هر غنچه را بوییده ام از هر چمن گل چیده ام
آفاقها گردیده ام مهر بتان ورزیده ام
بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیز دیگری

فروغے زان رخِ پرنور گل کرد ‏— کزان مہرِ درخشان آفریدند
ملاحت وام کردند از رخِ تو — کہ ازوے مہرِ تابان آفریدند
عرق چیدند زان رخسار گلگون — بہارِ این گلستان آفریدند
ز چشمت نرگس و از روی تو گل — ز زلفت سنبلستان آفریدند
ز دندان و لبِ جان بخش عالم — دُر و لعلِ بدخشان آفریدند
نقاب از چہرۂ تابان کشادند — کہ ازوی صبحِ خندان آفریدند
گرہ از کاکلِ مشکین کشادند — ازان شامِ غریبان آفریدند
ازان ابرو برائے جان نثاران — ہلالِ عید قربان آفریدند
ازان چاہِ زنخدان قطرۂ ریخت — زلالِ آبِ حیوان آفریدند
گرفتند از قدِ تو سایہ طوبی — ازان ہر سرو بستان آفریدند
زلیخائے تو عالم بود زان پیش — کہ یوسف را بکنعان آفریدند
برائے سجدۂ محرابِ ابرو — بدلہا ذوقِ ایمان آفریدند
شہیدے نوا را ہمچو بلبل — بمدحِ تو غزل خوان آفریدند

قصیدہ در نعت سرور کائنات از شہیدی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

رقم پیدا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا — سرِ دیوان لکھا ہے میں نے مطلعِ نعتِ احمد کا
طلوعِ روشنی جیسے نشانِ صبح شہ کی آمد کا — ظہورِ حق کی حجت ہے جہان میں نورِ احمد کا
دبستانِ ازل میں وہ معلّم عقلِ کل کا تھا — تھا نام و نشان جن و زن اس لوحِ زبرجد کا

تنها نه بلبل ست ز شوق تو نعره زن — بهر نظارهٔ گل روی تو در چمن

گل هر طرف ز شاخ درختان بر آمده

بیخود فتاده زاهد بیچاره در نماز — تا زیب دوش کرده خم طرهٔ دراز

بر لب تبسمی و نگه آشنای راز — مست از می شبانه همه تن ز خواب ناز

یا آفتاب دست و گریبان بر آمده

حسن تو بود سر خط خوبان اولین — نام تو بود زیب سر افسانهٔ مبین

آخر بنام تو شد آن نام انگبین — اکنون توئی جمیل جهان گر چه پیش ازین

آوازهٔ جمال ز کنعان بر آمده

تو حقیقتست در آئینهٔ کمال — معنی گرفت صورت این حسن بی زوال

روح روان تو همه تن اینهمه جمال — از فرق تا قدم همه جانست آن نهال

گویا ز آب چشمهٔ حیوان بر آمده

کلک شهید را شده هست از الم — بی اختیار دل برود از دست چون کنم

چون عندلیب چه در دیر و در حرم — در هر چمن که خواند فغانی سرود غم

اینجا نه بلبلان خوش الحان بر آمده

غزل در نعت

ترا از جوهر جان آفریدند — ز نورت حسن خوبان آفریدند

بجز خود تا نبیند حسن او غیر — ز چشم خلق پنهان آفریدند

لب گوہر فشاں وا ہونگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک منھ بد کا

رہا کعبہ میں پتھر روضہ کے دریچہ جا پایا
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو
تری خواہش کے تیر قضا کو حکم گر رد کا

عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں
محل باقی ہے اللہ کے قول مؤکد کا

ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایمان
نمانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

تری نعت لکھنے سے میری بازو میں آئی ہے تیزی
صفاہاں تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

پھیلینگے مثل زلف تو پیچ کر سن دیوان ہزاروں کے
ہوا عالم میں شہرہ میرے اشعار مجدد کا

ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب
یہی ہے طواف ہی کاش مجھکو تیرے مرقد کا

کبھی دیکھ جا کر آستانہ پر ملوں آنکھیں
کبھی گرد و پیش بیٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا

فراغ دل سے گر داں زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہے خضر و عیسی کو مرے عیش مخلد کا

مدینے کی زمیں کے گر نہ لائق ہو مرا لاشا
کبھی صحرا میں ان کے طعمہ ہو نہیں دام اور دد کا

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خدا منھ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
زباں پر جس دم نام آتا ہے محمد کا

خاتمۃ الطبع از جانب کارکنان مطبع

ادا ہو شکر کیا ہمسے خدائے پاک و صمد کا
شفاعت کے لیے پیدا کیا ہے نور احمد کا

سبحان اللہ کیا کیا انعامات اوس منعم حقیقی خالق انس و جان کے ہیں کہ جسے اپنے احسانات غیر متناہی سے واسطے شفاعت ہم عاصیوں کے شمع جمال باکمال سید الانبیا سند الاصفیا محمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ

چمن پیرا ہے کن فراش جسکی بزم رنگین مین — بہارِ آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا
عجم مین نہ لرزہ نوشیروان کے قصر مین آیا — عرب مین شور اوٹھا جس وقت اوسکی آمد کا
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے — نہ تنہا فخرِ عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا
شب و روز اوسکے صاحبزادون کا گہوارہ جنبان تھا — عجب ڈھب باوفا تھا روح الامین کو بھی خوش آمد کا
وہ اس عالم مین رونق بخش تھا حورون کی تسکین کو — گیا جنت مین طوبی بنکے سایہ اوس سہی قد کا
شبِ معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا — بیان اوس قلزمِ معنی سے کے ہو کیا جزر اور مد کا
روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب ہے جسکے — کرون کیا وصف اوس دُرِّ یتیم بحرِ سرمد کا
کشادِ عقدۂ باطن مین کافی نام حق اوسکو — کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
وفاتِ ظاہری سے جوہرِ جان مین نہ فرق آیا — وہ جسمِ پاک گو محسوس تھا روحِ مجرد کا
نہ کم قدر اوسکے شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کے — نہ افزون تھا قرآنِ معجز اسے مجلّد کا
گرا فعی بنکے جا نکلے اودھر ابلیس اندھا ہو — ملا ہی قصرِ اخضر روح کو اوسکے زمرّد کا
اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق کا شامل — خواص اوس برزخ کبری مین ہی حرف مشدّد کا
گذر وحدت سے کثرت مین نہ ہوتا ذاتِ مطلق کو — نہ بنتا صفر گر نقشِ احا پر میم احمد کا
بھروسا ہر کسیکو اک حصارِ عافیت کا ہو — مجھے نامِ مبارک کا ہی ذو القرنین کو سد کا
ترے پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان — ترے سجدے سے ہشتم آسمان پر فرق فرقد کا
خدا مانگے کیا کیا نعمتین دنیا ہی بندونکو — ترا دستِ دعا ضامن ہی جب سے کل کے مقصد کا
بٹینگے جسگھڑی عشرت کے سامان نعم جنت مین — کھلے گا حال امت کو ترے انعامِ بیحد کا

وسلم سے ایک جہان کو منور فرمایا مرحبا کیا ذات با برکات ہے کہ جسکے وجود باجود کے باعث سے ہیجدہ ہزار عالم ظہور مین آیا
بعد عاشقان روے احمدؐ و شیفتگان گیسوے محمدؐ کو مانند صبح عید کے بشارت ہو کہ ان ایام نزہت انجام مین میلاد شریف
حضرت سرور کائنات جو معروف باسم مولد شریف شہید ہے تصنیف مداح رسول خدا و جہان ثنا خوان شفیع
گنہگاران بلبل شیوا زبان سخنور سحر بیان مدح سرائی مین یدہ وحید مولوی غلام امام صاحب شہید کہ جنکا
ہر کلام غایت قبولیت سے مستغنی التوصیف ہے علی الخصوص مولد شریف ایسا عام رائج و مقبول ہے کہ ہر مجالس میلاد
خاص و عام مین کسقدر عزت سے پڑھا جاتا ہے کیا تاثیر جذبہ صدق دلی مصنف ممدوح دکھاتا ہے جسنے اسکی تقریر تاثیر کو
سنا وہ لولہ شوق اور جوش محبت دیدار محبوب پروردگار سے بے اختیار اشکبار ہوا اور حسب اتفاق جس مجالس میلاد شریف
مین مصنف موصوف نے اپنی زبان خوش بیان سے اس مولد کو پڑھا وہ حالت قابل دید ہے کہ ہر ایک دلبشر کو ایسا جوش محبت
کہ مانند ماہی بے آب کے لوٹنے لگا اور وفور ذوق سے غش طاری ہوا چونکہ اس مولد شریف کو بباعث کثرت رواج کے ہر صغیر و کبیر
اور ہر برنا و پیر پڑھتا ہے ضعیف النظر باریک قلم ہونے سے پڑھنے سے عذر ظاہر کرتے ہین چونکہ چند بار باریک قلم کا
اکثر مطابع اور اس مطبع مین بھی چھپا اور دو بار جو قلم جلی سے چھپا بہت خواہش سے بکا سب نے پسند کیا لہذا
فی الحال حسب ارشاد شائقین سے وہی مولد شریف قلم جلی بہت واضح خوشخط بار سوم بصرف ہمت بلند جناب
منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ مطبع نامی اودھ اخبار مین ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۹ع مطابق ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۶
ہجری بمقام لکھنؤ منطبع ہوا اور جو رسائل ضمیمہ بنعت بتقاضا مصنف ممدوح بعنوان الذکر وغیرہ کے تتمہ و ضمیمہ اس مولد شریف کے کیے گئے بالتجملہ قصہ
حضرت حلیمہ سعدیہ اور خمسہ غزل قدسی و حضرت جامی و خسرو و قوالی انشاء اللہ و قصہ حضرت بلال و روایت بکلہ
استن حنانہ بھی شامل مولد شریف ہے ناظرین با تمکین اس نادر ذخیرہ اخروی کے ملاحظہ سے بہت محظوظ ہو کر
خیر دعا فرماوینگے خداوند کریم اسکو مقبول عالم فرماوے آمین ثم آمین